سید نجم الدین غوث الدہر قلندر کے فوائد و کلمات
اور ان کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین
کے احوال و ارشادات کا مجموعہ

مولف:
ناشناس

اصداف الدرر

(سال تالیف: ۸۰۴ھ/ ۲-۱۴۰۱ء)

ترتیب و تدوین جدید / مقدمہ و تعلیقات
حسن نواز شاہ - زین الحید ر علوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com

Marfat.com

اصداف الدرر

(سال تالیف: ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء)

سید نجم الدین غوث الدھر قلندر (م: ۲۰ ذی الحجہ ۸۳۷ھ/ ۲۷ جولائی ۱۴۳۴ء)
کے فواید و کلمات اور ان کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین کے احوال و
ارشادات کا مجموعہ

مولف

ناشناس

ترتیب و تدوین جدید، مقدمہ و تعلیقات

حسن نواز شاہ/ زین الحید رعلوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com

297.692
175 ن
140125

۲۹۷.۴۲۹۲

ن اش ن اس، ناشناس (مولف ، ۸۰۴ھ)

اصداف الدرر/ ترتیب وتدوین جدید، مقدمہ وتعلیقات، حسن نواز شاہ/ زین الحید رعلوی

نڑالی: مخدومہ امیر جان لائبریری، جون ۲۰۱۷ء، ۱۳۶ صفحات

۱-ملفوظات، احوال وواقعات ۲-سید نجم الدین قلندر-شیخ تاج الدین

۳-تصوف-سہروردیہ-قلندریہ ۴-ہندستان-مدھیہ پردیش-نالچھہ/ دھار

ISBN:978-969-9928-05-5

سلسلہ اشاعت (۶)

ASDAF UD-DURRAR/NA-SHANAS/TARTEEB O TADWEEN E JADEED, MUQADDIMA O TALEEQAT: HASAN NAWAZ SHAH-ZAIN UL-HAIDER ALAVI,NARALI: MAKHDUMA AMIR-JAN LIBRARY, JUNE.2017,PP.136, SERIES OF PUBLICATION(6)

ISBN:978-969-9928-05-5

سرورق: اویس سہروردی

طبع اول: جون ۲۰۱۷ء

ناشر: مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

طابع: حاجی حنیف اینڈ سنز، لاہور

قیمت: ۵۰۰ روپے

دست یابی کا پتا:

مخدومہ امیر جان لائبریری

بہ مقام وڈاک خانہ، نڑالی، تحصیل: گوجر خان، ضلع: راول پنڈی، پاکستان

صوتی رابطہ: +92-300-5174010

برقی پتا: **suhraward@yahoo.com**

Marfat.com

''اے بھائی! اس جماعتِ صوفیہ نے ہر ایک چیز اور ہر ایک مقام کے لیے ایک نام اور ایک اصطلاح تجویز کی ہے. ان لوگوں کی باتیں یہی لوگ سمجھ سکتے ہیں، جس طرح زرگروں نے اپنی باتوں کے لیے اصطلاحیں مقرر کی ہیں کہ ان اصطلاحوں کے ذریعہ [ذریعے] ایک دوسرے کی باتیں سمجھتے ہیں. جیسا کہ مثل مشہور ہے: زبان زرگران، زرگران دانند (کیمیا گروں کی زبان کیمیا گر ہی جانیں)، دوسرے بے چارے اس کو کیا سمجھیں اور کیا جانیں. بالکل ایسے ہی ان لوگوں کی باتیں ہوتی ہیں: فہم من فہم و جہل من جہل (جس نے سمجھا، سمجھا، جس نے نہ جانا، نہ جانا)۔'' (مخدوم شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری)*

Marfat.com

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

. [داؤد خان، صالح مخلص]، جامع، مونس المریدین، اردو ترجمہ، سید شاہ قسیم الدین احمد شرفی الفردوسی، بہار (نالندہ)، مکتبہ شرف بیت الشرف خانقاہِ معظم، ۲ شوال ۱۳۸۳ھ، اول، ص ۹۷

Marfat.com

شاہ محمد مصطفیٰ حیدر قلندرؒ

[۱۹محرم۱۳۴۲-۲۳شعبان۱۴۲۴ھ]

کے

نام۔

Marfat.com

به یاد

شاہ محمد تقی حیدر قلندرؒ

[۲۶ شوال ۱۳۰۸-۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ]

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ/ ۱۱-۱۶
مقدمہ/ ۱۷-۳۱
مولف/ ۱۷-۱۸
اصداف الدرر کے نسخے/ ۱۸
نسخہ الف/ ۱۸-۱۹
کاتبِ نسخہ الف/ ۱۹
نسخہ ب/ ۱۹-۲۰
کاتبِ نسخہ ب/ ۲۰-۲۲
سال تالیف/ ۲۲-۲۳
اصداف الدرر کے مآخذ/ ۲۳-۲۴
حوالہ جات وحواشی/ ۳۲
متن/ ۳۳-۴۶
حواشی/ ۴۷-۴۸
ضمیمہ-الف
شجرۂ طریقت-مرتب ومدون اول/ ۴۹-۵۰
ضمیمہ-ب
شجرۂ طریقت-مرتب ومدون دوم/ ۵۱-۵۲
تعلیقات
آیات/ ۵۳

Marfat.com

احادیث واقوال/۵۴-۵۶
ملفوظات وارشادات/۵۷-۷۷
اصطلاحات/۷۸-۸۱
اشعار/۸۲-۸۳
شخصیات/۸۴-۹۶
مقامات/۹۷
کتابیات/۹۹-۱۱۲
اشاریہ/۱۱۳-۱۱۴
عکسیات/۱۱۵
اصداف الدرر،نسخہ الف-/۱۱۷-۱۲۴
اصداف الدرر،نسخہ ب-/۱۲۵-۱۳۲
صراطِ مستقیم/۱۳۳
مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا/۱۳۴
مرادالمریدین/۱۳۵
قطعہ تاریخ طباعت/۱۳۶

Marfat.com

پیش لفظ

اصداف الدرر کا حوالہ اول اول: نفحات العنبریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار میں نظر سے گزرا۔ **اذکار الابرار** سے ہی معلوم ہوا کہ اس کا سال تالیف ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء ہے اور اس کے جامع، تاج العارفین شیخ تاج الدین کے دست گرفتہ ہیں۔ مزید تاج العارفین کا سید نجم الدین غوث الدہر قلندر (م: ۲۰ ذی الحجہ ۸۳۷ھ/ ۲۷ جولائی ۱۴۳۴ء) [اس کے بعد: غوث الدہر] کا مرید و خلیفہ ہونا بھی **اصداف الدرر** کے سبب ہی معلوم ہوا۔

۱۸ مئی ۲۰۱۵ء کو شاہ زین الحید رعلوی اور شاہ ذوالنورین حیدر علوی معروف بہ سعد مصطفیٰ علوی نے غوث الدہر کے ملفوظات کے ایک اور مجموعے: **رسالہ غوثیہ** (مولفہ: شاہ حسین سرہرپوری) کی تلاش کے سلسلے میں لاہرپور (ضلع: سیتاپور) کا سفر کیا۔ لاہرپور میں شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلندر (م: ۱۵ ربیع الثانی ۱۰۸۴ھ/ ۲۹ جولائی ۱۶۷۳ء) کی درگاہ کے کتب خانے سے: **رسالہ غوثیہ** تو دست یاب نہیں ہو پایا، البتہ **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے نسخے میسر آ گئے۔ یہ دونوں رسایل اس سلسلے کے ابتدائی ماخذ میں سے ہیں اور ان کی دست یابی یقیناً نہایت اہم پیش رفت تھی۔ **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے مخطوطات سب سے پہلے صاحب نفحات العنبریہ کو ہاتھ آئے تھے اور ان کی دریافت کا سہرا بھی انہی کے سر جاتا ہے۔

Marfat.com

کتب خانہ انوریہ کاکوری وتکیہ شاہ محمد کاظم قلندر سے نکلنے والے شش ماہی مجلّے **تصفیہ** (جس کے مدیر اعلا: سعد میاں ہیں) کی دوسری فایل مکمل ہونے پر یہ طے پایا، آیندہ ہر شمارے میں سلسلے سے متعلق غیر مطبوعہ متون کو مرتب کر کے شامل اشاعت کیا جائے گا۔پس ۲۰۱۶ء کے پہلے شمارے میں **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے متون شامل کیے گئے۔ مناقب القلندریہ کو تو محقق شہیر علامہ حق النبی اسکندری الازہری (شاہ پور چاکر/ضلع: سانگھڑ۔ سندھ) نے راقم الحروف کی درخواست پہ مرتب کیا، البتہ **اصداف الدرر** کے متن کی تدوین راقم اور شاہ زین الحبید رعلوی کی ذمے داری قرار پائی۔

(II)

اصداف الدرر اور مناقب القلندریہ کے جو نسخے لاہر پور سے دست یاب ہوئے، دونوں ایک ہی کاتب کے مکتوبہ تھے۔نسخے کی حالت خاصی مخدوش تھی۔نسخہ جابہ جا کرم خوردہ تھا نیز جلد بندی کے دوران ہر ورق کے ایک سرے پہ خاکی کاغذ بہ طور مرمت چسپاں کیا گیا تھا، جس سے کچھ سطور کے الفاظ مرمت کے نیچے آجانے کے سبب ان کی قراءت میں خاصی مشکل پیش آرہی تھی۔دن گزرتے رہے اور اس دوران ایک دن ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر (سربراہ شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد) نے راقم کو فون کیا کہ انھیں ایک کتاب:انوار الصفی فی اظہار اسرار الجلی و الخفی (احوال وارشات: مخدوم شاہ صفی الدین حنفی ردولوی، جامع: حکیم حسین علی) درکار ہے اور باوجود کوشش ابھی تک مل نہیں پائی، سو اس کی دست یابی ممکن بنایئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں سے انوار الصفی کے بارے میں استفسار کیا، شاید ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (علی گڑھ) نے نشان دہی کی کہ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ انوریہ کاکوری میں ہے، یعنی:

رام بغل اور شہر ڈھنڈورا

Marfat.com

راقم نے فوراً سعدی میاں سے رابطہ کیا اور کتاب تلاش کرانے کو کہا. انھوں نے زین میاں کو کتاب کا نام بتایا اور کتب خانے میں دیکھنے کو کہا. زین میاں کو مطلوبہ کتاب تو نہیں ملی البتہ **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ کے مخطوطات پر مشتمل نہایت صاف مجموعہ میسر آ گیا. بہ غور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دست یاب نسخہ، دراصل لاہر پور کے نسخے کی ہی نقل ہے اور جس وقت یہ نقل تیار کی گئی تھی، اس وقت لاہر پور والا نسخہ یقیناً سالم حالت میں رہا ہوگا. دوسرے نسخے کی دست یابی کے بعد متن کے وہ مقامات جو ناخوانا تھے یا حل طلب تھے بہ آسانی حل کر لیے گئے. یہ تو تھی نسخوں کی دست یابی کی روداد. اب چند گزارشات **اصداف الدرر** کی کتابی صورت میں اشاعت سے متعلق:

☆ - تصفیہ میں فارسی متن کے ساتھ مختصر مقدمہ اور حواشی شامل کیے گئے تھے. اب کتابی صورت میں مفصل مقدمے، ضمیمہ جات نیز تعلیقات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے.

☆ - لاہر پور کے نسخے یعنی: نسخہ الف کو بنیادی قرار دیتے ہوئے اس کی نقل یعنی نسخہ ب سے تقابل کے بعد اختلاف نسخ حواشی میں درج کر دیے گئے ہیں.

☆ - آیات واحادیث، اور متن میں نقل کیے گئے اقوال کی تخریج بھی کر دی گئی. چند ایک اقوال کی تخریج نہیں ہو پائی جیسے امام حسن بصری سے منسوب ایک قول.

☆ - ملفوظات کے حوالے سے چند ایک مقامات پر تعلیقات توضیحی ہو گئے ہیں.

☆ - متن میں محض دو اشعار اور دو مصاریع نقل ہوئے ہیں، سو ان کی بھی تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے.

☆ - متن میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے ان میں سے قدرے کم معروف مشائخ کے مختصر کوائف نیز ان سے متعلق مآخذ کی نشان دہی کر دی گئی ہے. معروف مشائخ کے احوال سے متعلق محض مآخذ کی نشان دہی پر ہی اکتفا کیا گیا ہے. اس اہتمام کے

Marfat.com

باوجود چند شخصیات کے کوائف میسر نہیں ہو پائے۔

☆-متن میں جن مقامات کا ذکر آیا ہے، ان کی موجودہ کیفیت کو انٹرنیٹ کی مدد سے واضح کر دیا گیا ہے۔

☆-آخر میں ہر دو مخطوطات کا مکمل عکس بھی شامل کیا گیا ہے۔

☆- **اصداف الدرر** اور مناقب القلندریہ میں ایک لفظ: ''خرابوت'' آیا ہے۔گو صاحبِ نفحات العنبریہ نے مناقب القلندریہ کے حوالے سے اس کا ترجمہ ایک مقام پر ''کھرل کیا'' ہے، لیکن راقم اس حوالے سے کسی حتمی نتیجے پہ نہیں پہنچ پایا۔

☆-متن میں دو تین مقامات ایسے تھے جنھیں شامل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں احباب کی مختلف آرا تھیں؛ بالخصوص ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد منعمی (سجادہ نشین، درگاہ مخدوم شاہ محمد منعم، میتن گھاٹ پٹنہ) نے تجویز دی کہ ان اصداف کو متن سے نکال دیا جائے اور پیش لفظ یا مقدمے میں اس کی نشان دہی کر دی جائے۔اس کے بر عکس ڈاکٹر عارف نوشاہی (معروف محقق اور مخطوطہ شناس، اسلام آباد) نے سجھا دیا کہ متن کو مجروح نہ کیا جائے اور مقدمے میں مرتب کا ان عبارات سے عدم اتفاق تحریر کر دیا جائے۔راقم الحروف کا طبعی رجحان بھی اسی طرف ہے کہ مرتب کو متن میں تصرف کا اختیار نہیں، پس راقم نے متعلقہ اصداف کو متن میں شامل رکھا اور شریک مرتب بھی اس معاملے میں مجھ سے متفق تھے۔ان اصداف کے بارے میں کچھ تو مقدمے اور کچھ تعلیقات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

☆-برادرِ گرامی شاہ حسن سعید صفوی صاحب (سید سراواں-الہٰ آباد) نے ایک بار متن کو ملاحظہ کیا اور سولہ ویں صدف میں مذکور دو اصطلاحات: مناقرت اور تناقر کی طرف متوجہ کیا۔اگر چہ دونوں نسخوں میں یہ اصطلاحات اسی طور مذکور ہیں اور تصفیہ

Marfat.com

میں شامل متن میں بھی یوں ہی نقل کی گئی تھیں۔ ان کے توجہ دلانے پر ہی ذہن اس طرف گیا کہ تنافر کی بحث تو **عوارف المعارف** میں بھی موجود ہے۔ **عوارف المعارف** کے دیکھنے سے ایک تو یہ معلوم پڑا کہ اس سلسلے میں صاحب **اصداف الدرر** کا مأخذ **عوارف المعارف** ہی ہے، گو انھوں نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ دوسرے یہ اختلاف بھی سامنے آیا کہ عوارف کے مطبوعہ عربی متون میں ان اصطلاحات کی دونوں صورتیں: **مناقرت/ منافرت- تناقر/ تنافر** موجود ہیں، حتیٰ کہ ڈاکٹر عبدالحلیم محمود (۱۲ مئی ۱۹۱۰-۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء) کے مرتبہ متن میں بھی: **مناقرت و تناقر** ہی مذکور ہیں۔ عوارف کے کئی مخطوطات، مطبوعہ متون نیز فارسی و اردو تراجم کے تقابل نیز پروفیسر معین نظامی، ڈاکٹر عارف نوشاہی اور شاہ حسن سعید صفوی صاحبان سے مشاورت کے بعد یہی طے پایا کہ سیاق و سباق کی روشنی میں: **منافرت و تنافر** ہی درست ہیں۔ راقم حسن صاحب کا ان کی معاونت اور کرم فرمائی پہ شکر گزار ہے۔

☆-پروفیسر معین نظامی صاحب کا خصوصی طور پر ممنون ہوں۔ انھوں نے نہ صرف تقریظ سے نوازا بل کہ مکمل مسودہ دقعت نظر سے ملاحظہ فرماتے ہوئے چند مفید مشوروں کے ساتھ ساتھ متن میں تین مقامات پہ اسقام کی نہ صرف نشان دہی فرمائی بل کہ ان کا حل بھی تجویز فرمایا، جس کے سبب متن بالکل بے غبار ہو گیا۔ استاد! آپ کے احسانات اور شفقتوں کے لیے ''شکریہ'' نہایت ناکافی ہے۔

☆-محترمہ فاطمہ فیاض صاحبہ (پی ایچ ڈی اسکالر، لاہور: حال مقیم: تہران) کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے بھی چند ایک بار نہ صرف متن پڑھنے کی زحمت گوارا کی بل کہ اس دوران ہمہ وقت ان کا تعاون بھی شامل حال رہا۔

☆-گورے باوا!! (سعدی میاں) تمھاری لاپرواہیوں نے گوناک میں دم کیے رکھا

Marfat.com

مگراس کے باوجود پرارتھنا ہے کہ تینوں لوکوں میں تمہاری جے جے کار ہو.

☆-حسیب بھائی (حسیب احمد محبوبی) کاشکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ ہمیشہ کم پڑ جاتے ہیں. خدا انھیں مزید توفیقات سے نوازے.

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے جو ہر لحظہ معاونت میں پیش پیش رہتے ہیں اور اس بار بھی ان کا تعاون شامل حال رہا. ان کے اسما بہ لحاظ حروف تہجی:

ارسلان بخاری، سید (سوہاوہ/جہلم)

اویس علی سہروردی، سید (لاہور)

بشارت محمود میرزا (اراضی ڈھڈی/گوجر خان)

حامد نواز شاہ، صاحب زادہ (نڑالی)

عارف نوشاہی، ڈاکٹر (اسلام آباد)

فاران نظامی (کلر سیداں/راول پنڈی)

محمد منشا خان (میاں والی)

علاوہ ازیں صوفی مراد حسین شاہ، صوفی ذوالفقار حسین شاہ اور صوفی حامد محمود شاہ صاحبان کا بھی ممنون ہوں کہ ان ہر چہار برادران طریقت نے کتاب کی اشاعت میں مالی معاونت کی. خدا تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا کرے.

حسن نواز شاہ

-سہرورد-

نڑالی

۶-جون، ۲۰۱۷ء

(کاغذات میں درج اپنی غلط تاریخ ولادت کے دن)

Marfat.com

مقدمہ

جیسا کہ پیش لفظ میں تحریر کیا گیا، **اصداف الدرر** کو پہلی بار: نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسومہ بہ اسم تاریخی اتحاف الابرار (مطبوعہ: ۱۳۳۸ھ) میں بہ طور ماٴ خذ استعمال کیا گیا نیز اس سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے. نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ کی دوسری اشاعت: نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار کے نام سے ۱۳۵۷ھ کو عمل میں آئی. نفحات العنبریہ سے قبل اس خانوادے کے مولفین کی تالیفات: مناقب الاصفیا فی سلسلة الاولیا (مولفہ: ۱۱۷۰ھ)، مراد المریدین (مولفہ: ۱۱۷۶ھ)، فصولِ مسعودیہ (مولفہ: ۱۱۹۵ھ)، اصول المقصود (مولفہ: ۱۲۲۵ھ)، روض الازھر فی مآثر القلندر اور انتصاح عن ذکر اھل الصلاح میں بہ طور ماٴ خذ اس کا حوالہ نہیں ملتا۔

مولف

اصداف الدرر کے مولف کون ہیں، اس بارے میں داخلی و خارجی ذرائع سے اب تک کچھ نہیں معلوم ہو پایا. البتہ **اصداف الدرر** کے حوالے سے مولف کے بارے میں جو چند ایک اطلاعات ملتی ہے انھیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

Marfat.com

☆-مولف،غوث الدھر کے خلیفہ شیخ تاج الدین، جنھیں وہ شیخ المشائخ اور تاج العارفین کے القابات سے یاد کرتے ہیں؛ کے دست گرفتہ ہیں.شیخ تاج الدین کی غوث الدھر سے بیعت وخلافت کے حوالے سے یہ واحد مأخذ ہے ورنہ بہ قول صاحبِ نفحات العنبریہ:

''آپ[غوث الدھر]کے ایک اور خلیفہ حضرت تاج العارفین شیخ تاج الدین،رسایل مناقب القلندریہ واصداف الدرر سے معلوم ہوئے.''(۱)

☆-مولف کوغوث الدھر کی خدمت میں بھی حاضری کا شرف حاصل رہا اور انھوں نے ان سے بلاواسطہ سماعت کی ہوئی روایات بھی نقل کی ہیں.

☆-مولف کے مطابق: پیرانِ قلندریہ کے ہاں مرید کو برا بھلا کہنے نیز سزا دینے کا رواج رہا ہے.مولف کو بھی ان کے شیخ غلطی کے سرزد ہونے پر سرزنش کرتے یا سزا دیا کرتے تھے.مولف کوایک بار ان کے شیخ طریقت نے کسی غلطی کی پاداش پہ بہ طور سزا خود سے دور کردیا اور مسافرت کے دوران ان کا ایک درویش سے مکالمہ ہوا.

(II)

اصداف الدرر کے نسخے

اب تک اصداف الدرر کے صرف دو ہی نسخے دریافت ہوئے ہیں.ایک(نسخہ:الف) شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلندر کی درگاہ کے کتب خانے کا(یہ نسخہ اب کتب خانہ انوریہ کاکوری کی زینت ہے)اور دوسرا(نسخہ:ب) کتب خانہ انوریہ کا.ذیل میں دونوں نسخوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:

نسخہ:الف

ایک ہی کاتب کا مکتوبہ یہ مجموعہ بالترتیب:مناقب القلندریہ اور اصداف الدرر پر

Marfat.com

مشتمل ہے. مجموعے کے آخری آٹھ صفحات (۱۴-۲۱) پر **اصداف الدرر** کا متن درج ہے. مجموعۂ ہذا ۲۰ شوال ۱۱۸۲ھ کو بہ مقام لہرپور کتابت کیا گیا. اس کے کاتب محمد جمیل ولد محمد خلیل ہیں. محمد خلیل، مخدوم شاہ نور کی اولاد میں سے تھے. ترقیمہ (من وعن) درج ذیل ہے:

" تم اصداف الدرر وقت الفجر فی یوم دوسه من شهر شوال العظم سنة ۱۱۸۲ه احد عشر اسا و سمعون و الف من يد عبد الضعيف: "محمد جميل بن شيخ محمد خليل" از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لهر پور بحرمت النبى وآله الامجاد، به اختتام رسيد:

هر که خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندۂ گنه گارم

کاتب نسخہ الف

نسخہ الف کے کاتب محمد جمیل کا شجرۂ نسب شاہ نور الحق قلندر (م: ۲۲ صفر ۹۶۳ھ/ ۶ جنوری ۱۵۵۶ء) کے توسط سے شاہ قطب الدین بینا دل قلندر (۲۹ شعبان ۶۷۷-۲۵ شعبان ۹۲۵ھ/ ۲ فروری ۱۲۷۵-۲۲ اگست ۱۵۱۹ء) کے خلیفہ شاہ نصیر الحق قلندر (م: ۲۵ جمادی الاول ۹۱۵ھ/ ۱۰ استمبر ۱۵۰۹ء) تک پہنچتا ہے. حکیم ظہیر الدین عباسی حافظ پوری کی تالیف: **النور** سے شجرۂ نسب ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

"[محمد جمیل بن محمد] خلیل بن محمد عابد بن عبد المطلب بن شیخ ابو البقا بن شاہ کبیر بن شاہ نور الحق بن شاہ نصیر الحق قلندر." (۲)

نسخہ: ب

یہ نسخہ بھی دو مخطوطات یعنی: مناقب القلندریہ اور **اصداف الدرر** کا مجموعہ ہے اور کتب خانہ انوریہ کاکوری کی زینت ہے. یہ نسخہ، نسخہ الف کی نقل پر مشتمل ہے اور ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۵۷ھ کو محمد عاصم نے نسخہ الف سے اس کی نقل تیار کی. آٹھ صفحات پر مشتمل اس نسخے کا

Marfat.com

ترقیمہ مع ترقیمہ نسخہ اول جسے کاتب نے نقل کرنے کا اہتمام کیا ہے، درج ذیل ہے:

"خاتمۂ نسخه منقول عنه: تم اصداف الدرر وقت الفجر فی یوم الاثنین من شهر شوال المعظم سنة ۱۱۸۲ھ احد عشر اثنا و تسعون و الف من ید عبد الضعیف محمد جمیل بن شیخ محمد خلیل از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لور پور بحرمت النبی و آله الامجاد باختتام رسید:

هر خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندهٔ گنهگارم

و ناقله کاتب هذه النسخة العبد العاصی الآثم محمدن المدعو بالعاصم تجاوز الله عن ذنوبه و غفرله المکاره والذمائم فی تاریخ الثمانیة و عشرون من شهر جمادی الاخری یوم الجمعة ۱۳۵۷ھ الف و ثلاث مائة و سبع و خمسون ببرکته الصاد والنون."

کاتبِ نسخہ ب

اس نسخے کے کاتب: مولوی محمد عاصم متخلص بہ قیس کاکوروی خلف اکبر مولوی محمد ہاشم (۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۹-۱۳۷۵ھ/ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۱-۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء) کاکوری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم شاہ علی انور قلندر (۱۱ ربیع الاول ۱۲۶۹-۲ محرم ۱۳۲۴ھ/ ۲۳ دسمبر ۱۸۵۲-۲۶ فروری ۱۹۰۶ء) سے حاصل کی اور انہی سے بیعت بھی ہوئے۔ سخنوران کاکوری کے مولف کے بہ قول:

"ابتدائی عربی اور فارسی کی تعلیم شاہ علی انور قلندر سے حاصل کی تھی اور ان کے مرید ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے تصوف اور دیگر علوم باطنی کی تعلیم حاصل کی اور ان کے شاگرد رشید ہوئے۔ مولوی محمد عاصم فارسی، اردو، عربی اور انگریزی چاروں زبانوں میں فاضل

Marfat.com

تھے اور شعر گوئی کا فطری ذوق رکھتے تھے. تخلص قیس اختیار کیا تھا. ہر وقت کیف و مستی میں سرشار رہتے تھے اور ایک جذب کی سی کیفیت رہتی تھی. اردو اور فارسی اور عربی میں بڑی روانی اور فکر کے ساتھ شعر کہتے تھے. وہ عزیزوں سے زیادہ عزیز تھے. بزرگوں سے زیادہ بزرگ اور دوستوں سے زیادہ دوست ...... محکمۂ آب کاری میں ملازم تھے اور نیک نام تھے. انسپکٹر کے عہدے سے پنشن یاب ہوکر وطن میں مقیم ہوگئے. ان کی قادر الکلامی مسلم تھی. تاریخ گوئی میں ملکہ تھا. بڑی بے ساختہ تاریخ نکالتے تھے. ان کی تاریخیں تکیہ شریف کاظمیہ کی کئی سو کتابوں میں موجود ہیں...... کاکوری میں درگاہ شاہ علی انور قلندر میں دفن ہوئے.'' (۳)

انھوں نے اپنے ماموں خان بہادر تاج الدین جذب (۱۲۷۳-۲۵ رجب ۱۳۳۳ھ /۷-۱۸۵۶-۶ جون ۱۹۱۵ء) کا فارسی و اردو کلام مرتب کر کے: **جذباتِ جذب** کے نام سے شائع کرایا تھا. ان کی ایک اور تصنیف: **تعلیمات اور مقام مولاے علی**، ان کے عصر میں مقبولیت کی حامل رہی. (۴) مولانا شاہ محمد علی حیدر قلندر (یکم شعبان ۱۳۱۱-۱۷ رمضان ۱۳۶۶ھ /۲ فروری ۱۸۹۴-۴ اگست ۱۹۴۷ء) کے بہ قول:

''میری مولفہ کتاب: احسن الانتخاب پر بعض لوگوں نے اعتراضات شائع کیے تھے، ان کی تردید میں انھوں نے دو رسالے لکھے جو چھپ گئے ہیں.'' (۵)

قیس کاکوروی اور ان کے مرشد زادے صاحبِ **نفحات العنبریہ**- حافظ محمد تقی حیدر قلندر (۲۶ شوال ۱۳۰۸-۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ/ ۴ جون ۱۸۹۱-۱۷ اپریل ۱۹۴۰ء)، آپس میں نہایت گہرے دوست بھی تھے. بہ قول شاہ ذوالنورین حیدر علوی (پ: ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ / ۶ جنوری ۱۹۸۲ء): ''شاہ تقی حیدر قلندر کے محض اڑھائی دوست تھے اور ان اڑھائی میں سے ایک قیس صاحب بھی تھے.''

Marfat.com

تذکرہ گلشن کرم میں قیس کا ایک بیان اسی تناظر میں نقل کیا گیا ہے، وہ بتاتے ہیں:

''میں جب کم عمر تھا (غالباً سات یا آٹھ سال کی عمر تھی) کہ ایک روز حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت مولانا حافظ شاہ علی انور قدس سرہٗ میانہ پر میرے مکان تشریف لائے اور حضور کے نیرین اصغرین (مولانا شاہ تقی حیدر قلندر، حافظ شاہ علی حیدر قلندر) بھی ہم راہ تھے۔ حضرت نے مولانا شاہ تقی حیدر قلندر سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمھارے دوست ہیں. پھر میرا ہاتھ لے کر مولانا کے ہاتھ میں دے دیا اور برادرِ عزیز محمد عالم سے حضرت شاہ علی حیدر قلندر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمھارے دوست ہیں. اور والدہ صاحبہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ ہمارے نزدیک جیسے منن اور پتن تھے (مولانا صاحب و حافظ صاحب) ویسے [ہی] عاصم و عالم. اس ارشاد کی تحریر سے (معاذ اللہ) کوئی تخییل مساوات کا ان دونوں حضرات کے ساتھ مقصود نہیں، کیوں کہ: چہ نسبت خاک را بہ [با] عالم پاک، بل کہ اس بات کا فخر مقصود ہے کہ ہماری نسبت غلامی اس پایہ کی بہ عنایت مرشدی ہے کہ ایسے شفقت آمیز ارشادات ہوئے.''(٦)

(III)

سالِ تالیف

اصداف الدرر بنیادی طور پر مولف کے جدِ روحانی سید نجم الدین قلندر کے فواید و کلمات اور مولف کے شیخ طریقت، شیخ تاج الدین کے احوال و ارشادات پر مشتمل ہے. یہ مجموعۂ افادات و ملفوظات ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء کو مکمل ہوا. بہ قول مولف:

"اصداف الدرر، تالیف کردہ شد، سنۃ اربع و ثمانمایۃ. بدانکہ درین کتاب فواید [و] کلماتِ حضرت غوث الدھر و الدین و حیات [و] کلماتِ شیخ المشایخ تاج العارفین خلیفۂ غوث

1601 ۲۵

Marfat.com

مسطور قدس الله ارواحه مذکور است."

اصداف الدرر کے مآخذ

اصداف الدرر میں کسی کتاب کا بہ طور مآخذ حوالہ نہیں ملتا، البتہ دو مقامات (صدف: ۱۴، ۱۸) پہ مولانا جلال الدین محمد رومی (٦ ربیع الاول ٦٠٤ - ٥ جمادی الآخر ٦٧٢ھ/ ۳۰ ستمبر ۱۲۰۷ - ۱۷ دسمبر ۱۲۷۳ء) کے دو اشعار ان کے اسم گرامی کے اہتمام کے ساتھ نقل ہوئے ہیں. ایسے ہی صدف نمبر ۲٦ میں شیخ تاج الدین سے منسوب ارشاد کا ایک حصہ بھی مولانا روم کے اشعار سے ماخوذ ہے، اس سے یہ باور ہوتا ہے کہ **دیوان شمس تبریز** مولف اور ان کے شیخ طریقت کے زیر مطالعہ رہا ہے.

اسی طرح ایک صدف (نمبر: ۱۷) میں ابو محمد شیخ مصلح الدین بن عبداللہ متخلص بہ سعدی شیرازی (م: بہ اختلاف، ٦۹۱-٦۹۴ھ) کا ایک مصرع، موضوع کی مناسبت سے نقل ہوا ہے. یوں ہی اکیس ویں صدف میں کسی نا معلوم شاعر کی رباعی سے ایک مصرع نقل کیا گیا ہے. مکمل رباعی شیخ عبداللہ انصاری ہروی (۲ شعبان ۳٦۹ - ۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ/ ۲ فروری ۹۸۰ - ۲ جولائی ۱۰۸۸ء) کی تفسیر: **کشف الاسرار وعدۃ الابرار** میں نقل ہوئی ہے اور غالب گمان ہے کہ یہ رباعی انہی کی ہے.

ایک اور صدف (نمبر: ۳۰) میں غوث الدھر ایمان کی تعریف، مولانا حسین کی کسی تصنیف سے بیان فرماتے ہیں. مولانا حسین، دراصل فردوسیہ سلسلے کے بہاری بزرگ: مخدوم حسین بن معز نوشہ توحید بلخی (م: ۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ/ ۱۵ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں. ان کی تصانیف ہنوز غیر مطبوعہ ہیں اور ان کے مخطوطات تک سر دست رسائی ممکن نہیں، اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ غوث الدھر کے پیش نظر ان کی کون سی تصنیف رہی ہوگی.

یوں ہی دو اور مقامات (اصداف: ۱۸، ۲۵) سے یہ گمان ہوتا ہے کہ شیخ ہجویری کی

Marfat.com

تصنیف: **کشف المحجوب** بھی مولف کے پیش نظر رہی ہے، اگر چہ انھوں نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔

اسی طور سولہ ویں صدف میں تنافر و مسکینی کی بحث یقیناً **عوارف المعارف** سے ماخوذ ہے۔ **عوارف** کے پندرہ ویں باب میں شیخ الشیوخ نے تنافر پہ تفصیلی کلام کیا ہے اور شیخ ابو محمد رویم بن احمد (م: ۳۰۳ھ/ ۹۱۵ء) کا قول: لا یزال الصوفیه بخیرما تنافروا فان اصطلحوا هلکوا (صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے)، نقل کیا ہے۔ **اصداف الدرر** میں بھی تنافر و مسکینی کے ذیل میں شیخ رویم کا یہ قول بغیر حوالے نیز بنا شیخ رویم کا نام لیے نقل کیا گیا ہے۔

ایسے ہی اکتیس ویں صدف کے اس اقتباس:

"این ضعیف در کتابی نبشته دیده که غوث رضی الله عنه فرمود که خروسِ هر کسی بانگ زند و فرود رود، و خروسِ سید عبدالقادر گیلانی [قدس الله سره العزیز] تا قیامت همچنان بانگ کند."

سے یہ باور ہوتا ہے کہ شاہِ گیلان کے احوال نیز اکتیس ویں صدف کے حوالے سے مولف کے پیش نظر: بهجة الاسرار و معدن الانوار (**ابوالحسن الشطنوفی**) رہی ہے۔

(۱۷)

اصداف الدرر مجموعی طور پر بتیس اصداف کا مجموعہ ہے۔ کچھ تو نہایت مختصر ہیں اور کچھ مفصل۔ مولف نے اپنے جدِ روحانی کے ارشادات بلا واسطہ بھی نقل کیے ہیں اور بالواسطہ بھی۔ ایسے ہی مولف نے اپنے شیخ طریقت کے وہی ارشادات درج کیے ہیں جو انھوں نے بلا واسطہ سماعت کیے۔

Marfat.com

اصداف الدرر میں اگرچہ مولف کے شیخ طریقت وجدِ روحانی کے احوال وارشادات جمع کیے گئے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی یہ ایک اہم مأخذ ہے کہ اس میں کئی معاصر اطلاعات بھی مذکور ہیں، جن میں سے چند ایک تو بالکل نئی ہیں یا معلوم اطلاعات کا قدیم حوالہ، جیسے:

☆-شیخ حسین دھکڑ پوش مسلسل تیرہ ماہ عالم حیرت میں ایک ہی مقام پہ تشریف فرما رہے۔

☆-غوث الدھر نے بیالیس حج ادا کیے۔

☆-سید خضر رومی مسلسل ایک مہینے اپنے حجرے میں ہی قیام پذیر رہتے اور شرعی و بشری ضروریات کے تحت ایک ماہ بعد باہر تشریف لایا کرتے۔

☆-غوث الدھر جس سال سرور پور [سرہر پور] تشریف لائے اسی سال ملک اکرم شمس الدین معروف بہ سلطان ابراہیم شاہ (م: ۸۴۴ھ/۱۴۴۴ء) نے کوہِ کنتت پہ ایک قلعہ تعمیر کیا اور اس کا نام: جنت آباد رکھا۔

☆-غوث الدھر نے جب مانڈو کی طرف سفر کا ارادہ کیا تو سرور پور سے جون پور پہنچے اور قاضی ارشد کے ہاں تیرہ روز اقامت گزین رہے۔

☆-عارف نامی سوداگر نے جب مانڈو کے لیے رخت سفر باندھا تو غوث الدھر بھی اس کے ہم راہ ہو لیے اور مانڈو کے علاقے میں پہنچے۔

مذکورہ بالا آخری تین شقوں کی روشنی میں غوث الدھر کی سرور پور آمد، وہاں سے جون پور تشریف آوری نیز مانڈو کے لیے سفر کا زمانہ بہ آسانی طے کیا جا سکتا ہے اگر سلطان ابراہیم شاہ کے کوہِ کنتت پہ قلعے کی تعمیر تاریخی اعتبار سے متعین ہو جائے۔

☆-شیخ صامت علاء الدین، غوث الدھر کی ملاقات کے لیے آئے۔

Marfat.com

☆-امام شاطبی کے نواسے امام وحافظ وقاری اسماعیل اپنے شاگردوں کے ہم راہ غوث الدھر کی ملاقات کے لیے آئے .غوث الدھر نے ان کے تلامذہ سے قراءت سماعت فرمائی، جس سے ان پہ رقت طاری ہوگئی .امام اسماعیل نے اپنے بیٹے کی علالت کے بارے میں عرض کیا، جس پر انھوں نے غذائی علاج تجویز فرمایا.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی یہ باور ہوتا ہے سید خضر رومی، غوث الدھر اور شیخ تاج الدین اپنے مریدین کی غلطی پہ نہ صرف ان سے سختی برتتے بل کہ انھیں زدوکوب کرتے نیز برا بھلا بھی کہا کرتے تھے.

☆-**اصداف الدرر** سے غوث الدھر اور شیخ تاج الدین کے سفر ملتان کی اطلاع بھی ملتی ہے. یہ سفر موسم سرما میں ہوا اور دونوں کا قیام ایک مسجد میں رہا.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے کے مشائخ غلطی سرزد ہونے پہ مرید کو خود سے دور کر دیا کرتے تھے تاکہ اسے اپنی کوتاہی کا احساس ہوجائے.

☆-**اصداف الدرر** میں شاید پہلی بار جنسیات پہ کھل کر کلام کیا گیا ہے. اس عہد میں صوفیہ کے جنسی رجحانات اور خیالات کے حوالے سے بھی یہ ایک اہم مأخذ ہے.

☆-**اصداف الدرر** سے ہی یہ اطلاع ملتی ہے کہ مولف کے شیخ طریقت، شیخ تاج الدین نے: امواج البحور کے نام سے ایک کتاب تحریر کی تھی جس میں تمام طبقات کے صوفیہ کے ارشادات جمع کیے گئے تھے. اس کتاب کا ایک مخطوطہ جس کے کاتب شیخ الاسلام شیخ چاپلدہ تھے، ۸۰۴ھ/۲-۱۴۰۱ء تک مانڈو میں موجود تھا.

☆-غوث الدھر اپنی گفت گو میں اکابر اور معاصر مشائخ کے ارشادت و واقعات بھی بیان کیا کرتے تھے.

☆-قدم جیلانی یعنی شیخ عبدالقادر گیلانی (م: ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ/۱۴ فروری ۱۱۶۶ء) کا

Marfat.com

یہ ارشاد: ''میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے''، ایک صدف میں اس پر بھی کلام کیا گیا ہے. اس حوالے سے ایک بحث یہ بھی موجود رہی ہے کہ کیا ان کا یہ ارشاد کے ان کے عہد تک ہی محدود ہے یا ان کی حیات ظاہری سے قبل اور بعد کے صوفیہ بھی اس ارشاد کی ذیل میں آتے ہیں. یہی سوال جامع کے مرشد شیخ تاج الدین کے ذہن میں بھی آیا؛ اسی شب انھوں نے ایک خواب دیکھا، جس سے انھوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ شیخ گیلان کا یہ ارشاد بعد کے صوفیہ کے لیے بھی ہے.

(V)

اصداف الدرر کے آٹھویں صدف میں جامع نے تاج العارفین کا ایک ارشاد نقل کیا ہے. اس ارشاد میں ایک لفظ ''خرابوت'' بھی استعمال ہوا ہے. ملفوظ دیکھیے:

''شیخ المشایخ تاج العارفین گفت: خرابوت و باعث[کذا] حواس را فرو می بندد، سالك مدرك می گردد.''

یہی لفظ **مناقب القلندریہ** میں دو مقامات پر آیا ہے:

''قال تاج العارفین قدس الله روحه، و من كرامته انه امطر علیه الجواهر فدعاه فتلاشی و فبقی جوهرة فی منطفته، فجاء بابا فخر الدین الی شیخه میران نتهر، فقال الشیخ: اذهب انت فان رائحة الدنیا جاء منك و عقد انفه، فقال الشیخ بابا فخر الدین گنج اسرار: لیس شیء عندی سوی هذه المنطفة و القاها عند شیخه فوقع الجوهرة عنها، فامر الشیخ میران نتهر باتیانها و القائها فی **الخرابوت** الصغیر ثم شربها قدحاً قدحاً مع الاصحاب.''(۷)

صاحبِ **نفحات العنبریہ** نے اس اقتباس کے ملخص ترجمے میں **خرابوت** کا ترجمہ ''کھرل'' کیا ہے. البتہ اس میں سے موتی کے پینے کا قرینہ کس طور نکالا ہے، یہ بعید از فہم ہے،

Marfat.com

کیوں کہ عربی متن میں تو صاف لکھا ہے: والقائها فی الخرابوت الصغیر، یعنی [موتی] لاؤ اور چھوٹے خرابوت میں ڈال دو. نفحات العنبریہ سے مذکورہ بالا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''شیخ تاج العارفین فرماتے تھے، ان [فخر الدین معروف بہ گنج اسرار] کی ایک کرامت یہ ہے کہ ان پر جواھرات کی بارش ہوئی. انھوں نے ان کو پھینک دیا مگر ایک جواھران کے پٹکا [پٹکے] میں رہ گیا. پھر وہ اپنے پیرو مرشد میراں نتھر کے پاس گئے. شیخ نے فرمایا: دور ہو تجھ سے دنیا کی بو آتی ہے ،اوران کی ناک مروڑی. بابا فخر الدین نے عرض کیا کہ میرے پاس اس پٹکا [پٹکے] کے سوا کچھ نہیں اور اسے اپنے شیخ کے پاس ڈال دیا، تو اس میں سے وہ جواھر گرا. شیخ میراں نتھر نے حکم دیا کہ کھرل میں پیسا جائے. پھر مع اصحاب اسے نوش کیا.''(۸)

مناقب القلندریہ میں ایک اور مقام پر بھی یہی لفظ دوسرے معنوں میں آیا ہے:

''قال تاج العارفین: انا اشرب الشراب حتیٰ اصیر شراباً مطلقاً، رحمة الله بالسطوات یهیج الشهوات و بالخرابوت و الباعث یهیج السطوات فیحترق الشهوات و الخطرات حتیٰ لا یری فی المنام شیء للاحتراق الخطرات الخطرات بالسطوات فی بعض الاوقات.''(۹)

اب مناقب القلندریہ کے دوسرے اقتباس کی روشنی میں آٹھویں صدف کو دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس صدف کا ابتدائی حصہ کتابت کے دوران چھوٹ گیا ہے جس کے سبب نہ صرف پورا صدف مہمل ہو گیا بل کہ لفظ: ''خرابوت'' کی قیاسی تفہیم بھی ناممکن ہو گئی. ایسے ہی مناقب القلندریہ کے دنوں اقتباسات میں ''خرابوت'' دو مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے. اب یہ لفظ کس زبان کا ہے اور اس کے معانی کیا ہیں، نجی کوششوں نیز

Marfat.com

احباب سے طویل مشاورت کے باوجود اس کا تعین نہیں ہو پایا۔

(VI)

اصداف الدرر کے دست یاب مخطوطات کے دونوں نسخے بہت متاخر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے مولف کا مجہول ہونا بھی کھلتا ہے۔ راقم اس کی استنادی حیثیت پر کبھی اشکالات کا اظہار نہ کرتا مگر اس کے متن میں دو چار سخت مقامات ایسے آتے ہیں، جن پر قلم رک رک سا جاتا ہے۔ سب سے مشکل مقام اٹھارہ ویں صدف کی یہ عبارت ہے:

"انبیا و اولیاء رضوان الله علیهم اجمعین، عورتی را ببینند، به نظرِ شهوت من الواردات، آن عورت شانرا حلال گردد و شوهر را حرام شود:

آنچه پسند شماست بر همه عالم حرام

چنانچه قصهٔ زید مشهور است. این سخن در ظاهر شرع من خصایص النبی ست......، اما نزدیكِ اهلِ طریقت اولیاء را هم این مقام باشد و انبیاء و اولیاء را شهوت انسانی نیست. شانرا از واردات من الله است. مولانا جلال[الدین] رومی[می] فرماید، بیت:

وای شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

اگرچہ مذکورہ بالا اقتباس کا انتساب، مولف نے نہ تو غوث الدھر کی طرف کیا اور نہ ہی اپنے شیخ، تاج العارفین سے اسے منسوب کیا۔ یقیناً یہ مولف کے طبع زاد خیالات ہیں، بل کہ انھیں مولف کے تفردات قرار دینا زیادہ مناسب ہے۔ رہے ان کے جد روحانی تو وہ یقیناً اس سے بری ہیں کیوں کہ **اصداف الدرر** کے بالکل ابتدا میں ہی ان کا ارشاد نقل ہوا ہے، جس سے ان کی احتیاط اور شریعت کی پاس داری باور ہوتی ہے، یعنی:

Marfat.com

”ما شما را نان دادیم روغن از علمای ظاهر طلب کنید که عبارت از علم ظاهر است.“

اس روایت پہ تعلیقات میں مفصل کلام کیا گیا ہے، تفصیلات وہاں ملاحظہ کی جائیں. البتہ راقم کا ذاتی خیال ہے کہ مولف نے قصۂ زید والی روایت اور اس سے ماخوذ ایک نظریہ تو کشف المحجوب سے اخذ کیا ہے البتہ صوفیہ کے لیے اس کا جواز یقیناً ان کا اپنا قیاس ہے.

اسی صدف میں غوث الدھر کے بارے میں ایک اور روایت نقل ہوئی ہے، یعنی:

”از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است: چون غسل کرده بیرون می آمدند، ساعتی چون چشم می بستند، واردات شدی، برای جماع درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند، چون باز چشم می بستند باز حاجت شدی و می گفتند چون سالك را روحانیت می تابد چندان منی افزاید که جز ریختن قرار نشود.“

اسی طرح کی ایک روایت: مناقب العارفین میں مولانا روم کے حوالے سے بھی مرقوم ہے، جسے تعلیقات میں نقل کر دیا گیا ہے. ایسی روایات سے اختلاف کی گنجایش تو یقیناً نکلتی ہے مگر ایک دوسرے زاویے سے یہی روایت نہایت اہم ہے، یعنی اسی روایت سے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ غوث الدھر، قلندر مشربی کے باوجود نہ صرف متاہل ہوئے بل کہ شرعی حقوق کی ادائیگی میں بھی بے نیاز نہیں رہے. علاوہ ازیں انہی روایات سے اس عہد کے ایک مخصوص گروہ کے رجحانات، معمولات اور طرزِ بود و باش سے بھی آگاہی ہوتی ہے.

(VII)

اصداف الدرر کے مولف کا اسلوب نہایت سادہ، سہل اور عام فہم ہے. کتاب کی ابتدا مختصر عربی خطبے سے ہوئی ہے اور سالِ تصنیف بھی عربی زبان میں (اربع و ثمانمایة

Marfat.com

تحریر کیا گیا ہے. آیات واحادیث، عربی مقولوں نیز عربی مرکبات کا استعمال بھی جا بہ جا ملتا ہے، جیسے: مفرح و متلالی الوجہ/ ازیز کازیز المرجل/الذنب ینفع العبد. ایسے ہی کتاب کا نام: اصداف الدرر اور ہر ملفوظ کا عنوان: **الصدفۃ من الدرر** بھی عربی میں ہیں.

اصداف الدرر میں مقامی زبانوں کے الفاظ اور اسما کے استعمال میں بھی ان کی اصلی ساخت کو برقرار رکھا گیا ہے، جیسے: کھپرادھاری/ دھکڑ پوش/ مانڈو. اسی طور متن میں کچھ ایسے الفاظ بھی موجود ہیں، جن کی سند فارسی زبان وادب میں نہیں مل پائی، جیسے: ثمرگی/خرابوت. ایسے ہی ''پیش قدم'' کی اصطلاح: پیش رو، راہ بر اور شیخ طریقت کے طور پر برتی کی گئی ہے.

(VIII)

مقدمے کے آخری حصے میں غوث الدہر کی حیات وتعلیمات پر اب تک دست یاب مآخذ کا زمانی اعتبار سے تعارفی وتنقیدی جائزے کا بھی ارادہ تھا. ایسے ہی ان کے نظریۂ تصوف، فکری رجحانات، طویل العمری، سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا (م: ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ/۱۳ اپریل ۱۳۲۵ء) سے ان کی بیعت وخلافت کا معاملہ، خواجہ خضر رومی کی ہند میں آمد کا قضیہ اور اخبار الاخیار و مراۃ الاسرار کی روایات نیز ان کا بنیادی سلسلہ کون سا ہے، ان تمام امور کو زیر بحث لانا چاہتا تھا، مگر طوالت کے سبب قلم یہیں روکتا ہوں:

حسن نواز شاہ

-سہرورد-

نڑالی/گوجرخان

۱۵ رمضان ۱۴۳۸ھ/۱۱ جون ۲۰۱۷ء

(حضرت دادی صاحب کی ستائیس ویں برسی کے موقعے پر)

Marfat.com

حوالہ جات وحواشی

۱. تقی حیدر، مولوی شاہ محمد، نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ موسوم باسم تاریخی اذکار الابرار، لکھنو، شاہی پریس، ۱۳۵۷ھ، دوم، ص ۶۸

۲. حافظ پوری، حکیم ظہیر الدین عباسی، النور، جون پور، جون پور پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۲ء، اول، ص ۲۹

۳. علوی، حکیم نثار احمد، سخنوران کاکوری، کراچی، میخانۂ ادب، ۱۹۷۸ء، ص ۳۱۹

۴. ایضا، ص ۳۲۰

۵. قلندر، مولانا مولوی حافظ شاہ محمد علی حیدر، تذکرۂ حبیبی، لکھنو، حسنی پرنٹنگ پریس، ۱۳۶۰ھ، ۲/ ۸۶۷

۶. علوی، تقی انور، تذکرۂ گلشن کرم، کاکوری، کتب خانہ انوریہ، ۱۹۸۵ء/ ۱۴۰۵ھ، ص ۲۵۴

۷. مجھول، مناقب القلندريه، مشموله، تصفيه، تحقيق ودراسة: ابی البرکات حق النبی السندی الازهری، مراجعة، حسن نواز شاه السهروردی، کاکوری، جنوری-جون ٢٠١٦ء، ج٣: ش١، ص ٥٣٠

۸. تقی حیدر، ص ۲۶-۲۷

۹. مناقب القلندريه، مشموله، تصفيه، جنوری-جون ٢٠١٦ء، ص ٥٣٢

Marfat.com

-اصداف الدرر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

احمده به نستعین و اصلی(۱)علٰی محمد و آلهٖ اجمعین. اما بعد رساله: **اصداف الدرر**، تالیف کرده شد، سنة (۲) اربع وثمانماية.[٥٨٠٤] بدانکه درین کتاب فواید [و] کلماتِ حضرت غوث الدهر و الدین و حیات(۳) [و] کلماتِ شیخ المشایخ تاج العارفین خلیفهٔ غوث مسطور قدس الله ارواحه مذکور است.

۱-**الصدفة من الدرر:** از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام که گفت: درین راه و روش اصل ذکر است. و گفت رضی الله عنه که شیخ المشایخ شیخ حسین دهکڑ پوش رحمة الله علیه که سیزده ماه نشسته بود در عالمِ تحیر، دست برکله نهاده وآرنج (۴) بر زمین نهاده.

۲-**الصدفة من الدرر:** از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام که ......حضرت غوث می فرمود بعد تلقینِ ذکر که ما شما را نان دادیم، روغن از علما طلب کنید که عبارت از علمِ ظاهر است.

۳-**الصدفة من الدرر:** حضرت غوث چهل و دو حج به جا آورده و حجهای اکبر دریافته، و حجِ اکبر آن است که روزِ جمعه عید باشد.

٤-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه

Marfat.com

شنیده ام که گفت که حضرت سید الاولیا خضر رومی معروف به (۵) کهپّرا دهاری در حجره، یک ماه مشغول می بودند. چون موی و ناخن دراز شدی، بیرون می آمدند، صفایی را. وقتی سید الاولیا درِ حجره کشاده بودند، درویشی برای گوسپند که بر(۶) بالای(۷) [الف- ۱۴] قبر سوار شده بود، چوب دستی انداخت، آن چوب بر قبر رسید. حضرت سید الاولیا(۸) بر [اُ]و غضب کردند و گفتند: اهلِ قبر به فریاد آمده است، پس اهلِ قبر را تعظیم باید کرد به فاتحه.

۵-**الصدفة من الدرر:** از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام، فرمود که ما می توانیم که مرید را [در] یک روز به کمال رسانیم، چنان او را در عالمی اندازیم، اگر سلامت بازگشت، صاحبِ کمال گشت و اگر رفت، رفت. اما اهلِ نجات باشد.

۶-**الصدفة من الدرر:** از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام، گفت: چون پیر تخم در دِلِ مرید افگند تا آنکه به ثمرگی رسد، دانی که چه اسباب و چه مدت باید تا درخت شود و به ثمرگی رسد؟

۷-**الصدفة من الدرر:** حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین در آن روز که ایشان را وقت خوش بودی و دست دادی، مفرح و متلالی الوجه می بودندی. و در آن روز که وقت دست ندادی[ب:۱]، مکدر و محزون می بودندی.

Marfat.com

۸- الصدفة من الدرر: شیخ المشایخ تاج العارفین گفت: خرابوت و باعثِ حواس را فرو(۹) می بندد، سالك مدرك می گردد.

۹- الصدفة من الدرر: حضرت غوث رضی الله عنه در محروسه سرور پور [سرهر پور] رسیده بودند؛ آ ن سال که سلطان ابراهیم شاه طاب ثراه درکوه کَنتِیتْ حصار بنا کرده و جنت آباد نام نهاده. چون عزمِ جبلِ مانڈو مصمم کرد، جانبِ شهرِ معظم جونپور آمدند. در خانۂ قاضی ارشد سیزده روز نزول فرموده. عارف سوداگر جانبِ مانڈو می رفت، رخت بندگی غوث بار کنانیده و در قدم حضرت غوث سوی مانڈو سفر کرد.

۱۰-الصدفة من الدرر: روزی شیخ صامت علاء الدین [به] دیدنِ حضرت غوث رضی الله عنه آمد. از "دائرهِ هو" سخن کرد. چون شیخ صامت بازگشت، حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند که درونِ شان همچون دیگ سیاه است.

۱۱-الصدفة من الدرر: حضرت غوث رضی الله عنه گفت: چون مرید در خلوت درآید، تاریکیِ آن روشن یابد، درگور نیز روشنی بیند، و اگر خلوت[الف-۱۵] وی را تاریك نماید، گور نیز تاریك بیند.

۱۲-الصدفة من الدرر: روزی امام همام اسمٰعیل حافظ [و] قاری، نبیسۂ عالم شاطبی، برای پای بوس حضرت غوث رضی الله عنه با شاگردان آمد. شهبازِ قلۂ قافِ قدس بر سجاده نشسته بودند. امام

Marfat.com

در پای مبارك حضرت غوث رضی الله عنه بوسه زده و نشسته. حضرت غوث رضی الله عنه فرموده: یگان عشره بخوانید. میانِ شاگردان یکی عشره آغاز کرد. حضرت غوث رضی الله عنه را حال طاری شد ازیز کازیز المرجل درکار شد و نعرهِ (۱۰) هویت بی اختیار بر آمد، و عرق بر جبینِ مبارك حضرت غوث رضی الله عنه روی بنمود؛ چنانکه وقتِ نزولِ جبرئیل علیه السلام، جبینِ مبارك حضرت رسولﷺ در عرق آمدی. نزدیكِ عارفان جذبه و جبرئیل یکی است. هر یك شاگرد، یگان یگان عشره می خواند و حضرت غوث در رقّت بودند. به تموجِ روحانیت یمیناً و شمالاً متمایل بی اختیار بودندی و خوی روان بودی. چنانکه خادم به رویمال خوی حضرت غوث رضی الله عنه ترکردی، در سینهٔ خود اند اختی، حالتهای عجیب و غریب [ب:۲] پدید آمده بود. چون حضرت غوث رضی الله عنه در عالمِ صحو آمدند و چشم کشادند، امام التماس(۱۱) کرد که پسرِ من ضعیف شده است، بر میوه می رود. حضرت غوث رضی الله عنه بر حکم: "الذی انزل الداء انزل الدواء" فرموده: یك سیر روغنِ ستور و یك مرغِ سپید و نانِ مائده، مرغ درون روغن پخته با نانِ مذکور چند روز بخورد، شفا یابد.

۱۳- **الصدفة من الدرر:** ضرب و شتمِ مرید را در کارخانهٔ پیرانِ قلندر آمده است. شیخ المشایخ رحمة الله علیه گفت: چون سیدِ اولیا [سید خضر رومی] را از کسی تشویش می شد، از حجره

Marfat.com

بیرون می آمدند و ضرب و شتم می کردند. حضرت غوث رضی الله عنه، شیخ المشایخ را ضرب و شتم می کردند، چون در آداب تقصیر رفتی. روزی به ملاقاتِ حضرت غوث رضی الله عنه ملکی آمد، حضرت غوث برگ می خوردند. [در] حضورِ او شیخ المشایخ را برگ از دهن مبارکِ خویش دادند. شیخ المشایخ به کمرِ خدمت پیش ایستاده بودند، شیخ فی الحال دست فراز نکردند، درنگ [الف-۱۶] کرده شدند و گفتند: برگ به مصنوع آن باید خورد که به مجردِ خوردن دیوانه شود. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: دیوانه هم خواهید شد، باری بخورید. شیخ برگِ مذکور خورده، چون [به] مقطع بازگشت، حضرت غوث رضی الله عنه شیخ را بدین بی ادبی ضرب و شتم کردند. شیخ المشایخ رحمة الله [علیه] در تقصیرِ بعضی آداب، این ضعیف را ضرب و شتم کردندی.

[**۱۴-الصدفة من الدرر**]: شیخ المشایخ گفت که من شرمندهٔ پیرِ دستگیرم. روزی در مسجدِ ملتان سرما سخت بود. حضرت غوث رضی الله عنه سینه پوشِ شیخ پوشیده بود. مردی درویش آمد، مسجد سرد بود، فرمودند: ای درویش! بالای این پوستگینه بنشین، زمین سرد است. آن درویش نشست و من از بیرون تازه کاری کرده آمدم، دیدم، گفتم از سرِخشم: مخدوم بادشاه اند، می توانند داد. سینه پوش از حضرت غوث رضی الله عنه طلب

Marfat.com

کردم. حضرت سینه پوش کشیده دادند، هیچ مشوش نگشته.
مولانا روم فرماید:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا
کابروی او گره نشد، گرچه بدید صد خطا

۱۵–الصدفة من الدرر: شیخ المشایخ گفت: "النهایة الرجوع الی البدایة " و بدایت یافتنِ خود است و خود خدا است. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود که بادشاه در جاه افتاده است؛ وقتی برون آید، چون او راز یابد. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: مقصود از سلوك یافتنِ خود است.

۱۶–الصدفة من الدرر: وقتی این ضعیف را [ب:۳] شیخ المشایخ رحمة الله علیه برسبیلِ منافرت مسکینی فرموده؛ و تنافر(۱۲) از قواعدِ اهل الله است."اذا اصطلحوا هلکوا" باید که چون درویشی ذمیمه بیند، باز دارد: کما قال النبیﷺ: "اخوك من حذرك من الذنوب". وقتی از این ضعیف جرمی صادر شد، مسکینی واجب شد. پس از مسکینی این فقیر را با درویشی ملاقات شد که در شهر آن روز نام و بانگ گرفته بود. او پرسید که شما شیخ تاج الدین را غیرِ پیر می دانید یا عینِ پیر؟ این ضعیف جواب داد که شما صفتِ خدا را عینِ خدای می دانید یا غیرِ خدای؟ آن درویش گفت: خدای را صفتها بسیار است. این ضعیف گفت: کُدام کُدام؟ او گفت: یکی لطف، دوم قهر. این

Marfat.com

ضعیف گفت: این دو صفت یك چیز اند یا دو چیز؟ [الف-۱۷] او گفت: دو چیز. این ضعیف گفت: مسلمان شوید، کلمه بگویید. آن مرد کلمۀ طیبه گفت.

۱۷-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ تاج العارفین مروی است که گفت: "الذنب ینفع العبد" و بزرگی گفت: "اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب". شیخ المشایخ گفت: روا باشد که سالك را مقامِ شفاف پدید آید که هیچ کثافت را جای نباشد؛ از غایتِ خوف(۱۳) هلاك باشد و از راهِ مافوق باز ماند، خام رود، احتمالِ عود باشد. بزرگی را پرسیدند: "ما تشتهی"؟، گفت: "اشتهی عدما لا عود له"، اگر در این چنین مقام گناه کند تا کثافت بنشیند و قالب به کثافتِ گناه در عالمِ ناسوت قوت گیرد: "الذنب ینفع العبد"، در این وقت چرا نباشد! از شیخ المشایخ شنیده ام گفت: اگر مریدی و یا طالبی، با پیر و یا با پیش قدم، به ذمایم، که شان درآورند، اقرار کند و به گناه مقر شود، آنگاه (۱۴) آمرزیده شود. طالب که چون پیشِ پیر و یا پیشِ پیش قدم گناه [را] اقرار کند و پیر و پیش قدم مسکینی کناد، قال الله تعالیٰ:"و اغلظ علیهم". چون مرید خواهد که مسکینی کند، پیشِ پیر رود و این آیة بخواند: "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین".

۱۸-**الصدفة من الدرر:** انبیا و اولیا رضوان الله علیهم اجمعین،

Marfat.com

عورتی را ببینند، به نظرِ شهوت من الواردات، آن عورت شان را حلال گردد و شوهر را حرام شود:

آنچه پسندِ شماست بر همه عالم حرام

چنانچه قصهٔ زید [ب:٤] مشهور است. این سخن در ظاهرِ شرع من خصایص النبی ست......، اما نزدیكِ اهلِ طریقت، اولیا را هم این مقام باشد و انبیا و اولیا را شهوتِ انسانی نیست. شان را از واردات من الله است. مولانا جلال[الدین] رومی[می] فرماید، بیت:

وای شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

بزرگی می گوید: ما را به سوی جماع همچنان حاجت است، چنانکه به سوی طعام. بزرگی را پرسیدند: چرا نکاح نکنی؟، گفت: ما بلغت، اما خلق نکاح بی بلاغت می کنند و بلاغت کمال رسیدن را گویند. از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است، چون غسل کرده بیرون می آمدند، ساعتی چون چشم می بستند، واردات شدی، برای جماع درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند، چون باز چشم می بستند، باز حاجت شدی و می گفتند: چون سالك را روحانیت می تابد، چندان منی افزاید که جز ریختن قرار نشود.

۱۹-**الصدفة من الدرر:** از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام:

Marfat.com

[الف-۱۸] سالك در مقامی می رسد که "یاخذ ولا یوخذ"یعنی چون جماع کند زهرهٔ (۱۵) عورت بر گردد، و زهرهٔ خود ندهد. و سالك را مقامی پدید آید که از منی او فرزند نشود که منی از تجلیات محترق می گردد. از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: سالك را مقامی پدید می آید که تر هم در اندام گردد و خشك هم در اندام گردد، باز ماند، آن سالك را انزال نباشد، فرزند از وی نیاید.

۲۰-الصدفة من الدر: تاج العارفین رحمة الله علیه گفت که محادثه کلامی راگویند که خدای(۱۶) تعالٰی در روز با بنده سخن کند، و مسامره آنکه حق در شب سخن با بنده کند. و حضرت غوث رضی الله عنه گفت: چون ما کلام با خدای می کنیم از غایتِ صعوبتِ آن مقام ایستادگی دیر نمی باشد، مقداری که استماعِ کلام میسر می شود که بشریت آنجا در گداز می آید.

۲۱-الصدفة من الدرر: از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: تجلی متکرر نیست. هم درین معنی گفته اند:

ما بوقلمونِ روزگارِ خویشیم

[**۲۲-الصدفة من الدرر]:** شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه[ب:۵]کتابی تصنیف کرده است، آن را "امواج البحور" نام کرده، کلماتِ مشایخِ طبقاتِ کل جمع کرده. آن کتاب در تکیه حضرت غوث است در مانڈو، "شیخ زاده چایلده" نسخه کرده

Marfat.com

شده.

۲۳-الصدفة من الدرر: از حضرت غوث شنیده ام گفت: چندان جواهر [بر] ما عرضه می شود و ما به گوشهٔ چشم هم نمی نگریم. و گفت رضی الله عنه: اگر کسی را در ریاضت مَلَكِ مختلف در نظر آید، اعتبار را نشاید و بدان مغرور نگردد. و [حضرت غوث] رضی الله عنه گفت: "سرِ معکوس" مفیدِ قالب است، بدین تعلق [حضرت غوث] رضی الله عنه گفت: چون آدمی می رود، جای نمی آید و نمی [رود]، این سخن غایت دقیق است.

[**۲۴-الصدفة من الدرر**]: و [حضرت غوث] گفت که ابلیس موجود نیست، ابلیسِ وی هم در وی ست. از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: نورِ ابلیس صورت می بندد، صورتِ قمر، و نورِ احمد صورت می بندد، صورتِ شمس. قال الحسن البصری: "ان نور ابلیس من نار الفرة لو اظهر نوره للخلق لعبدوه بالالوهیة".

[**۲۵-الصدفة من الدرر**]: از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام گفت: روزی نفسِ خواجه ابو یزید بسطامی قدس الله سره العزیز در ظهور آمد، به صورتِ روباه. خواجه رحمة الله [الف-۱۹] علیه به لگد و مشت می زدند. هرچند که می زدند، فربه تر می شد. فرمان رسید که آفرینشِ این نفس از عجایبِ قدرتِ ماست، خلقتِ او واژگونه است، هر چند که بزنی و ریاضت کنی فربه

Marfat.com

تر گردد؛ چون گرسنه کنی، قوی گردد و چون سیر کنی، ضعیف گردد.

[۲٦-**الصدفة من الدرر]**: واز شیخ المشایخ شنیده ام گفت: در این راه همه لطف است و بخشایش. ریاضت نیست. و گفت رحمة الله علیه: سالك هرچند که قوی الهیکل است، سلوكِ او بسیار بود. و گفت رحمة الله علیه: نفسِ مصطفیﷺ ایمان آورد و نفسِ هیچ کسی مسلمان نشده است، اما خوی سگی ندارد. سگِ اصحابِ کهف ونفسِ پاکان خوی سگی ندارد.

[۲۷-**الصدفة من الدرر]**: از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: انبیای سابق قدمهای بزرگ داشتند. از ذکر ایشان را فتح شدی. چون نوح علیه السلام ذکر کردی آوازِ ذکرِ او همه [شنیدندی و] هیچ گوشی نبود که آوازِ او نمی شنید.

۲۸-الصدفة من الدرر: از شیخ المشایخ شنیده ام که گفت: کوائفِ [ب:٦] نفس مرشدِ کامل در یابد. چه روا باشد که نفس چیزی، کاری خیر فرماید و در ضمنِ آن شری باشد پوشیده. پیرِ کامل باید که مرید را از دامِ نفس بیرون آرد. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: اول در مرید ریا درآید، بعده' کثافتِ نفس افشانده بیرون آید.

۲۹-الصدفة من الدرر: از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت: سالك چون سیر در قالب و نفس و دل و روح می کند، به

Marfat.com

ریاضت حاجت است: "اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات."
چون در تصرفِ غیر افتاد، بی واسطه در مقامِ "اذکرکم" رسید. از "اذکرونی" گذشت، او را ریاضت حاجت نیست. به حسبِ مقام طعام باید خورد.

۳۰-**الصدفة من الدرر:** "العشق براق عرشی یحصل به السیر فی الذات و الصفات"، "سیر الٰی الله" سیر در صفات است و "سیر فی الله" سیر در ذات است. حضرت غوث رضی الله عنه فرمود: ایمان آن است که مولانا حسین در تصنیفِ خویش آورده است: "الایمان استیراء نار الهویة فی القلب".

۳۱-**الصدفة من الدرر:** وقتی سخن درین بود که حضرت شیخ المشایخ سید السادات سید عبدالقادر گیلانی قدس الله روحه فرمود که "هاتی قدمی علی راس کل اولیاء الله". مراد ازین اولیای عصرِ شان است یا مراد اولیای [بعد عصر شان هم]. حضرت شیخ المشایخ خواب دید که حضرت شیخ، تاج العارفین پوشیده اند از بهشت، [الف-۲۰] و حضرت سید السادات سید عبدالقادر گیلانی بالای سرِ شان هستند، پاهای مبارکِ شان در هوا. و سید السادات سید محمد مرتضیٰ رحمة الله علیه به (۱۷) خواب دیدند که حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی و سید نجم الحق والدین یکجا زانو به زانو نشسته اند، در حرمِ خانۀ سید السادات سید عبد القادر گیلانی قدس الله سرهما العزیز. این

Marfat.com

ضعیف در کتابی نبشته دیده که غوث رضی الله عنه فرمود که خروسِ هر کسی بانگ زند (۱۸) و فرود رود، و (۱۹) خروسِ سید عبدالقادر گیلانی [قدس الله سره العزیز] تا قیامت همچنان بانگ کند. مراد از این غوث، آن غوث اند که آورده اند. بزرگی بود که او را غوث می گفتند، از مصلّی ناپدید شدی. بعدهٗ آهسته آهسته در وجود آمدی. این حکایت پیشِ سید السادات سید عبد القادر گیلانی و[ب:۷] ابن السقا بغدادی و یك مردی دیگر بود، کسی گفت: ایشان هر سه نیت کرده پیشِ آن غوث رفتند. سید عبد القادر گیلانی نیت کردند که من هیچ مقصود ندارم جز آنکه منظورِ غوث گردم. ابن سقا نیت کرد من در توحید سؤال کنم، اگر آن جواب گوید، معتقد شوم. و دیگر مرد (۲۰) گفت: اگر ما را خوشهٔ خرما دهد، من معتقد شوم. چون پیشِ غوث رفتند، در حقِ سید عبدالقادر گیلانی فرمودکه این مرد هیچ مطلوب ندارد جز آنکه منظور گردد. روزی باشد که بر منبر (۲۱) برآید و گوید: "هاتی قدمی علیٰ کل اولیاء الله"، اگر در آن وقت من باشم، سر فرود کنم. سوی ابن السقا بغدادی دید و گفت: این مرد را می بینم که به علتِ کفر دل پراگنده است. سوی مردِ سیوم نظر کرد و گفت: این متاع الدنیا نیت کرده است و مطلوب دارد. این را در دنیا تا نرمهٔ گوش غرق می بینم. سید السادات سید عبدالقادر گیلانی عظمتِ شان مشهور است و ابن السقا بغدادی صد [و]

Marfat.com

بیست کتاب در توحید نبشته بود. عاشقِ ترسا بچه شد.صد [و] بیست کتاب در ثالث ثلاثه نبشت، کافر گشت و آن مردِ دیگر وزیر گشت.

۳۲-الصدفة من الدرر: حضرت شیخ المشایخ تاج العارفین رحمة الله علیه، مصطفیٰ ﷺ را در خواب دید، بالای بامی. و حضرت شیخ طرف نردبان آهسته آهسته (۲۲) بالای بام سوار می شدند. مصطفیٰ ﷺ فرمود به شفقت: " تعال یا مسکین ".[الف-۲۱، ب:۸]

Marfat.com

حواشی

١. ب: نصلی

٢. الف: منه

٣. ب: ندارد

٤. الف: ازنج،ب: زنخ

٥. ب: ندارد

٦. الف: ندارد

٧. ب: ندارد

٨. الف: اولیا

٩. الف: فرود

١٠. ب: نعنعه

١١. ب: عرض

١٢. ہر دونسخوں میں ''مناقرت'' اور ''تناقر'' نقل ہوا ہے، جو سیاق وسباق کی روشنی میں درست معلوم نہیں ہوتا. صوفیہ کی کتب میں ''تنافر'' کی اصطلاح ملتی ہے، جیسا کہ **عوارف المعارف** میں آیا ہے: ''ہمارے شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے.'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں. اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ ونگہداشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور

Marfat.com

طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماض کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں. اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آجائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔'' (**عوارف المعارف**، اردو، ص ۲۵۵)

١٣. ب: غایت تجلیاتِ خوف

١٤. ب: ندارد

١٥. الف: زبذه

١٦. ب: خداوند

١٧. الف: ندارد

١٨. الف: کند

١٩. الف: ندارد

٢٠. ب: مردِ سوم

٢١. ب: ممبر

٢٢. الف: ندارد

Marfat.com

ضمیمہ-الف

شجرۂ طریقت

(مرتب و مدون: اول)

خواجہ صوفی محمد نواز شاہ مدظلہٗ العالی

خواجہ صوفی محمد نقیب اللہ شاہ

سلطان الاولیا خواجہ محمد حسن شاہ

شیخ الاولیا شاہ محمد عنایت حسن خاں

شاہ محمد نبی رضا خاں ملقب بہ اسد جہاں گیری و معروف بہ دادا میاں

فخر العارفین شاہ محمد عبدالحیٔ جہاں گیری

شیخ العارفین شاہ مخلص الرحمان ملقب بہ جہاں گیر شاہ

شاہ امداد علی بھاگل پوری

شاہ محمد مہدی حسن فاروقی

حکیم مظہر حسین شاہ بہاری

حکیم فرحت اللہ شاہ مخاطب بہ حسن دوست

مخدوم حسن علی شاہ

مخدوم شاہ محمد منعم

میر سید خلیل الدین

Marfat.com

میر سید دیوان جعفر محمد القطبی

میر سید اہل اللہ بہاری

میر سید نظام الدین بہاری

میر سید تقی الدین بہاری

میر سید نصیر الدین بہاری

میر سید محمود بہاری

میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں

شاہ قطب الدین قلندر بینادل سرانداز غوثی

میر سید نجم الدین غوث الدہر قلندر

میر سید نظام الدین

شیخ الاسلام میر سید نور الدین مبارک غزنوی معروف بہ میر دہلی

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی

Marfat.com

ضمیمہ-ب

شجرۂ طریقت
(مرتب و مدونِ: دوم)

شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر

شاہ تقی حیدر قلندر

شاہ حبیب حیدر قلندر

شاہ علی انور قلندر

شاہ علی اکبر قلندر

شاہ حیدر علی قلندر

شاہ تراب علی قلندر

شاہ محمد کاظم قلندر

شاہ باسط علی قلندر

شاہ الہدیا قلندر

شاہ فتح قلندر

شاہ مجا قلندر

شاہ عبد القدوس قلندر

شاہ عبد السلام قلندر

Marfat.com

شاہ محمد قطب قلندر

شاہ قطب الدین قلندر بینا دل سر انداز غوثی

میر سید نجم الدین غوث الدہر قلندر

میر سید نظام الدین

شیخ الاسلام میر سید نور الدین مبارک غزنوی معروف بہ میر دہلی

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی

Marfat.com

-تعلیقات

ا-آیات

-ما تشتهی، گفت: اشتهی عدما لا عود له

=نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ.(فصلت:٣١)

- قال الله تعالىٰ: و اغلظ علیهم

=يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ.(التوبة:٧٣)

-والکاظمین ...... یحب المحسنین

=الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.(آل عمران:١٣٤)

-چنان چه قصه زید رضی الله عنه......

=وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا.(الاحزاب:٣٧)

-گفت: ما بلغت، اما خلق نکاح

=وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ (النساء:٦)

-مقامِ اذکرکم رسید ......

=فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ.(البقرة:١٥٢)

Marfat.com

۲-احادیث واقوال

-وقتِ نزولِ جبرئیل ......درعرق آمدی.

=حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ، ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.(**المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ**،رقم:۲۳۳۳)

- عيد المومنين

=حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ :قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ :لَوْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.(**الجامع الكبير = سنن الترمذى**، رقم:۳۰٤٤)

-الذى أُنزل الداء أُنزل الدواء

=أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَجُلًا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عَلَيه وَسَلم أَصَابَهُ جُرْحٌ فَاحْتَقَنَ الْجُرْحُ الدَّمَ، وَأَنَّ الرَّجُلَ دَعَا رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَنَظَرَا إِلَيْهِ، فَزَعَمَ زيد أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عَليه وَسَلم، قَالَ لَهُمَا :أَيُّكُمَا أَطَبُّ؟ فَقَالَا :أَفِي الطِّبِّ خَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَزَعَمَ زَيْدٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلى الله عَليه وَسَلم قَالَ :أَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ.

(**موطأ الإمام مالك**، رقم:۱۹۸۳)

Marfat.com

۲- أَخْبَرَنِی أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّاجِرُ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الَّذِی أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الشِّفَاءَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

(**المستدرك على الصحيحين**، رقم: ۳۳۷٤)

- النهاية الرجوع الى البدايته

=مَا ذَكَرَهُ السَّادَاتُ الصُّوفِيَّةُ أَرْبَابُ الْهِدَايَةِ :أَنَّ النِّهَايَةَ هِیَ الرُّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ الكتاب.(**مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**، ۲۸/۱)

-اذا اصطلحوا هلكوا

= وَسَمِعْتُ محمداً يَقُولُ: سمعت رويم بن احمد، يقول: لا يزال الصوفيه بخيرما تنافروا فان اصطلحوا هلكوا.(**طبقات الصوفية**،السلمی،ص۱٤۸: **عوارف المعارف**، ۱۲۷/۱)

-اخوك من حذرك من الذنوب

=قَالَ وَسَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ:أَخُوكَ مَنْ عَرَّفَكَ الْعُيُوب. وَصَدِيقُكَ مَنْ حَذَّرَكَ الذُّنُوبَ.(**الفوائد والأخبار والحكايات عن الشافعی وحاتم الأصم و معروف الكرخی وغيرهم**، رقم: ۵)

-اذاحب الله عبدا لا يضره ذنب

=التائب من الذّنب كمن لَا ذَنْب لَهُ وَإِذا أحب الله عبدا لم يضرّهُ ذَنْب.

(**الفردوس بمأثور الخطاب**، رقم: ۲٤۳۲)

-قال الحسن البصری ان نور ابليس...... بالالوهية

-اقتلو......المجاهدات

=ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا، یہ قول کس کا ہے یا کس سے منسوب ہے، البتہ الرسالة المكية (شیخ قطب الدین دمشقی) کی شرح: مجمع السلوك والفوايد میں یہ قول اس طرح نقل ہوا ہے:"اقتلوا النفوس بسيوف المجاهدة."(**مجمع السلوك**، خطی،

Marfat.com

ص ١٩٦) ایسے ہی ایک جدید کتاب: **مدارج السلوک** میں بھی یہ قول بغیر کسی حوالے کے اس طور نقل کیا گیا ہے: ''اقتلوا نفوسکم بسیوف المجاھدات و المخالفات.''

(**مدارج السلوک**، ص ۲۷)

Marfat.com

۳-ملفوظات وارشادات

الصدفة من الدرر-۱

-درین راہ...... ذکر است.

=اصداف الدرر کے حوالے سے یہ قول نفحات العنبریه من انفاس القلندریه میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت غوث کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس راہ میں اصل چیز ذکر ہے۔''

(نفحات العنبریه، ص ۶۱)

الصدفة من الدرر-۲

-ما شما را...... ظاهر است.

=اصداف الدرر کے حوالے سے یہ قول نفحات العنبریه میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت تاج العارفین سے سنا ہے کہ حضرت غوث الدہر تلقینِ ذکر کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تم کو روٹی دی، گھی علما سے حاصل کرو، گھی سے مراد علم ظاہر ہے۔'' (ص ۶۱)

الصدفة من الدرر-۳

-چهل و دو حج بجا آورده......

=''فصولِ مسعودیہ میں ہے کہ حضرت حسین بن معز بن شمس البلخی قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک حاجی بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت غوث کو مکہ معظّمہ میں ایک پتھر پر بیٹھے دیکھا۔ ان کے سینہ [سینے] سے دیگ کھولنے کی آواز آ رہی تھی اور مکہ والے ان کے گرد قدم بوسی کو جمع تھے۔ اصول المقصود میں ہے کہ حضرت غوث پچاس سال مکہ معظّمہ میں رہے اور بیری کی پتیوں سے افطار کیا۔ چالیس سال حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں حاجیوں کو پانی پلایا کیے۔ بیالیس حج کیے اور کئی حجِ اکبر پائے اور تیس سال ایک پتھر پر بیٹھے رہے۔ آوازِ ''ھو'' بے اختیار آپ کے سینہ [سینے] سے نکلتی تھی۔''

Marfat.com

(نفحات العنبریہ، ص۵۱-۵۲: **فصول مسعودیہ**، ص۲۱-۲۲: **اصول المقصود**، ص۶۴)

-کھپّرادھاری

= **کھپّر**: کاسۂ سر، جوگیوں کا مٹی کا برتن. (**ہندی اردو لغت**، ص۳۷۲) - **دھاری**: رکھنے والا جیسے چھتر دھاری یعنی چھتری رکھنے والا. (**ہندی اردو لغت**، ص۲۵۹)

''آپ کو کھپرادھاری اس لیے کہتے تھے کہ آپ نے ایک کھپر محتاج و مساکین کے لیے رکھوا دیا تھا، جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی، اسی کھپرے سے لے لیتا تھا. [ایک] عرصہ [عرصے] تک یہی [معمول] رہا، پھر آپ نے خود ہی اسے توڑ کر زمین میں دفن کر دیا''.

(نفحات العنبریہ، ص۳۰)

اصداف الدرر کے حوالے سے یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''میں نے حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین سے سنا ہے کہ حضرت سید الاولیا خضر رومی کھپرادھاری ایک ماہ تک حجرہ [حجرے] میں مشغول رہتے تھے. جب بال اور ناخن بڑھ جاتے تو باہر نکلتے. ایک بار حجرہ [حجرے] کا دروازہ کھلا تھا، ایک قبر پر ایک بکری بیٹھ گئی. ایک فقیر نے اسے لکڑی پھینک کر ماری، لکڑی قبر پر لگی. حضرت سید الاولیا اس پر ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ صاحبِ قبر فریاد کر رہا ہے، پس اہلِ قبر کی بہ ذریعہ فاتحہ تعظیم کرنا چاہیے''.

(ص۳۳-۳۴)

الصدفۃ من الدرر-۵

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث فرماتے تھے کہ ہم مرید کو ایک روز میں درجۂ کمال پر پہنچا سکتے ہیں. اگر سلامت واپس آیا تو صاحبِ کمال ہو گیا اور اگر گیا تو گیا، مگر بہ ہر صورت اہلِ نجات سے رہے گا''. (ص۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۷

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے:

''جس روز حضرت تاج العارفین خوش وقت ہوتے اور حال میسر ہوتا، اس روز آپ بشاش ہوتے اور آپ کا چہرہ روشن ہوتا. اور جس روز حال میسر نہ ہوتا اس روز مکدر و ملول رہتے''.

(ص۷۰)

Marfat.com

الصدفۃ من الدرر-۸

-خرابوت

=''**خرابوت**'' کا لفظ **مناقب القلندریہ** میں دو مقامات پر آیا ہے:

۱-:" قال تاج العارفین قدس اللہ روحہ: و من کرامتہ انہ امطر علیہ الجواہر فدعاہ فتلاشی و فبقی جوھرۃ فی منطقتہ، فجاء بابا فخر الدین الیٰ شیخہ میران نتھر، فقال الشیخ: اذھب انت فان رائحۃ الدنیا جاء منک و عقد انفہ، فقال الشیخ بابا فخر الدین گنج اسرار: لیس شیء عندی سوی ھذہ المنطفۃ و القاھا عند شیخہ فوقع الجوھرۃ عنھا، فامر الشیخ میران نتھر باتیانھا و القائھا فی **الخرابوت** الصغیر ثم شربھا قدحاً قدحاً مع الاصحاب." (**مناقب القلندریہ**، مشمولہ، **تصفیہ**، جنوری- جون ۲۰۱۶ء، ج۳: ش ۱، ص ۵۳۰)

۲-:" قال تاج العارفین: انا اشرب الشراب حتیٰ اصیر شراباً مطلقاً، رحمۃ اللہ بالسطوات یھیج الشھوٰات و **بالخرابوت و الباعث** یھیج السطوات فیحترق الشھوات و الخطرات حتیٰ لا یری فی المنام شیء للاحتراق الخطرات الخطرات بالسطوات فی بعض الاوقات." (**مناقب القلندریہ**، مشمولہ، **تصفیہ**، ص ۵۳۲)

صاحبِ **نفحات العنبریہ** نے اقتباسِ اول کا ترجمہ کرتے ہوئے **خرابوت** کا ترجمہ: کھرل (ہاون) کیا ہے۔ (ص ۲۶-۲۷)

الصدفۃ من الدرر-۱۰

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''ایک روز شیخ صامت علاء الدین حضرت غوث سے ملے اور دائرہ ھو کے متعلق باتیں کیں۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت غوث نے فرمایا کہ ان کا باطن دیگ کی طرح سیاہ ہے۔'' (ص ۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۱

= بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث نے فرمایا کہ مرید جب خلوت میں آئے اور اس کی تاریکی کو روشنی دیکھے تو وہ قبر میں روشنی دیکھے

Marfat.com

گا.اوراگر خلوت اسے اندھیری نظر آئے تو قبر بھی اندھیری نظر آئے گی۔"(ص ۶۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۲

-نزدیکِ عارفان جذبه و جبرئیل یکی است.

=مناقب القلندریہ کے مطابق یہ ارشاد تاج العارفین کا ہے. مناقب القلندریہ میں ہے:

"وقال الشيخ تاج العارفين: الجذبة و الجبرئيل واحد. عندالمحققين فى الطريقة يسمى جذبة و فى الشريعة يسمى و هو جبرئيل عليه السلام."

(مناقب القلندريه، مشموله، تصفيه، ص ۵۲۵)

علامہ عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم (م: ۱۳رجب ۱۲۲۵ھ/۱۳ اگست ۱۸۱۰ء)، مثنوی معنوی کی شرح میں اسی حوالے سے رقم طراز ہیں: "پس جبرئيل كه مشهود رسل عليهم السلام ست و وحى از جانب حق سبحانه مى رساند آن حقيقت جبرئيليه ست كه قوتى از قواى رسل بود، متصور شده در عالم مثال به صورتى كه مكنون بود در رسل عليهم السلام مشهود مى شود، و مرسل مى گردد و پيغام حق مى رساند. پس رسل مستفيض از خود اند، نه از ديگرى. پس هر چه كه رسل عليهم السلام مشاهده مى كنند، مخزون در خزانۀ جنابِ ايشان بود و همچنين عزرائيل عليه السلام كه به وقت موت مشهود مى شوند، ميت را آن همون حقيقت عزرائيليه است كه قوتى از قواى ميت است كه متصور شده به صورتى در عالم برزخ مشهود مى شود ميت را، و اين صورت هم مكنون بود در ميت و به اين مشير است. قول الله تعالىٰ: قل يتوفاكم ملك الموت الذى وكل بكم: بگو اى محمد ﷺ! وفات مى دهد شما را آن ملك الموت كه سپرده كرده شده است به شما. يعنى در شما است قوتى از قواى شما شده. و در قبر كه منكر و نكير مشهود خواهند شد از همين قبيل است."(مثنوى مولوى روم- مع- شرح حضرت بحر العلوم، ۳/ ۳۵)

مزید دیکھیے:

Marfat.com

تشبیہات رومی، ص ۳۲۷-۳۲۹

سوانح مولانا روم، ص ۱۲۵-۱۳۴

- أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ

=ایک حدیث میں بھی بعینہ یہی جملہ ملتا ہے:

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّى وَ لِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

(الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية، رقم: ٣٢٣)

الصدفۃ من الدرر-۱۳

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''پیرانِ قلندریہ کے یہاں مرید کو پیٹنے اور جھڑکنے کا بھی دستور ہے. شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ حضرت سید الاولیا خضر رومی قلندر کو جب کسی سے الجھن ہوتی تو حجرہ سے برآمد ہو کر پیٹتے اور جھڑکتے تھے. جب شیخ المشائخ سے آداب میں قصور ہوتا تو حضرت غوث ان کو پیٹتے اور جھڑکتے تھے. ایک دن حضرت غوث کی ملاقات کو ایک بادشاہ آیا. حضرت غوث پان کھا رہے تھے، اس کے سامنے اپنے منہ سے پان نکال کر دیا. شیخ المشائخ حاضر تھے مگر جلد ہاتھ نہ بڑھایا دیر کی اور کہا کہ پان ایسا کھانا چاہیے کہ کھاتے ہی دیوانہ ہو جائے. حضرت غوث نے فرمایا: دیوانے بھی ہو جاؤ گے، کھاؤ تو شیخ نے پان لے کر کھا لیا. جب بادشاہ چلا گیا تو حضرت غوث نے اس بے ادبی پر حضرت شیخ کو پیٹا اور جھڑکا. شیخ المشائخ نے بعض آداب میں قصور پر اس فقیر کو بھی پیٹا.'' (ص ۷۰-۷۱)

[الصدفۃ من الدرر-۱۴]

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ میں پیر دستگیر سے شرمندہ ہوں کہ ایک روز ملتان کی مسجد میں سردی بہت تھی. حضرت غوث میرا سینہ پوش اوڑھے ہوئے تھے. ایک فقیر آیا، آپ نے فرمایا کہ اے فقیر! اس پوستین پر بیٹھ جا، زمین بہت سرد ہے. وہ بیٹھ گیا. میں باہر سے کوئی کام کیے ہوئے

Marfat.com

تازہ وارد ہوا تو دیکھ کر مجھے غصہ آ گیا. میں نے کہا: مخدوم بادشاہ ہیں دے سکتے ہیں. پھر حضرت سے اپنا سینہ پوش طلب کیا. حضرت نے اتار کر مرحمت فرمایا اور کچھ برا نہ مانا:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا
کابرو او گره نشد گرچه بدید صد خطا

(ص ۷۱)

الصدفۃ من الدرر-۱۵

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** اس صدف کا کچھ حصہ، **نفحات العنبریہ** میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ نے فرمایا: ''النهاية هي الرجوع الىٰ البداية میں بدایت سے مراد اپنا پانا ہے. نیز حضرت غوث نے فرمایا کہ سلوک سے مراد اپنی یافت ہے.'' (ص ۷۱،۶۱)

-بدایت یافتن خود است و خود خدا است

=شاہ بدیع الدین مدار نے مخدوم شاہ تقی الدین سہروردی سے دریافت کیا: "طرق سهرورديه چيست؟ فرمودند: فراموشیٔ خود. باز حضرت شاه مدار پرسيدند که خود چه چیز است و خدا چه چیز است؟ مخدوم صاحب فرمودند که خود موهوم و خدا موجود." (**منبع الانساب**، خطی، ۱۸۶الف-۸۶ ب)-'' سلسلہ سہروردیہ کی پہچان کیا ہے؟ شاہ تقی الدین نے فرمایا: اپنے آپ کو بھول جانا. شاہ مدار نے دوبارہ استفسار کیا: خود کیا ہے اور خدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خود موہوم ہے اور خدا موجود.'' (**منبع الانساب**، اردو، ص ۳۲۹)

-مقصود از سلوك يافتن خود است

=صوفیہ کی کتب میں ''یافتن خود'' کے تناظر میں ایک قول: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ (جس نے خود کو جانا اس نے اپنے رب کو جان لیا) نقل کیا جاتا ہے. امام جلال الدین عبدالرحمان ابی بکر بن محمد سیوطی (یکم رجب ۸۴۹-۱۹ جمادی الاول ۹۱۱ھ/۱۳ اکتوبر ۱۴۴۵-۱۸ اکتوبر ۱۵۰۵ء) نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے. وہ رقم طراز ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى .وَبَعْدُ فَقَدْ كَثُرَ السُّؤَالُ عَنْ

Marfat.com

مَعْنَی الْحَدِیثِ الَّذِی اشْتُهِرَ عَلَی الْأَلْسِنَةِ :مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ وَرُبَّمَا فُهِمَ مِنْهُ مَعْنًی لَا صِحَّةَ لَهُ، وَرُبَّمَا نُسِبَ إِلَی قَوْمٍ أَکَابِرَ، فَرَقَّمْتُ فِی هٰذِهِ الْکُرَّاسَةِ مَا یُبَیِّنُ الْحَالَ وَیُزِیلُ الْإِشْکَالَ، وَفِیهِ مَقَالَاتٌ: الْمَقَالُ الْأَوَّلُ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِیثَ لَیْسَ بِصَحِیحٍ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْهُ النووی فِی فَتَاوِیهِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَیْسَ بِثَابِتٍ، وَقَالَ ابن تیمیة: مَوْضُوعٌ، وَقَالَ الزرکشی فِی الْأَحَادِیثِ الْمُشْتَهِرَةِ: ذَکَرَ ابن السمعانی: إِنَّهُ مِنْ کَلَامِ یَحْیَی بْنِ مُعَاذٍ الرَّازِیِّ. الْمَقَالُ الثَّانِی فِی مَعْنَاه: قَالَ النووی فِی فَتَاوِیه: مَعْنَاهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالضَّعْفِ وَالِافْتِقَارِ إِلَی اللّٰهِ وَالْعُبُودِیَّةِ لَهُ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْقُوَّةِ وَالرُّبُوبِیَّةِ وَالْکَمَالِ الْمُطْلَقِ وَالصِّفَاتِ الْعُلٰی، وَقَالَ الشَّیْخُ تاج الدین بن عطاء الله فِی "لَطَائِفِ الْمِنَنِ: سَمِعْتُ شَیْخَنَا أبا العباس المرسی یَقُولُ: فِی هٰذَا الْحَدِیثِ تَأْوِیلَانِ: أَحَدُهُمَا: أَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِذُلِّهَا وَعَجْزِهَا وَفَقْرِهَا عَرَفَ اللّٰهَ بِعِزِّهِ وَقُدْرَتِهِ وَغِنَاهُ، فَتَکُونُ مَعْرِفَةُ النَّفْسِ أَوَّلًا ثُمَّ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ مِنْ بَعْدُ.وَالثَّانِی: أَنَّ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِکَ مِنْهُ عَلَی أَنَّهُ عَرَفَ اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ، فَالْأَوَّلُ حَالُ السَّالِکِینَ، وَالثَّانِی حَالُ الْمَجْذُوبِینَ. وقَالَ أَبُو طَالِبٍ الْمَکِّیُّ فِی قُوتِ الْقُلُوب: مَعْنَاهُ إِذَا عَرَفْتَ صِفَاتِ نَفْسِکَ فِی مُعَامَلَةِ الْخَلْقِ وَأَنَّکَ تَکْرَهُ الِاعْتِرَاضَ عَلَیْکَ فِی أَفْعَالِکَ وَأَنْ یُعَابَ عَلَیْکَ مَا تَصْنَعُهُ عَرَفْتَ مِنْهَا صِفَاتِ خَالِقِکَ، وَأَنَّهُ یَکْرَهُ ذٰلِکَ فَارْضَ بِقَضَائِهِ وَعَامِلْهُ بِمَا تُحِبُّ أَنْ تُعَامَلَ بِهِ.وَقَالَ الشَّیْخُ عز الدین: قَدْ ظَهَرَ لِی مِنْ سِرِّ هٰذَا الْحَدِیثِ مَا یَجِبُ کَشْفُهُ وَیُسْتَحْسَنُ وَصْفُهُ وَهُوَ أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَی وَضَعَ هٰذِهِ الرُّوحَ الرُّوحَانِیَّةَ فِی هٰذِهِ الْجُثَّةِ الْجُثْمَانِیَّةِ لَطِیفَةً لَاهُوتِیَّةً مَوْضُوعَةً فِی کَثِیفَةٍ نَاسُوتِیَّةٍ دَالَّةٍ عَلَی وَحْدَانِیَّتِهِ وَرَبَّانِیَّتِهِ."(الحاوی للفتاویٰ، ۲/ ۲۸۸)

غوث الدھر کے اس ارشاد کی مناسبت سے خدائے سخن میر تقی میر (م:۲۱ ستمبر ۱۸۱۰ء) کے یہ اشعار کس قدر برمحل ہیں:

ہم آپ ہی کو اپنا مقصود جانتے ہیں
اپنے سوائے کس کو موجود جانتے ہیں

Marfat.com

اپنی ہی سیر کرنے ہم جلوہ گر ہوئے تھے
اس رمز کو ولیکن محدود جانتے ہیں
(کلیات میر تقی، ص ۸۰)

الصدفۃ من الدرر-۱۶

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''ایک بار اس ضعیف کو نفرت کی راہ سے حضرت شیخ المشائخ نے مسکینی یعنی بے زاد و راحلہ مسافرت کا حکم دیا۔ مسکینی کے بعد اس فقیر کی ایک درویش سے ملاقات ہوئی، جن کی اس شہر میں بڑی شہرت تھی۔ انھوں نے پوچھا کہ تم شیخ تاج الدین کو غیرِ پیر جانتے ہو یا عینِ پیر؟ میں نے کہا کہ تم صفتِ خدا کو عین جانتے ہو یا غیر؟ انھوں نے کہا کہ خدا کی صفتیں بہت ہیں۔ میں نے پوچھا: کون کون؟ کہا: لطف و قہر۔ میں نے پوچھا کہ یہ دو صفتیں ایک چیز ہیں یا دو؟ کہا: دو۔ میں نے کہا مسلمان ہو جاؤ اور کلمہ پڑھو۔ انھوں نے کلمہ پڑھا۔'' (ص ۱۷)

-برسبیلِ منافرت ......اھل اللہ است.

=**عوارف المعارف** میں منافرت و تنافر کے حوالے سے مرقوم ہے: ''ہمارے شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ و نگہ داشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماز کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں۔ اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آ جائے گا، اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔''

(**عوارف المعارف**، اردو، ص ۲۵۵: عوارف المعارف، ۱/ ۱۲۷)

Marfat.com

-صفتِ خدا را عین خدای می دانید یاغیر خدای؟

=''......اس بات پر بھی ان[صوفیہ] کا اتفاق ہے کہ یہ صفات بعینہٖ ذات باری نہیں ہیں اور نہ ہی یہ غیر باری تعالیٰ ہیں۔ان صفات کے ثابت کرنے سے یہ مقصد نہیں کہ باری تعالیٰ ان کا محتاج ہے اور یہ کہ وہ ان کی مدد سے اشیا کو محسوس کرتا ہے بل کہ مراد یہ ہے کہ ان کی ضد کی نفی کی جائے اور ان صفات کو ثابت کیا جائے، نیز یہ کہ صفات، باری تعالیٰ کے ساتھ قایم ہیں۔'' (**التعرف لمذہب اہل التصوف**، اردو، ص۵۲: التعرف لمذھب اھل التصوف، ص۳۶)

الصدفۃ من الدرر-۱۷

-"چون مرید خواهد که مسکینی کند، پیشِ پیر رود و این آیة بخواند: 'والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین'."

='' حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کسی بزرگ کے ساتھ کھانے میں مشغول تھے کہ اسی دوران خادم کے ہاتھ سے گرم شوربا[شوربے] کا پیالہ اس بزرگ کے سر پر گر گیا، جس سے ان کو تکلیف پہنچی۔آپ نے خادم کو غصہ[غصے] بھری نظر سے دیکھا۔خادم نے عرض کیا: اے استاد اور اے امام! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: والکاظمین الغیظ، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو غصہ[غصے] کو پی جاتے ہیں۔امام موسیٰ کاظم نے فرمایا: میں نے غصہ[غصے] کو پی لیا۔اس کے بعد اس خادم نے پڑھا: والعافین عن الناس، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو دوسروں کے قصور کو معاف کردیتے ہیں۔حضرت امام نے فرمایا: جاؤ! میں نے تمھیں معاف کردیا۔اس کے بعد اس خادم نے کہا: واللہ یحب المحسنین، یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاں غصہ پینے اور معاف کردینے کی تعریف کی ہے، وہیں یہ بھی فرمایا ہے کہ میں احسان کرنے والوں اور نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہوں۔ اس لیے، میری آپ سے یہ درخاست ہے کہ آپ بھی مجھ پر احسان فرمائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کے آپ محبوب ہوجائیں۔حضرت امام موسیٰ کاظم نے اپنے خادم کی یہ بات سن کر فرمایا: جاؤ! میں نے خدا کے واسطے تم کو آزاد کیا۔''

(**مکتوب مخدوم حسین**، ص۴۲۰)

Marfat.com

الصدفة من الدرر-۱۸

-قصۂ زید......

=''حضرت زید بن حارثہ کا تعلق قبیلۂ کلب سے تھا. یہ بچپن میں کسی غارت گری میں گرفتار ہوئے اور غلام بنا لیے گئے. حکیم بن حزام نے ان کو اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کے لیے خریدا. حضرت خدیجہ جب آں حضرت ﷺ کے عقد میں آئیں تو انھوں نے ان کو آں حضرت ﷺ کو ہبہ کر دیا. اس طرح ان کو حضور کی غلامی کا شرف حاصل ہوا...... جب ان کے والد اور چچا نے آں حضرت ﷺ سے ان کی آزادی کا مطالبہ کیا تو حضور نے ان کو اختیار دے دیا کہ وہ چاہیں تو اپنے باپ کے پاس چلے جائیں، چاہیں تو حضور کی خدمت میں رہیں. اس موقع [موقعے] پر حضرت زید نے آں حضرت ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کی جو مثال پیش کی وہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی. انھوں نے اپنی آزادی کا اختیار نامہ پا جانے کے باوجود اس آزادی پر حضور کی غلامی کو ترجیح دی...... اس کے بعد حضور نے ان کو آزاد کر دیا. ان سے محبت تو ان کی خوبیوں کے سبب حضور کو شروع ہی سے تھی، اس واقعہ کے بعد دو چند ہو گئی؛ یہاں تک کہ حضور کے غیر معمولی التفات و اعتماد کو دیکھ کر لوگوں نے یہ گمان کر لیا کہ آپ نے ان کو منہ بولا بیٹا بنا لیا ہے.'' (تدبر قرآن، ۶/۲۲۷)...... پیغمبر (ﷺ) نے حضرت زینب کے ساتھ ان کا نکاح کر کے ان کی عزت افزائی چاہی لیکن وہ نباہ نہ کر سکے اور آپ کی طرف سے بہ اصرار رد کے جانے کے باوجود انھوں نے طلاق دے چھوڑی. یہ نکاح حضور نے ہی کرایا تھا جس کے بعد منافقین اور منافقات برابر حضرت زینب کو یہ طعنہ دیتے رہے تھے کہ محمد (ﷺ) نے یہ سخت ظلم کیا کہ ایک معزز گھرانے کی خاتون کا عقد ایک آزاد کردہ غلام سے کر دیا ہے. ان طعنوں کے باوجود حضرت زینب نہایت صبر و شکر کے ساتھ حضرت زید کے ساتھ نباہ کرتی رہیں لیکن حضرت زید نے محض اپنے ذاتی احساس کی بنا پر...... ان کو طلاق دے دی. اس سے فطری طور پر حضرت زینب کو مزید صدمہ پہنچا. ان کے اس زخم کے اندمال کی واحد شکل آپ کو یہ نظر آئی کہ آپ خود ان کو اپنے حبالۂ عقد میں لے لیں لیکن اس سے ایک اور فتنہ کے اٹھ کھڑے ہونے کا اندیشہ تھا. حضرت زید آں حضرت ﷺ کے متبنیٰ کی حیثیت سے متعارف تھے اور متبنیٰ عرب جاہلیت میں حقیقی بیٹوں کی منزلت میں سمجھا جاتا

Marfat.com

تھا.حضرت زینب کے ساتھ آپ کے نکاح کو مخالفین فتنہ انگیزی کا ذریعہ بناتے کہ اس شخص نے اول تو ایک شریف زادی کا نکاح اپنے ایک آزاد کردہ غلام سے کیا جس کو اپنا متبنیٰ بنا رکھا تھا اور اب اپنے متبنیٰ کی بیوی سے خود نکاح رچا لیا.علاوہ ازیں ازواج کے باب میں چار تک کی تحدید کا حکم نازل ہو چکا تھا اس وجہ سے آپ اس معاملے میں متردد رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہوا کہ آپ تمام اندیشوں سے بے پروا ہو کر یہ نکاح کر لیں تا کہ آپ کے عمل سے جاہلیت کی اس رسم بد کی اصلاح ہو.'' (**تدبر قرآن،٦/١٨١**)

مزید دیکھیے:

تدبر قرآن،٦/٢٢٦-٢٣٩

-انبیا و اولیاء ...... من اللہ است.

=صاحبِ **اصداف الدرر** کا یہ نقطۂ نظر **کشف المحجوب** سے ماخوذ ہے.**کشف المحجوب** میں سکر و صحو کی بحث میں ضمناً اس پہ کلام کیا گیا ہے.ذیل میں **کشف المحجوب** سے مکمل اقتباس نقل کیا جاتا ہے:''ابو یزید [بایزید بسطامی]...... اور ان کی جماعت ...... کہتے ہیں کہ صحو تمکین و اعتدال پر صفتِ آدمیت کی صورت پکڑ لیتا ہے اور یہ حجابِ اعظم ہے، حق تعالیٰ شانہ' سے. اور سکر زوالِ آفات اور نقص صفات بشریت اور تدابیر دنیا و اختیارِ ذاتی کو دور کر دیتا ہے.اور صاحبِ سکر کے تمام تصرفات خیار حق کے ساتھ فنا ہو جاتے ہیں اور تمام تدابیر و اختیارات کی قوتیں زائل ہو جاتی ہیں.اور وہ معانی جو اس کے وجود میں بہ صورت قویٰ اور خلافِ جنس ہیں وہ اقویٰ ابلغ اتم و اکمل اس کے حال میں ہو جاتے ہیں.جیسا کہ داؤد علیہ السلام جب بہ حالتِ صحو تھے، ان کے افعال ان کی طرف سے وجود میں آتے تھے.اور اس وقت تک ان کے فعل کو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ہی مضاف فرمایا، جیسا کہ ارشاد ہے: و قتل داؤد جالوت (اور قتل کیا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو).اور ہمارے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ حالتِ سکر میں تھے تو آپ کا ہر وہ فعل جو آپ کی طرف سے ظہور میں آیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی اضافت اپنی طرف فرمائی اور کہا: و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ، (اور وہ کنکریاں تم نے اے محبوب! نہیں پھینکیں، جب تم نے پھینکیں وہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں تھیں) فشتان ما بین عبدٍ و عبد، تو جو بندہ اپنی ذات کے ساتھ قایم تھا اور اپنی

Marfat.com

صفات میں ثابت، اسے فرمایا: تو نے کیا منصبِ کرامت کے ساتھ اور جو بندۂ معظم اپنے رب کے ساتھ قایم اور اپنی صفات کے ساتھ فانی تھا، اسے فرمایا: ہم نے کیا جو کچھ تو نے کیا، تو اضافتِ فعلِ بندہ ذاتِ مجتمع الصفات کی طرف بہترین ہے. اس اضافت سے جو بندہ اپنی طرف قایم رکھے تو جب فعل حق مضاف ہو بندہ کی طرف تو بندہ خود بخود قایم ہو جاتا ہے. اور جب بندہ کا فعل حق کی طرف مضاف ہو تو بندہ بہ حق قایم ہو جاتا ہے. چناں چہ ایسا ہی ہوا کہ داؤد علیہ السلام کی نظر مبارک وہاں پڑی جہاں پڑنی نہ چاہیے تھی یعنی ایک عورت پر جو اوریا کی عورت تھی، جسے دیکھا وہ ان پر حرام تھی اور جب بندہ بہ حق قایم ہو گیا جیسے حضور ﷺ کہ نظر تو آپ کی بھی پڑی اس طرح کہ زید کی بیوی پر مگر وہ بیوی زید پر حرام ہو گئی. اس لیے جو نظر وہ داؤد علیہ السلام کی تھی وہ محلِ صحو میں تھی اور یہ نظر جو حضور ﷺ کی تھی یہ محلِ سکر میں تھی.'' (**کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، سید ابو الحسنات قادری، ص ۳۴۹: کشف المحجوب، ص ۲۷۱) قصۂ زید کی طویل حکایت: **سیر الاولیا** میں بھی عارفانہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے. (**سیر الاولیا**، ص ۴۶۸-۴۶۹: اردو ترجمہ، ص ۴۶۶-۴۶۷) شیخ ہجویر کے مذکورہ بالا اقتباس کو تصوف مخالف مکاتب فکر نے خاصا تنقید کا نشانہ بنائے رکھا. ان کے مطابق: ''سکر کی آڑ میں آپ [شیخ ہجویر] نے حضور اکرم ﷺ کی عصمت کو داغ دار فرمایا اور ایک ایسے الزام کی تائید و توثیق کر دی جسے اسلام دشمن مصنفین اکثر اچھالتے رہتے ہیں. اگر چہ رطب و یابس اکٹھا کرنے والے بعض مفسرین نے بھی ایسی باتیں لکھ دی ہیں تاہم علماے حق نے اس کی پرزور تردید بھی کر دی ہے نیز قرآن کے سیاق و سباق سے بھی ایسے الزام کی کوئی گنجایش نظر نہیں آتی.'' (**شریعت و طریقت**، ص ۷۷) حال آں کہ شیخ ہجویر نے جن روایات کی بنیاد پر سکر و صحو کی وضاحت کی ہے، ایسی درجنوں روایات تفاسیر، مجموعہ ہاے احادیث اور کتب تواریخ میں مذکور ہیں، اور انہی روایات کی بنیاد پہ مستشرقین، عیسائی مشنریاں اور آریہ سماج، اسلام اور اہل اسلام پر معترض رہے ہیں. خود مسلمانوں کے اندر انکارِ حدیث کے رجحانات نیز **دو اسلام** (از: ڈاکٹر غلام جیلانی برق) جیسی کتب کی تالیف کا بنیادی سبب بھی اس طور کی غیر معقول روایات ہی رہی ہیں. محض ان روایات سے استدلال کی بنیاد پہ صوفیہ اور ان کے افکار کو بے جا تنقید کا نشانہ بنانا یقیناً کھلی ناانصافی ہے.

Marfat.com

علاوہ ازیں ابی جعفر امام محمد بن جریر الطبری (۲۲۴-۲۶ شوال ۳۱۰ھ/ ۸۳۸-۱۶ فروری ۹۲۳ء) کی: تفسیر الطبری من کتابہ جامع البیان عن تاویل آی القرآن اور تاریخ الرسل والملوك=تاریخ الامم والملوك میں قصۂ زید و زینب کے حوالے سے درج روایات اور ان روایات کی روشنی میں مستشرقین کی ہرزہ سرائیوں پہ تنقیدی جایزے کے لیے ملاحظہ کیجیے:

امام طبری کون؟-مورخ، مجتہد یا افسانہ ساز، ص ۶۵۳-۸۱۷

- از حضرت غوث رضی الله عنه ......قرار نشود.

=اسی طرح کی ایک حکایت مولانا جلال الدین رومی کے احوال میں بھی ملتی ہے. **مناقب العارفین** میں مرقوم ہے: ''روایت ہے، ایک روز مولانا کی زوجہ حضرت کرا خاتون کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مولانا برسوں سے کم کھاتے ہیں، کم سوتے ہیں، ہر وقت روزے سے رہتے ہیں. سماع، تقاریر میں مشغول اور معارف و حقایق بیان کرنے میں مصروف رہتے ہیں. ریاضات شاقہ کرتے ہیں. شاید انھی وجوہات کے سبب میری طرف التفات نہیں کرتے. خدا جانے جذباتِ شہوانی کا کچھ اثر باقی ہے یا بالکل فنا ہو چکا ہے. اسی شب مولانا غراتے شیر کی طرح حرم میں آئے اور ستر بار اپنی زوجہ کو قربت دی. ان کی زوجہ، مولانا سے ہاتھ چھڑا کر مدرسے کی چھت پر چلی گئیں اور پریشان ہو کر استغفار کرنے لگیں. مولانا نے انھیں دوبارہ پکڑنے کی کوشش اور فرمایا: معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا. اس کے بعد فرمایا: مردانِ خدا ہر چیز پر قادر ہیں اور لوگوں کے خطرات پر مطلع ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہے. ترکِ مباشرت اور قلتِ معاشرت اللہ تعالیٰ کے ساتھ استغراق کی وجہ سے ہے اور یہ بھی تمھارے فایدے کے واسطے ہے.''

(**مناقب رومی [-ملخص اردو ترجمہ-مناقب العارفین]** ، ص ۴۸۲: **مناقب العارفین**، ص ۴۴۹-۴۵۰)

الصدفة من الدرر-۲۰

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت تاج العارفین نے فرمایا کہ محادثہ وہ کلام ہے جو خدائے تعالیٰ دن میں بندہ سے کرے اور مسامرہ

Marfat.com

وہ کلام ہے جو حق رات میں بندہ سے کرے. (ص۶۷) حضرت غوث نے فرمایا کہ جب ہم خدا سے باتیں کرتے ہیں اس مقام کی شدید دشواری کے باعث دیر تک ٹھیراؤ نہیں ہوتا. جس قدر کلام سننا میسر ہوتا ہے، اس میں بشریت پگھلنے لگتی ہے." (ص۶۱)

[الصدفۃ من الدرر-۲۲]

=بہ حوالہ **اصداف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: "شیخ المشائخ تاج العارفین نے ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام: **امواج البحور** رکھا تمام طبقات کے مشائخ کا کلام اس میں جمع کیا. یہ کتاب مانڈو میں حضرت غوث کے تکیہ میں شیخ زادہ چائیں لدہ کی لکھی ہوئی تھی." (ص۶۲)

الصدفۃ من الدرر-۲۳

=بہ حوالہ **اصداف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: "حضرت غوث کو فرماتے سنا کہ ہمارے سامنے کثیر جواھرات پیش ہوتے ہیں اور ہم کنکھیوں سے بھی نہیں دیکھتے. اور فرمایا کہ اگر کسی کو بہ حالت ریاضت مختلف فرشتے نظر آئیں تو اعتبار نہ کرنا چاہیے اور ان پر مغرور نہ ہونا چاہیے. اور فرمایا کہ جو آدمی مرتا ہے تو کہیں سے آتا ہے نہ کہیں جاتا ہے. یہ بات بہت باریک ہے." (ص۶۱-۶۲)

اسی صدف کا کچھ حصہ، نفحات العنبریہ کے حوالے سے: **تاریخ شیراز ہند جون پور** اور **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور** میں بھی نقل ہوا ہے. (**تاریخ شیراز ہند جون پور**، ص۶۳۵: **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، ۱/۱۱۶۴)

-چون آدمی......دقیق است.

=روح کے لافانی ہونے کا تصور تقریباً سبھی ادیان و مذاہب میں پایا جاتا ہے. ہندوؤں کی مقدس کتاب: **بھگوت گیتا** میں بھی یہ تصور ذرا تفاوت کے ساتھ موجود ہے. سری کرشن جی اپنے شاگرد رشید ارجن دیو جی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: "وہ دوان لوگ جیتے اور مرے ہوؤں کا سوچ نہیں کرتے ہیں، کیوں کہ جینا اور مرنا دونوں ہی جھوٹ ہیں...... ہے ارجن! یدھ کر کے کوئی کہے: میں نے فلاں شخص کو مارا ہے، سو وہ دونوں کچھ نہیں سمجھتے، نہ کوئی مرا اور نہ کسی نے مارا ہے. آتما امر ہے، اس آتما کو نہ کوئی مار ہی سکتا ہے اور نہ مرتا ہی

Marfat.com

ہے..... ہے ارجن! یہ آتما نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے، نہ کبھی پہلے ہوا تھا اور نہ کبھی آگے ہوگا۔'' (**شریمد بھگوت گیتا**، ص ۲۶-۲۷)

مسلمان صوفیہ کے ہاں بھی روح کی لافانیت کے حوالے سے تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ مخدوم سعد الدین خیر آبادی (م: ۹۲۲ھ/ ۱۵۱۶ء) نے **مجمع السلوک والفواید** میں: **تمہید** (ابی شکور سالمی) کے حوالے سے لکھا ہے: ''تمہید میں لکھا ہے: اجمع المسلمون علیٰ ان الروح محدث مخلوق الا انه الا فناء له؛ مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ روح حادث و مخلوق ہے، البتہ اس کے لیے فنا نہیں۔'' (**مجمع السلوک والفواید**، ۱/۶۶۳) ایسے ہی ماضی قریب کے ایک صوفی بزرگ اور سلسلہ وارثیہ کے موسس حاجی وارث علی شاہ (۱۸۱۹-۷ اپریل ۱۹۰۵ء) کا ایک ارشاد اسی مناسبت سے یہاں نقل کرنا مناسب ہوگا تاکہ انیس ویں و بیس ویں صدی کے صوفیہ کا نقطۂ نظر بھی ملحوظِ خاطر رہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''نفوس کو ذائقۂ موت ہے اور روح کو ذائقۂ موت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: کل نفس ذائقة الموت یہ نہیں فرمایا: کل روح ذائقة الموت۔'' (**مشکوٰۃ حقانیت المعروف معارف وارثیہ**، ص ۶۲) شاعر مشرق علامہ محمد اقبال (۹ نومبر ۱۸۷۷-۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) نے بھی اپنے ان اشعار میں اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے:

یہ نکتہ میں نے سیکھا بو الحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے
چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بے زار ہو اپنی کرن سے
(**بالِ جبریل**، ص ۲۶)

[الصدفۃ من الدرر-۲۴]

=بہ حوالہ **اصداف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''فرمایا: ابلیس علاحدہ موجود نہیں، ہر شخص کا ابلیس اس کے اندر ہے۔ (ص ۶۲) شیخ المشائخ کو فرماتے سنا ہے کہ ابلیس کا نور چاند کی صورت اختیار کرتا ہے اور نور احمدی سورج کی شکل اختیار کرتا ہے۔ حضرت حسن بصری کا ارشاد ہے کہ شیطان کا نور دہکتی ہوئی آگ کی طرح ہے، اگر اس

Marfat.com

کا نور خلق پر ظاہر ہوتو اسے معبود سمجھ کر پوجنے لگیں۔'' (ص ۷۲)

اسی صدف کا کچھ حصہ، نفحات العنبریہ کے حوالے سے: **تاریخ شیراز ہند جون پور** اور **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور** میں نقل ہوا ہے. (**تاریخ شیراز ہند جون پور**، ص ۶۳۵: **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، ۱/۱۱۶۴)

[الصدفۃ من الدرر-۲۵]

=بہ حوالہ **اصداف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت غوث سے سنا ہے کہ ایک روز خواجہ بایزید بسطامی کا نفس لومڑی کی صورت میں ظاہر ہوا خواجہ اس کے گھونسے مارنے لگے. جیسے جیسے مارتے موٹا ہوتا جاتا.حکم پہنچا کہ اس نفس کی پیدائش ہماری عجائباتِ قدرت سے ہے. اس کی خلقت الٹی ہے جتنا مارو گے اتنا ہی موٹا ہوگا اور جتنا بھوکا رکھو گے قوی ہوگا، اور جب سیر کرو گے تو ضعیف ہوگا۔'' (ص ۶۲)

- روزی نفس خواجه ابو یزید بسطامی...... ضعیف گردد.

= **کشف المحجوب** میں یہ حکایت خواجہ جنید بغدادی کے اصحاب میں محمد بن علیان نسوی کے حوالے سے مذکور ہے: ''محمد بن علیان نسوی جو جنید کے اصحاب کبار میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ شروع میں جب مجھے آفات نفسیہ اور اس کے مکر و فریب کا علم ہوا، میرے دل میں اس کی عداوت کا جذبہ موج زن ہوا. ایک دن کوئی چیز لومڑی کے بچہ [بچے] کے مشابہ میرے گلے سے باہر گری. بہ تائید ربانی میں نے سمجھ لیا کہ میرا نفس ہے. میں نے اسے پیروں میں کچلنے کی کوشش کی مگر وہ ہر ضرب پر بڑا ہوتا چلا جارہا تھا. میں نے کہا: ظالم! ہر چیز زخم کھا کر ہلاک ہو جاتی ہے مگر تو پھول رہا ہے؟ نفس نے جواب دیا: میں فطرتاً ایسا ہوں، جو چیز اوروں کے لیے باعث تکلیف ہے، میرے لیے عین راحت ہے اور جس چیز میں اوروں کو راحت نظر آئے اس سے تکلیف ہوتی ہے۔''

(**کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، فضل الدین گوہر، ص ۲۹۶: کشف المحجوب، فارسی ۳۰۲)

انوار الصفی فی اظهار اسرار الجلی والخفی میں یہ واقعہ خواجہ محمد نوری سے منسوب کیا گیا ہے. (ص ۳٤)

Marfat.com

[الصدفۃ من الدرر-۲۶]

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ کو فرماتے سنا ہے کہ اس راہ میں سب لطف و بخشایش ہے، ریاضت نہیں ہے. اور فرمایا کہ سالک جتنا قومی ہیکل ہوگا اس کا سلوک زیادہ ہوگا. اور فرمایا کہ آں حضرت ﷺ کا نفس ایمان لے آیا اور کسی کا نفس مسلمان نہیں ہوا ہے. لیکن کتوں کی سی عادت نہیں رکھتا ہے، سگِ اصحابِ کہف و نفس پاکان خوے سگے ندارد.'' (ص۲۷)

-سگ، اصحابِ کہف......سگی ندارد.

=یہ جملہ مولانا روم کے ان اشعار سے ماخوذ ہے:

سگِ اصحابِ کہف و نفسِ پاکان
اگر بر در بود بر در نباشد
سگِ اصحاب را خویِ سگی نیست
گر این سر سگ نمود آن سر نباشد

(**کلیاتِ دیوانِ شمس تبریز**، ۱/ ۴۷)

الصدفۃ من الدرر-۲۸

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ سے سنا کہ نفس کی کیفیتوں کو مرشدِ کامل ہی جانتا ہے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ نفس کسی کارِ خیر کا ارادہ کرے اور اس کے اندر کوئی برائی مخفی ہو، پیر کامل کو چاہیے کہ مرید کو نفس کے جال سے باہر نکالے. (ص۲۷) حضرت غوث نے فرمایا کہ پہلے مرید میں ریا آتا ہے اس کے بعد نفس کی کثافت جھڑ کر نکل جاتی ہے.'' (ص۶۲)

الصدفۃ من الدرر-۲۹

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''شیخ المشائخ فرماتے تھے کہ سالک جب قالب اور نفس اور دل اور روح میں سیر کرتا ہے تو اس کو ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے کہ اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات. جب غیر کے تصرف میں پڑ کر بے واسطہ اذکر کم کے مقام پر پہنچتا اور اذکرونی سے گزر جاتا ہے،

Marfat.com

اسے ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔'' (ص۷۲)

الصدفۃ من الدرر-۳۰

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے:''حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ العشق براق عرشی یحصل بہ السیر فی الذات والصفات: سیر الی اللہ صفات میں سیر کرنے اور سیر فی اللہ ذات میں سیر کرنے کا نام ہے۔(ص۷۲)
حضرت غوث نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے جو مولانا حسین نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ الایمان استیرا نار الھویہ فی القلب: یعنی ایمان نام ہے دل میں ھویت کی آگ سلگانے کا۔'' (ص٦٢)

-مولانا حسین در تصنیفِ خویش.

=مولانا حسین سے مراد بہار کے معروف بزرگ مخدوم حسین بن معز بلخی ملقب بہ نوشہ توحید (م:۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ/۱۶ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں، جن کا تعلق سلسلہ فردوسیہ سے ہے۔ **تاریخ سلسلہ فردوسیہ** اور **مجلس صوفیہ** میں ان کی مندرجہ ذیل تصانیف کے نام درج کیے گئے ہیں: **حضرات خمس-رسالہ قضاوقدر-رسالہ توحیدِ خاص-رسالہ توحید اخص الخواص-رسالہ ذکر وجود اول ہدایت آن و بیان معرفت عالم ونہایت آن-رسالہ در بیان ہشت چیز-اوراددہ فصلی-گنج لا یخفٰی-مکتوبات-اجازت نامہ بہ نام مولانا حسن-دیوان فارسی**۔(**تاریخ سلسلہ فردوسیہ**، ص ۲۹۰-۲۹۱، **مجلس صوفیہ**، ص۱٦۴)۔سوائے مکتوبات، بقیہ تمام کتب ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ مذکورہ بالا قول ان کی کس کتاب میں مذکور ہے۔البتہ ان کے مکتوبات میں ایمان کے بارے میں درج ذیل دو اقوال ملتے ہیں:''الایمان عریان'' (**مکتوبات مخدوم حسین**، ص۲۱٦) اور ''صوفیان از ایمان چنین عبارت کنند کہ الایمان باللہ طلب اللہ و مرضاتہ و دواعیہ، یعنی ایمان بخدای چیست؟ طلب خدای و طلب رضایِ او و دواعی۔''

(**مکتوبات مخدوم حسین**، ص۳٦۱)

الصدفۃ من الدرر-۳۱

-ھاتی قدمی...... اولیاء اللہ.

Marfat.com

=بهجة الاسرار و معدن الانوار اور دیگر کتب میں یہ قول اس طور نقل ہوا ہے: قدمی هذہٖ علی رقبة کل ولی الله. مذکورہ بالا قول مختلف طرق کے ساتھ بهجة الاسرار میں نقل ہوا ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمایے: بهجة الاسرار، اردو، ص ۱۳-۴۱

اسی حوالے سے مزید دیکھیے:

چشتی نظامی، ابوالحامد محمد احمد، **کلام الاولیاء الاکابر علیٰ قول الشیخ عبد القادر المعروف بہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ**، بصیر پور/ اوکاڑہ، تنظیم غلامان شمس الفقہا، [۱۹۹۸ء]، اول

جہلمی، طارق مجاہد، **شیخ عبد القادر جیلانی بحیثیت سید الاولیا**، جہلم، مجاہد اکیڈمی، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ/۱۴ اگست ۱۹۹۸ء، اول

سعیدی، ڈاکٹر الطاف حسین، **افضلیت غوث اعظم - دلائل و شواہد**، لاہور، دار الفیض گنج بخش، ۱۹۹۹ء، اول

چشتی، ممتاز احمد، **قدم الشیخ عبد القادر علیٰ رقاب الاولیاءِ الاکابر**، ملتان، بزم سعید جامعہ انوار العلوم، [۱۹۹۹ء]، اول

اویسی، علامہ محمد فیض احمد، **تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر**، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ، اپریل ۱۹۹۹ء، اول

شرافت نوشاہی، علامہ سید شریف احمد، **خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ**، مرید کے، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، اول

عطا محمد، **تحقیق الاولیا فی شانِ سلطان الاولیا**، جلوانہ/ لائل پور، جلوی کتب خانہ، محرم ۱۳۸۵ھ

مصطفوی حنفی، علامہ محمد علی، **تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی معروف بہ قدم غوث کا صحیح مفہوم**، لاہور، مکتبہ برکاتیہ چشتیہ، [۲۰۰۰ء]، اول

-خروسِ ہر کسی......بانگ کند.

=''............ایک دن شیخ ابو الوفا نے حضرت سیدنا عبد القادر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ جب آپ مرتبۂ کمال کو پہنچیں تو مجھے ضرور یاد رکھیں اور اپنے محاسن کو برقرار رکھنا۔ پھر کہا: اے عبد القادر! ہر پرندہ چہچہا کر خاموش ہو جاتا ہے مگر آپ کا طائر روحانیت قیامت تک چہچہاتا رہے گا۔'' (زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار، ص ۷: اردو ترجمہ، ص ۳۲)

Marfat.com

-این حکایت ...... وزیر گشت.

=''......خبر دی ہم کو ابو سعید عبداللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن علی بن المظہر بن ابی عصرون التمیمی شافعی نے دمشق میں ۵۸۰ھ میں، کہا: میں نے جوانی کی حالت میں علم کی طلب میں بغداد کی طرف کوچ کیا اور ابن السقا ان دنوں مدرسہ نظامیہ میں میرا رفیق و ہم درس تھا. ہم عبادت کرتے اور صالحین کی زیارت کیا کرتے تھے. بغداد میں ان دنوں ایک بزرگ تھے، جنھیں سب غوث کہتے تھے. ان کے متعلق یہ کہا جاتا تھا، جب وہ چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور جب چاہتے ہیں، چھپ جاتے ہیں تب میں نے، ابن سقا اور شیخ عبدالقادر جیلانی نے جوان دنوں جوان تھے، ان کی زیارت کا قصد کیا. ابن سقا نے راستے میں کہا: آج میں ان سے ایک مسئلہ پوچھوں گا، جس کا جواب وہ نہ دے سکیں گے. میں نے کہا: میں ایک مسئلہ پوچھوں گا، دیکھوں گا وہ کیا جواب دیتے ہیں. تب شیخ عبدالقادر نے کہا معاذ اللہ میں ان سے کوئی سوال کروں، میں تو ان کی خدمت میں ان کی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا. جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو ان کو ان کے مکان میں نہ دیکھا. پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے تو دیکھا وہ وہیں بیٹھے ہیں. تب انھوں نے ابن السقا کی طرف غصے سے دیکھ کر کہا: تجھے خرابی ہو، اے ابن سقا! تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے، جس کا جواب مجھے نہ آئے گا. بن وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں دیکھتا ہوں، کفر کی آگ تیرے اندر بھڑک رہی ہے. پھر انھوں نے میری طرف دیکھا اور کہا: اے عبداللہ! کیا تم مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتے ہو کہ تم دیکھو میں اس کا کیا جواب دیتا ہوں. وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے. تمھاری بے ادبی کے سبب تم پر دنیا تمھارے کانوں کی لو تک گرے گی. پھر شیخ عبدالقادر کی طرف دیکھا اور ان کو اپنے قریب کیا، ان کی تعظیم کی اور ان سے کہا: اے عبدالقادر! تم نے اپنے ادب کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کو راضی کیا. میں دیکھ رہا ہوں، تم منبر پر کھڑے لوگوں کو پکار کر کہہ رہے ہو: میرا قدم اولیا کی گردنوں پر ہے. میں تیرے وقت کے اولیا کو دیکھ رہا ہوں کہ انھوں نے تیرے جلال کی وجہ سے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے. یہ فرما کر وہ اسی وقت غایب ہو گئے، اس کے بعد ہم نے انھیں نہیں دیکھا. شیخ عبدالقادر کا تو یہ حال ہوا کہ خدا کے نزدیک ان کا جو قرب تھا اس کے ظہور کی علامت ظاہر

Marfat.com

ہوگئی. خاص و عام سبھی ان کے ہاں حاضر ہونے لگے اور انھوں نے خدا کے فضل سے اپنے وقت میں کہا: میرا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے. ابن سقا کا یہ حال ہوا کہ علوم شرعیہ میں مشغول ہوا اور اپنے اکثر معاصر فضلا پہ فایق اور معروف ہوگیا. جملہ علوم میں مخالف مناظر کو خاموش کرا دیتا. بڑا فصیح و بلیغ اور وجیہ تھا تب خلیفہ نے اس کو اپنا مقرب بنایا اور اسے شاہِ روم کے ہاں بھیجا. شاہِ روم نے اسے دیکھ کر اس کی فصاحت و وجاہت کی توصیف کی اور تعجب کا اظہار کیا. اس نے، اسلام اور عیسائیت پر، ابن سقا سے مناظرے کے لیے، جملہ پادریوں کو جمع کیا. ابن سقا مناظرے میں پادریوں پر غالب رہا. شاہِ روم نے اسے مزید تکریم دی. کچھ دنوں بعد اس نے شاہِ روم کی لڑکی دیکھی اور اس پر فریفتہ ہوگیا. اس نے بادشاہ سے درخاست کی، اس لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے. بادشاہ نے کہا: اگر تم نصرانیت اختیار کرو تو لڑکی کا نکاح تمھارے ساتھ کر دوں گا. ابن سقا نے بادشاہ کی شرط قبول کی اور اس لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا گیا. ابن سقا نے ان غوث کے کلام کو یاد کیا اور جان لیا، یہ مصیبت انہی کے سبب آئی. اب میری یہ حالت ہوئی، میں دمشق کی طرف آیا اور سلطان نورالدین ملک شہید نے مجھے بلایا اور ٹھہرنے پر مجبور کیا. میں اس کا حاکم ہوگیا اور دنیا مجھ پر بہت سی آئی. گویا ہم تینوں کے بارے میں غوث کا کلام درست نکلا.''

(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، اردو، ص ۱۰-۱۲)

الصدفۃ من الدرر-۳۲

=بہ حوالہ **اصدف الدرر** یہ صدف، نفحات العنبریہ میں نقل ہوا ہے: ''حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین نے آں حضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آں حضرت ایک کوٹھے پر ہیں اور اپنے آپ کو دیکھا کہ میں سیڑھی پر آہستہ آہستہ چڑھ کر کوٹھے پر جا رہا ہوں. آں حضرت ﷺ نے شفقت سے فرمایا: تعال یا مسکین. (ص ۷۳)

Marfat.com

۴-اصطلاحات

-غوث

=''وہ قطب ہے کہ جب اس سے پناہ لی جاتی ہے تو اس وقت وہ اسم غوث سے موسوم کیا جاتا ہے اور چند نام اس کی ذات متبرکہ پر بولے گئے ہیں: قطب اور قطب المدار اور انسانِ کامل اور جہانگیر اور مثل اس کے.'' (**لطایف اشرفی**، اردو، ۱/۳۳۹)

-تحیر

=''سالک کا مرتبۂ احدیت میں محو ہونا اور تجلیِ اسمِ ھو کا مشاہدہ کرنا. اس کے لیے مقام حیرت ہے.'' (**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۴۸)

-حج اکبر

=''حضرت رسول خدا ﷺ نے جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کے علاوہ حج اکبر بھی کہتے ہیں. اگر عرفات میں قیام کا [کے] دن جمعہ ہو تو اس کو بھی حج اکبر کہتے ہیں. امام زہری فرماتے ہیں کہ عمرہ حج اصغر ہے اور حج کو حج اکبر کہتے ہیں.'' (**اسلامی اصطلاحات**، ص ۸۲-۸۳)

-سالک

=''قوت علم اور قوت حال سے مقامات کی سیر میں مشغول ہونے والا. یا وہ شخص جس کا علم عین الیقین کی منزل پر پہنچ چکا ہو. بعض حضرات نے لکھا ہے کہ سالک وہ ہوتا ہے جو خالق کائنات تک رسائی حاصل ہونے والے راستا [راستے] پر کشف عیانی کے طریقہ [طریقے] پر گام زن ہو. راہِ سلوک پر چلنے والے کو سالک کہتے ہیں. تصوف میں اس کو درجات کے اعتبار سے سالک مجذوب اور کبھی مجذوب سالک بھی کہا جاتا ہے.'' (**اصطلاحات تصوف**، ص ۵۱)

Marfat.com

-دائرۂ ھو

=''ھو سے مرادذاتِ بحت بلا اعتبارِ صفات وظہور یعنی ھا بہ حیثیت ظہورحق سبحانہٗ کا نام ہےاور ھو خالص اور ذاتِ بحت کا نام ہے، جہاں کسی صفت وظہور کا دخل نہیں ہے. یہ نقطہ ذات کا اسم ہے، اس کے ذکر سے سالک کی صفات بشریت فنا ہو جاتی ہیں.اور جملہ اعتبارات غیریت زائل ہو جاتے ہیں اور بہ جز ہستیِ حق سبحانہ کے کچھ باقی نہیں رہتا.اسی لیے یہ جلالی اسم ہے،خواص سالکین اس کا ذکر کرتے ہیں.''(**اصطلاحات صوفیہ**،ص۱۶۸)

-ھویت

=''ذاتِ باری کی جانب اشارہ.''(**اصطلاحات تصوف**،ص۹۱)

-جذبہ

=''کشش حق تعالیٰ یعنی حق سبحانہ تعالیٰ کا بندہ[بندے]کو اپنی طرف کھینچ لینا،بغیر اس کی سعی کے.''(اصطلاحات،**صوفیہ**،ص۳۸)

-قلندر

=''تجرید وتفرید کے اختیار کرنے والے کو کہتے ہیں کہ سوائے حق کے کسی طرف مایل نہ ہو اور اگر مایل ہو تو وہ اہل غرور سے ہے اور قلندریت سے دور:

عالم همه ز طایفهٔ صوفیان پرست

بسیار باشد از بجهان یك قلندر است

......بعض لوگ کہتے ہیں کہ قلندر اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو نقوش اشکال عادتی اور جمیع اعمال سے مجرد ہو اور قیودات رسمی سے خلاصی پاوے اور بالکل سب سے منقطع ہو اور طالب جمال با کمال حق ہو کر واصل ہو.''(مصباح التعرف لارباب التصوف،ص۱۹۹)

-مسکینی

=''بے زاد وراحلہ مسافرت.''(نفحات العنبریہ،ص۱۷)

-تنافر

=''ہمارے[شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے]شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اپنے مشائخ کی روایات کے ساتھ شیخ محمد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے

Marfat.com

تھے کہ میں نے شیخ رویم سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: ''صوفیوں میں خیر اسی وقت تک ہے جب تک وہ آپس میں تنافر رکھیں اور اگر وہ آپس میں مصالحت کریں گے اور باہم مل بیٹھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' حضرت رویم نے اس قول میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر نظر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔اور جب وہ اس قسم کے محاسبہ و نگہ داشت کو ترک کر دیں گے تو ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ آپس میں چشم پوشی اور درگزر سے کام لینے لگیں اور طریقت کے دقیق اور پوشیدہ آداب سے اغماض کرنے لگیں اور ان سے غافل رہ جائیں۔اس صورت میں ان کا نفس ان پر غالب آجائے گا،اس لیے ضروری ہے کہ آپس میں تنافر رکھیں اور ایک دوسرے کا محاسبہ کرتے رہیں۔'' (**عوارف المعارف**،اردو،ص ۲۵۵)

-واردات

=''وہ ہے جو سالک کے دل پر بغیر اس کے کسب کے محض وہبی طور پر معانی عالم غیب سے نازل ہوں۔'' (**اصطلاحات صوفیہ**،ص ۱۶۰)

-تجلی

=''لغوی اعتبار سے تجلی کے معنی ظاہر کرنے اور ظاہر ہونے کے ہیں۔صوفیہ کی زبان میں ذات و صفات و اسما کا کسی پر ظہور تجلی کہلاتا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ وہ حالت جس میں ذات الٰہی یا اس کی صفت یا کسی فعل کا اظہار ہو، وہ تجلی ہے۔ [یا] انوار حق کا مقبلوں کے دلوں پر اثر انداز ہونا، جس کے باعث ان کے قلوب اس قابل ہو جائیں کہ وہ اپنے اندر مشاہدہ حق کر سکیں۔'' (**اصطلاحات تصوف**،ص ۲۷)

-نفس

=''نفس انسان کے اندر ایک قوت ہے جس سے کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، خواہ وہ خواہش خیر ہو یا شر۔اگر اکثر شر کی خواہش کرے اور نادم بھی نہ ہو، اس وقت امارہ کہلاتا ہے۔یعنی کثیر الامر بالسوء (برائی کا بہت زیادہ حکم کرنے والا) اور اسی مرتبہ [مرتبے] کی خواہش کا نام ہوئی ہے۔اور کبھی کبھی اس میں خیر کی بھی خواہش پیدا ہو جانا اس مفہوم کے منافی نہیں، کیوں کہ کثیر الامر کو دایم الامر ہونا لازم نہیں۔اور اگر نادم بھی ہونے لگے تو لوامہ

Marfat.com

کہلاتا ہے. اور اگر اکثر خواہش خیر کی کرے، اس وقت مطمئنہ کہلاتا ہے، بہ معنی ساکن الی الخیر (نیکی پر ٹھہرنے والا). گو کبھی اس میں شر کی بھی خواہش بلا عمل احیاناً پیدا ہو جائے. کیوں کہ محض انجذاب بہ معنی میلان منافیِ سکون نہیں. چناں چہ اجسام ثقیلہ باوجود میلان الی المرکز کے ساکن بھی دیکھے جاتے ہیں؛ البتہ اس خواہش کے مقتضا پر عمل کرنا کہ حرکت من المقر ہے یہ البتہ منافیِ سکون ہے تو اس صورت میں مطمئنہ نہ رہے گا. غرض دونوں خواہشیں خیر کی بھی اور شر کی بھی نفس ہی کے متعلق ہیں. البتہ اسباب ہر خواہش کے جدا جدا ہیں. بعض تو مشاہد ہیں: جیسے نصیحت و صحبت نیک. خواہش خیر کے لیے اور اغوا و صحبت بد، خواہش شر کے لیے اور بعض اسباب غیر مشاہد ہیں، جیسے: القاء ملک، خواہش خیر کے لیے اور القاء شیطان خواہش شر کے لیے. اسی کو حدیث میں لمة الملك اور لمة الشيطان اور ایعاد بالخیر اور ایعاد بالشر سے تعبیر فرمایا ہے. نفس مکار شیطان سے بھی بڑھ کر ہے کیوں کہ اس کو بھی نفس ہی نے خرابی میں ڈالا تھا تو یہ نفس شیطان کا بھی باپ ہوا. پس نفس کا مغلوب کرنا کفار کے مغلوب کرنے سے بھی اہم ہے؛ اسی واسطے مجاہدۂ نفس کو جہادِ اکبر کہا گیا ہے." (اشرف الطریقة فی الشریعة و الحقیقة المعروف به **شریعت و طریقت**، ص ۴۳۹-۴۴۰)

-سیر الی اللہ

="سیر من الخلق الی الحق: منازل نفس سے حجابات کثرت اٹھا کر افق مبین (کہ وہ انتہائی مقام قلب و مبداے تجلیات اسمائیہ کا ہے) تک پہنچنا." (**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۷۳)

-سیر فی اللہ

="صفات حق تعالیٰ سے متصف ہونا اور اسماے حق تعالیٰ کے ساتھ متحقق ہونا اور انتہا اس سیر کی افق اعلا ہے جو انتہائی مقام واحدیت ہے اور یہ مقام روح ہے."

(**اصطلاحات صوفیہ**، ص ۷۳-۷۴)

Marfat.com

۵-اشعار

-دردو جہان......

=دیوان شمس تبریزی میں یہ شعراس طور درج ہے:

در دو جهان لطیف و خوش همچو امیرِ ما کجا؟
ابروی او گره نشد گرچه که دید صد خطا

(کلیات دیوانِ شمس تبریز،۱/۴۷)

-ہر چہ پسندِ شما......

=یہ مصرع شیخ سعدی شیرازی کا ہے. پورا شعر یوں ہے:

ما به تو پرداختیم خانه و هر چه اندر اوست
هر چه پسندِ شماست بر همه عالم حرام

(کلیات سعدی، ص۵۴۴)

-وای شہوت......

=دیوان شمس تبریزی میں یہ شعراس طور ہے:

ای ز شهوت در پلیدی همچو کرم
عاشقان را همچنان پنداشته

(کلیات دیوانِ شمس تبریز،۲/۸۸۷)

-مابو قلمون......

=یہ مصرع خواجہ عبداللہ انصاری کی تفسیر: **کشف الاسرار وعدۃ الابرار** میں نقل ہوا ہے، مکمل رباعی ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

گه با کفِ پرسیمم و گه درویشم
گه با دل پر نشاط و گه دل ریشم

Marfat.com

گه باز پس خلق و گهی درپیشم
من بوقلمون روزگارِ خویشم

(کشف الاسرار وعدة الابرار، ۳۷۰/۶)

Marfat.com

۶-شخصیات

-غوث الدھر[سید نجم الدین قلندر]

=سید نجم الدین غوث الدھر قلندر، شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد سہروردی کے خلیفہ اور بھانجے شیخ الاسلام سید نورالدین مبارک غزنوی کے پوتے اور سید نظام الدین کے صاحب زادے تھے. راقم کی اب تک کی تحقیق (جس کی تفصیل کا یہ محل نہیں) کے مطابق انھیں اپنے والد گرامی سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل تھا. علاوہ ازیں انھیں سید خضر رومی کھپّر دھاری کی صحبت نیز سلسلہ قلندریہ میں خلافت کی سعادت بھی حاصل ہوئی. شیخ نظام الدین قلندر نے اپنی تصنیف: **صراط مستقیم** میں قلندریہ کی سند کو اس طور نقل کیا ہے:

"این فقیر را از بر خود غوث الدھر شاہ قطب الدین سر انداز غوثی و نیز ایشان را از حضرت سید الازکیا [الاذکیا] و الاصفیا سید نجم الدین قلندر و حضرت سید نجم الدین از حضرت سید خضر رومی و حضرت سید خضر رومی از حضرت شیخ عبد العزیز مکی عملدار مکی از حضرت محمد مصطفی ﷺ!." (ص۱۶)

ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

اذکارالابرار-اردو ترجمہ-**گلزار ابرار**، ص۱۵۳-۱۵۴

اصول المقصود، ص۴۲-۵۸

الاعلام بمن فی تاریخ الھند من الاعلام یعنی نزھة الخواطر و بھجة المسامع والنواظر، ۳/۱۳۳-۱۳۴

انقصاح عن ذکر اہل الصلاح، اول، ص۱۹-۲۰: -دوم، ص۲۶-۲۸

انوارالاولیا (سلسلہ عمادیہ)، ص۵۷-۶۰

بحر زخار، ۲/۴۶۶-۴۶۷

Marfat.com

تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور، ۱/۱۱۶۴، ۱۱۶۸، ۱۱۶۸-۱۱۶۹

تاریخ شیراز ہند جون پور، ص ۶۳۴-۶۳۶

تذکرۂ مشائخ شیراز ہند جون پور، ص ۴۲۵

جامع السلاسل، خطی، ص ۱۷۴-۱۷۵

خاتم سلیمانی، ۲/۱۳-۱۴

درد کاکوروی، میر نذر علی، احوال الاولیا، مشمولہ، اسرار تصوف، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ج ۲: ش ۶ ص ۳۶

روض الازہر فی مآثر القلندر، ص ۱۶۸-۱۶۹

شاہان مالوہ، ص ۲۳-۲۴، ۶۰، ۶۸

فصول مسعودیہ، ص ۱۷-۲۷

کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ الموسوم بہ نام تاریخی تحفۃ الابرار، ۶/ ۹۵

گلزار ابرار، خطی، ص ۱۶۲-۱۶۳: مطبوعہ، ص ۱۳۹-۱۴۰

گلشن قلندریہ، ص ۴۸-۴۹

لطائف قدوسی، اردو ترجمہ، ص ۱۸۹

مجاہدات الاولیا، ص ۲۱۰-۲۱۳

مراۃ الاسرار، اردو ترجمہ، ص ۷۴۵-۷۴۶

مراد المریدین، خطی، ۲۳-۳۰

مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا، خطی، ۱۶۶-۱۶۹

نامعلوم الاسم، خطی، ۵ الف-۱۰ الف

نفحات العنبریه من انفاس القلندریه، ص ۴۷-۶۸

وفیات الاخیار، ص ۹۹، ۱۲۴

سید نجم الدین قلندر کے احوال پہ: **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، مولفہ مختار احمد خاں (ساکن: دھار)، ۲۰۱۴ء/ ۱۴۳۵ھ میں ہندی میں نالچھہ سے مزار کی انتظامیہ کے زیر اہتمام شایع ہو چکی ہے۔ یہی کتاب ۲۰۱۵ء/ ۱۴۳۶ھ کو

Marfat.com

اردو رسم الخط میں نالچھہ سے طبع ہوئی.

سید نجم الدین قلندر کی خانقاہ مدھیہ پردیش کے ضلع دھار کے ایک گانْو نالچھہ میں واقع ہے. نالچھہ، دھار سے تقریباً پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے. برادرِ طریقت پراگ اگروال (دھار/ حال مقیم: دہلی) ۱۳ نومبر ۲۰۱۱ء کو راقم کی درخواست پہ پہلی بار دھار سے نالچھہ گئے اور خانقاہ کی تصاویر بنا کر بھیجیں نیز خانقاہ کے مہتمم جناب عبد الغفار (۶ اگست ۱۹۶۳-5 اکتوبر ۲۰۱۳ء) سے میری بات کرائی. عبد الغفار صاحب سے قبل ان کے والد گرامی جناب عبد الستار عرف بیربل بابا اندوری (م: ۲۰ فروری ۱۹۸۰ء) مزار کے متولی تھے. انھیں ان کے پیر و مرشد حکیم سید احمد جہاں گیری (۱۳۰۴-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ/ ۱۸۸۶-۱۵ جون ۱۹۷۶ء، کراچی) نے مزار کی تعمیر اور دیکھ بھال کا فریضہ سونپا تھا. حکیم سید احمد، شاہ محمد نبی رضا خاں ملقب بہ اسد جہاں گیری و معروف بہ دادا میاں (۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۴-۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ/ ۲۷ جولائی ۱۸۶۷-۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء، لکھنؤ) کے دست گرفتہ اور فخر العارفین شاہ محمد عبد الحیٔ جہاں گیری (۱۲۶۷-۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ/ ۵۱-۱۸۵۰-۲۱ اگست ۱۹۲۱ء، مرزا کھیل/ ضلع: چاٹگام) سے خلافت و اجازت سے سرفراز تھے. راقم کی گزارش پہ مورخہ ۱۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو برادرم پراگ، ہندی میں نو مطبوع سوانح عمری کے حصول کے لیے دوبارہ نالچھہ گئے تو معلوم ہوا کہ عبد الغفار صاحب تو وفات پا چکے ہیں اور اب ان کے بیٹے محمد محسن (پ: ۷ جنوری ۱۹۸۹ء، مقیم: اندور) خانقاہ کے نئے متولی ہیں. خانقاہ میں نصب تین کتبہ جات کی تصاویر پراگ نے بہ ذریعہ وائبر مجھے ارسال کیں. ان تین کتبہ جات میں ایک اردو میں اور بقیہ دو دیوناگری میں ہیں. ذیل میں اردو کتبہ نقل کیا جاتا ہے:

۷۸۶

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لاھم یحزنون

صاحبِ کرامات و کمالات، سالارِ منزلِ عرفاں

حضرت شاہ سید نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ

وصال مبارک: ۲۰ ذی الحجہ ۸۵۲ھ

Marfat.com

نور اللہ مرقدہ

برستے ہیں فضائے عرش سے پھول رحمت کے
بہشتِ عاشقاں ہے آستانۂ نجم الدین

حضرت شاہ سید نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ ابن سید نظام الدین ابن سید مبارک غزنوی

آپ کا شمار صوفیہ کے اعلیٰ طبقہ میں کیا جاتا ہے. نظام العرفا سے بیعت ہوئے. پیر ومرشد کے حکم سے عزم روم کیا. وہاں شیخ خضر رومی جو کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے خرقہ پوش تھے، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے. شیخ رومی نے شاہ نجم الدین سے حیا کے پھول، صبر وشکر کے پھل، عجز وانکسار کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن واخلاق کے بیج، ان سب کو لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کٹوانا شروع کروایا اور اشک پشیمانی کا عرق روزانہ اس میں ملاتے رہنے کا حکم دیا. جب یہ سب یک جان ہوئے تو ان سب کو دل کی دیگچی میں بھروا کر شوق کے چولہے پر پکوایا. جب پک کر تیار ہوا تو صفائیِ قلب کی صافی میں چھنوا کر شیریں زبانی کی شکر ملوا کر محبت الٰہی کی تیز آنچ دلوانا شروع کیا. جس وقت یہ سب مرکب پک کر تیار ہوا تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کروایا. اب شمع عرفان روشن ہو چکی تھی، بہ رضائے شیخ خضر رومی زمرۂ قلندراں میں شامل ہو کر دور ودراز کا سفر اختیار کیا. یہاں تک کہ تقدیر الٰہی سرزمین ہند کھینچ لائی. جب آپ مانڈو تشریف لائے تو قلعہ مانڈو کے دامن میں قصبہ نعلچہ چندولا تالاب کے کنارے اقامت گزین ہونا پسند فرمایا اور قلندرانہ لباس میں رہتے رہے، مگر آخر میں یہ لباس موقوف فرما دیا اور خرقۂ صوفیانہ پہن لیا. من جملہ مریدین میں سے شاہ سید قطب الدین بینا دل جون پوری ،شاہ سید نصیر الدین، سید عالم جون پوری جو کہ عرصہ تک عالم کون وفساد کے قطب رہے.
شاہِ مالوہ الپ خان ہوشنگ شاہ کے زمانہ میں آپ کا وصال (۲۰۰) سال کی عمر میں ۲۰ ذی الحجہ ۸۵۲ھ کو ہوا. چند سالوں کے بعد آپ کا مزار شریف وگنبد سلطان غیاث الدین خلجی جو کہ ایک دین دار اور صوم وصلوٰات کا پابند تھا تعمیر کرایا. مذکورہ عمارت حوادث زمانہ کی نظر ہو گئی. عرصہ چالیس سال ہوئے دربار عالی کے حکم سے مولائے من حضرت سید احمد شاہ قادری ابو العلائی جہانگیری نگریا سادات ضلع بانس بریلی نے آستانۂ شاہ سید نجم الدین قلندر پر

Marfat.com

حاضری دے کر مزار شریف کی نشان دہی فرمائی.۱۲ فروری ۱۹۶۴ء کو اپنے مریدین میں سے بالخصوص خادم آستانہ، جاروب کش مزار شریف شاہ سید نجم الدین قلندر علیہ الرحمۃ، عبد الستار (بیر بل بابا اندوری) قادری ابو العلائی جہانگیری کو تعمیر مزار شریف کا حکم دیا، جو کہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء بحمد اللہ مکمل ہوا تو فیق ایزدی سے مزار شریف کا بقایا کام خصوصیت سے چار دیواری وگنبد کا کام ۱۳۹۰ھ میں خادم و جاروب کش آستانہ عبد الستار (بیر بل بابا اندوری) قادری ابو العلائی جہانگیری و قاضی ظہور علی مہو قادری ابو العلائی جہانگیری و تمام مریدین و عاشقان اولیاء اللہ کے ایثار و معاونت سے وعبد الواحد ابن عبد الرحیم مستری اندوری کے زیر نگرانی تعمیر کا کام مکمل ہوا. اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ اٰل محمد و علیٰ سیدنا غوث الاعظم.

کتبہ: ماسٹر محمد اسحاق قریشی، اندور کندہ: احمد خاں، اندور

دیوناگری کتبوں میں سے ایک تو اردو کتبے کا ہی دیوناگری روپ ہے، جب کہ دوسرا کتبہ محفل خانے کی تعمیر کے بارے میں ہے کہ اس کی تعمیر ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو شروع ہوئی اور ۱۷ مئی ۱۹۹۵ء میں خادم آستانہ عبد الغفار ولد عبد الستار عرف بیر بل بابا اور اراکین اندورو انتظامیہ کمیٹی کے تعاون سے پایۂ تکمیل کو پہنچی. وضو خانے میں بھی ایک کتبہ نصب ہے. کتبے کی تحریر کے مطابق وضو خانے کی تعمیر کا افتتاح ۲۷ مئی ۲۰۰۰ء اور ۱۰ مارچ ۲۰۰۱ء کو خادم آستانہ عبد الغفار ولد عبد الستار عرف بیر بل بابا اور اراکین اندورو انتظامیہ کمیٹی کے تعاون سے اس کی تکمیل ہوئی. دیوناگری کتبوں کی تفہیم برادر طریقت نیرج نین (مرانچی/بہار- حال مقیم: بنگلور) کی مدد سے ممکن ہوئی. راقم ان کا ممنون ہے. ایک قدیم کتبے کا عکس مختار احمد خان کی دیوناگری وار دو تالیف میں بھی دیا گیا ہے. یہ کتبہ برصغیر کے قدیم کتبہ جات پر مشتمل کسی کتاب سے لیا گیا ہے. کتبے پہ خط ثلث میں فارسی زبان کے پانچ اشعار کندہ ہیں. کتبے کے مندرجات کے مطابق روضے کی تعمیر اول سید نجم الدین قلندر کی وفات کے ۱۴ سال بعد ۸۵۱ھ میں ہوئی. (**مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدھر رحمۃ اللہ علیہ**، ص ۷۲-۷۳)

حکیم سید احمد جہانگیری کی سوانح حیات نیز شمع جہانگیری میں بھی مزار کی تعمیر نو کی تفصیلات

Marfat.com

ملتی ہیں، دیکھیے:

احمد میاں، حاجی سید، **مختصر سیرت سراج السالکین**، مشمولہ **مظہر الاسرار**، کراچی، حاجی سردار محمد شیخ منصوری، مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۶ ۱۷

قادری، صوفی جمال احمد، **شمع جہانگیری**، کراچی، مؤلف خود، س ن، ۴۴-۴۵

-شیخ المشایخ تاج العارفین شیخ تاج الدین

=ان کے احوال مناقب القلندریہ (مولفہ: ۸۷۸ھ/۴-۱۴۷۳ء) اور **اصداف الدرر** کے علاوہ کسی اور مآخذ میں نہیں ملتے. نفحات العنبریہ میں بھی مذکورہ بالا منابع کے حوالے سے ہی ان کے احوال وارشادات نقل ہوئے ہیں. (نفحات العنبریہ، ص ۶۸ -۷۳)

-شیخ حسین دھکڑ پوش

= شیخ غریب اللہ حسین دھکڑ پوش، شیخ حسام الدین درون حصاری کے صاحب زادے تھے. ان کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا اور وہ شاہ سلیمان مہسوی (مدفون: ماہی سنتوش/ بنگلہ دیش) کے مرید وخلیفہ تھے. بانیِ سلسلہ تک ان کا شجرہ اس طور منتہی ہوتا ہے: شاہ سلیمان مہسوی-حافظ تقی الدین عربی (مدفون: ماہی سنتوش) -شیخ احمد دمشقی (مدفون: ماہی سنتوش)-شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی. شیخ حسین دھکڑ پوش، مخدوم سلیمان لنگر زمین (جو شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری کے خالو اور شیخ شہاب الدین معروف بہ پیر جگ جوت-مرید وخلیفہ: شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، کے داماد تھے) کے نواسے تھے. شیخ حسین نے ۲۸ ربیع الاول ۸۰۲ھ/ ۲۸ نومبر ۱۳۹۹ء کو وفات پائی، مزار مہسون میں ہے. شیخ ضیاء الدین صوفی ان کے معروف خلیفہ ہیں، جن کا مزار چنڈوس/ بہار میں ہے. شیخ حسین کے مزید احوال کے لیے دیکھیے:

آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیانِ وطن، ص ۳۱۵

آثارِ منیر، ص ۱۲، ۲۱

اشراف عرب، ص ۲۵۰

اورادِ غوثیہ، خطی، ص ۱۰۲

Marfat.com

اورادِ غوثیہ، اردو، ص ۱۳۲

تذکرہ صوفیائے بنگال، ص ۱۶۱

ثمرات القدس من شجرات الانس، ص ۵۳۰

سوشل ہسٹری آف مسلم ان بنگال، ص ۱۱۱

شرفا کی نگری، ۱/ ۴۴، ۶۴، ۹۳

شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری و سہم اودر نثر متصوفانہ فارسی، ص ۴۳

کاملانِ پورنیہ، ۱/ ۱۰۱-۱۰۲

کنز الانساب، ص ۱۸۶

مراۃ الکونین، ص ۳۶۸

وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت، ص ۱۲، ۲۸-۲۹

-دھکڑ پوش

= مختلف کتب میں اس لفظ کی مختلف صورتیں ملتی ہیں، جیسے:

۱-دھکر پوش- (اصداف الدرر: اورادِ غوثیہ، خطی، ص ۱۰۲: تبیان وسائل الحقایق فی بیان سلاسل الطرایق، خطی، ۲/ ۱۵۱ب)

۲-دھکڑ پوش- (شرفا کی نگری، ۱/ ۴۴، ۶۴، ۹۳: شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری و سهم اودر نثر متصوفانه فارسی، ص ۴۲-۴۳: شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی، سوانح حیات اور خدمات جلیلہ، ص ۲۹۱: وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت، ص ۱۲: تذکرہ حضرت ابوالنجیب عبدالقاھر سہروردی، ص ۶۶)

۳-ڈھاکر پوش- (تذکرہ صوفیائے بنگال، ص ۱۶۱: سوشل ہسٹری آف مسلم ان بنگال، ص ۱۱۱)

۴-ڈہکڑ پوش (سلسلۃ اللآلی، ص ۱۶)

۵-دھوکر پوش/ دھوکڑ پوش- (آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیان وطن، ص ۳۱۵: آثارِ منیر، ص ۱۲، ۲۱: کنز الانساب، ص ۱۸۶)

آثارِ منیر میں ہے: ''حضرت غریب اللہ حسین دھوکڑ پوش (آپ کے نام کی ایک بستی دھوکڑ

Marfat.com

پوش منیر کے متصل ابھی تک آباد ہے، وہاں آپ کا چلہ بھی ہے)۔" (ص ۱۲)......" [بستی دھکڑ پوش]......کو عوام نے کثرت استعمال سے دھکی پوش بنا دیا۔" (**کاملان پورنیہ، ۱/۱۰۲**)

۶- زنگیر پوش (**اوراد غوثیہ**، اردو، ص ۱۳۲)

۷- دوکھیر پوش- (**ثمرات القدس من شجرات الانس**، ص ۵۳۰)

صاحبِ **ثمرات القدس** ،اس حوالے سے رقم طراز ہیں: "دو کھیر، در زبانِ بنگالی پلاس خشن را گویند. وی [شیخ حسین] دایم بر خود جامه تنگ دربر کردی، بنا بر ان بآن ملقب گردید." (ص ۵۳۰)

مونس القلوب (**ملفوظات**: مخدوم احمد بن حسن لنگر دریا بلخی) میں دھکڑ پوشی کے حوالے سے مکمل تفصیلات نقل ہوئی ہیں: "سماعت شیخ تقی الدین خلیفه بندگی شیخ احمد چرمپوش و شیخ حسین مهسوی به خدمتِ شیخ سلیمان رفتند، هیچ جامه نداشتند. خدمتِ شیخ سلیمان ایشانرا هشت جیتل دادند که هر دو نِفران برائ ستر کنید. چون هر دو بزرگان از پیشِ خدمت شیخ سلیمان برخاستند، بیرون آمدند، میانِ خود اندیشه کردند، بدین مقدار جامه دو نفر نشود. پس خدمتِ شیخ حسین دهکر خریدند و خدمتِ شیخ احمد چرم ستدند. چون هردو بزرگان پوشیده، پیشِ خدمتِ شیخ سلیمان رفتند. خدمتِ شیخ فرمود: شما را همین کافی است، مبارك فرمود."(**مونس القلوب**، خطی، ص ٤٦٣، بہ حوالہ، **وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت**، ص ۱۲)

ترجمہ: حضرت شیخ احمد چرم پوش اور حضرت شیخ حسین مہسوی رحمہا اللہ حضرت شیخ سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اس وقت دونوں بزرگوں کے پاس کپڑا نہیں تھا۔حضرت شیخ نے ان دونوں کو آٹھ جیتل دیے اور فرمایا کہ اس رقم سے دونوں اپنے لیے ستر پوشی کا انتظام کرلیں۔دونوں بزرگان حضرت شیخ سلیمان کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے اور سوچنے لگے کہ اتنی کم رقم میں دونوں کے کپڑے نہیں ہو سکتے ہیں۔اس لیے شیخ حسین نے دھکڑ خرید لیا اور شیخ احمد نے چمڑا لے لیا۔جب شیخ حسین دھکڑ اور شیخ احمد چرم پہن کر حضرت شیخ سلیمان کے پاس آئے، حضرت نے فرمایا: مبارک ہو! آپ لوگوں کے لیے یہی کافی ہے۔"

Marfat.com

(مونس القلوب، اردو، ص ۴۸۱-۴۸۲)

-سید الاولیا خضر رومی کھپرا دھاری

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

اصول المقصود، ص ۲۷-۴۱

انصاح عن ذکر اہل الصلاح، دوم، ص ۴۹-۵۰

بحر زخار، ۲/ ۴۶۶

درد کاکوروی، میر نذر علی، احوال الاولیا، مشمولہ، اسرار تصوف، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ج ۲: ش ۶، ص ۳۶-۳۹

روض الازہر فی مآثر القلندر، ص ۱۶۶-۱۶۸

فصول مسعودیہ، ص ۱۲-۱۷

مجاہدات الاولیا، ص ۲۰۹

مجمع الاولیا، خطی، ۳۸۳ الف

مراد المریدین، خطی، ۱۹-۲۲

مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا، خطی، ص ۴۸۵-۴۸۷

نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ، ص ۲۹-۳۹

-سلطان ابراھیم شاہ

=سلطان ابراہیم شاہ اپنے بڑے بھائی سلطان مبارک شاہ شرقی (م: ۸۰۴ھ) کی وفات کے بعد ۸۰۴ھ کو تخت نشین ہوئے اور ۸۴۴ھ کو وفات پائی. ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور، ۱/ ۱۳۶-۱۸۹

تاریخ شیراز ہند جون پور، ص ۹۷-۱۳۳

تاریخ فرشتہ، اردو ترجمہ، ۲/ ۳۹۲-۳۹۴

تذکرۂ مشائخ شیراز ہند جون پور، ص ۸۹-۱۰۵

گلشن ابراہیمی معروف بہ تاریخ فرشتہ، ۲/ ۳۰۵-۳۰۶

-قاضی ارشد(؟)

Marfat.com

–قاضی صامت علاء الدین(؟)

–امام اسماعیل(؟)

–امام شاطبی

=دنیائے عرب کے دو علمائے کرام جو شاطبی کے نسبت سے معروف ہوئے، یعنی: امام ابو محمد قاسم بن فیرۃ بن خلف بن احمد رعینی الشاطبی (۵۳۸-۲۸ جمادی الثانی ۵۹۰ھ/۴۴/۱۱۴۳-۲۰ جون ۱۱۹۴ء) اور امام ابو سحاق ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الشاطبی (م: ۸ شعبان ۷۹۰ھ/۱۲ اگست ۱۳۸۸ء) سید نجم الدین قلندر کی ملاقات یقیناً امام ابو محمد قاسم الشاطبی کے نواسے (امام اسماعیل) سے ہوئی ہوگی. سید نجم الدین قلندر کے معاصرین میں شاطبی نام کے ایک ہندی عالم: قاضی علم الدین بن عین الدین بن نجم الدین الصدیقی الشاطبی الگجراتی (م: ۲۰ رمضان ۸۶۰ھ/۲۲ اگست ۱۴۵۶ء) بھی تھے. صاحبِ *نزہۃ الخواطر* ان کے بارے میں رقم طراز ہیں: "الشیخ احد العلماء المبرزین فی القراء ة و التجوید الفقه والعربیة، اخذ الطریقة عن الشیخ صدر الدین محمد الحسینی البخاری و لازمه زماناً ثم سافر و ادر الهند و سکن بگجرات یدرس و یفید."(**الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام المسمیٰ بنزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر**، بیروت، ۱/۲۶۱)

امام ابو محمد قاسم الشاطبی کے احوال کے لیے ملاحظہ کیجیے:

تاریخ الاسلام و وفیات المشاهیر و الاعلام،۱۲/۹۱۳

–مولانا جلال الدین رومی

=ان کے احوال کے لیے ملاحظہ کیجیے:

افلاکی العارفی، شمس الدین احمد، **مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ج۱:۱۹۵۹ء، ج۲: ۱۹۶۱ء

سپه سالار، فریدون بن احمد ، **رساله فریدون بن احمد سپهسالار در احوال مولاناجلال الدین مولوی**، با تصحیح و مقدمه، سعید نفیسی، تهران، کتابخانه و چاپخانهٔ اقبال، ۱۳۲۵ش

Marfat.com

-زید[بن حارثہ]

=آں حضرتﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ

-شیخ زادہ چایلدہ

="زاد بود اچه، خواب گاهِ مندو، و نامِ او چایلده. خلیفهٔ شاه راجو قتال که چراغ دودمانِ سهروردیه بدو روشن است و به مخدوم جهانیان قدس سره' بی واسطه می رسد." (**گلزار ابرار**، ص ۱۳۵)

ترجمہ: ''آپ کی زاد بود اچہ اور خواب گاہ منڈو (مانڈو) ہے. نام آپ کا چایلدہ اور شاہ راجو قتال کے خلیفہ ہیں، جن سے خاندان سہروردیہ کا چراغ روشن ہے. اور مخدوم جہانیاں تک سلسلہ بے واسطہ پہنچتا ہے. (**اذکار ابرار**، اردو، ۱۴۸)

مزید دیکھیے:

الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام یعنی نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، ۳/۴۰

نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، اردو، ۳/۷۸-۷۹

بحر زخار، ۲/۳۶۲-۳۶۳

گلزار ابرار، ص ۱۳۵-۱۳۶

-خواجه حسن بصری

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

ابن الجوزی، الامام جمال الدین ابی الفرج، **آداب الحسن البصری– و زهده و مواعظه**، تحقیق، سلیمان الحرش، دمشق، ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء

المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری امام الزاهدین**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ٢٠١٠ء، الطبعة الاولیٰ

المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری آثاره و اقواله و مواعظه**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء، الطبعة الاولیٰ

مصطفی سعید الخن، **الحسن بن یسار البصری الحکیم الواعظ الزاهد العالم**، دمشق، دار القلم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٥ء

Marfat.com

-خواجہ ابویزید بسطامی

=ان کے احوال کے دیکھیے:

جواد نور بخش، دکتر، **بايزيد بسطامی**، تهران، انتشارات يلدا قلم، ۱۳۸۵ ش، چهارم

عارف، پروفیسر علامہ فضل احمد، **سیرت بایزید**، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۶ء

Muhammad, Abd-r-Rabb, **Abu Yazid al-Bistami: His Life and Doctrines**, Thesis fro Ph.D, Montreal, McGill University, january 1970

-اصحاب کہف اور سلکِ اصحابِ کہف

=امم سابقہ کے چند موحد نوجوانوں کا جب ان کی قوم سے اختلاف بڑھا تو انھوں نے شہر چھوڑ دیا اور ایک غار میں قیام پذیر ہو گئے. ان کے ساتھ ان کا کتا بھی تھا. خدا کی قدرت سے وہ تقریباً دو سو سال اس غار میں سوئے رہے. (**تذکیر القرآن**، ۲/ ۹-۱۳) قرآن مجید کی سورۂ الکہف میں ان کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے.

-مولانا حسین

=مولانا حسین سے مراد مخدوم حسین بن معز بلخی ملقب بہ نوشہ توحید (م: ۲۴ ذی الحجہ ۸۴۴ھ / ۱۵ مئی ۱۴۴۱ء) ہیں. مخدوم نوشہ توحید، شیخ معز الدین بلخی کے صاحب زادے اور شیخ مظفر بلخی (م: رمضان ۷۸۸ھ/ اکتوبر ۱۳۸۶ء) کے بھتیجے نیز مرید و خلیفہ ہیں. آگے مولانا مظفر، شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (۲۹ شعبان ۶۶۱ - ۵ شوال ۷۸۲ھ/ ۸ جولائی ۱۲۶۳ - ۲ جنوری ۱۳۸۱ء) کے مرید و خلیفہ ہیں. **نفحات العنبریہ** میں ہے: "[مخدوم قطب الدین بینا دل قلندر سرانداز غوثی کو] سلسلہ فردوسیہ کی اجازت شیخ المشائخ حسین بن معز بن شمس بلخی سے تھی...... حضرت شیخ حسین بن معز کو جب کشف سے معلوم ہوا کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے تو سرہرپور آ کر انھوں نے آپ کو طریقہ فردوسیہ کی اجازت دی اور تعلیم کرنے کے بعد فرمایا کہ اب تمھارا کشودِ کار حضرت سید نجم الدین غوث الدہر قلندر کی توجہ پہ منحصر ہے، جو غارِ حرا میں مشغول بہ حق ہیں."

(**نفحات العنبریہ**، ص ۷۷)

Marfat.com

-شیخ عبد القادر گیلانی

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

الشطنوفی، شیخ نور الدین ابو الحسن، **بھجة الاسرار و معدن الانوار**، قاھرہ، مطبعة المیمونیة، ۱۳۰٤ھ

تادفی، شیخ محمد ابن یحییٰ، **قلاید الجواھر فی مناقب الشیخ عبد القادر**، قاھرہ، المطبعة العثمانیة، ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸٦ء

البغدادی، مرتضیٰ نظمی زادہ، **تذکرة الاولیا فی تراجم الائمة و المتصوفة و الزھاد فی بغداد و ما حاورھا من البلدان**، دراسة و تحقیق، الدکتور حمید مجید ھدو، بیروت، البحار ناشرون- الھلال للطباعة والنشر والتوزیع، ۲۰۱۲ء، الطبعة الاولیٰ، ص۲۰۸-۲۱۳

-سید محمد مرتضیٰ(؟)

-ابن سقا بغدادی

=ان کے احوال کے لیے دیکھیے:

بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، اردو، ص۱۰-۱۲

Marfat.com

۶-مقامات

-سرورپور

= تحصیل جلال پور، ضلع امبید کرنگر (اتر پردیش) کا ایک گانو.

(http://www.onefivenine.com)

-کنتت

= تحصیل نگر، ضلع مرزاپور (اتر پردیش) کا ایک گانو.

(http://www.onefivenine.com)

-جون پور

=اتر پردیش اسٹیٹ کا معروف ضلعی مرکز.

(https://en.wikipedia.org)

-مانڈو

=مانڈو یا مانڈوگڑھ، ضلع دھار (مدھیہ پردیش) کا معروف تاریخی قصبہ.

(https://en.wikipedia.org)

-ملتان

=پنجاب (پاکستان) کا معروف تاریخی شہر

Marfat.com

Marfat.com

کتابیات

مخطوطات/غیر مطبوعہ:

اردو

۱. منعمی، ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد، **شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی- سوانح حیات اور خدمات جلیلہ**، غیر مطبوعہ

عربی

۱. الحریری، کمال الدین محمد، **تبیان وسائل الحقایق فی بیان سلاسل الطرایق**، استامبول، سلیمانیه لائبریری، ذخیرۂ ابراهیم آفندی، ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۱ه، السید الشیخ بکر صدقی بن احمد بن بکر بن احمد بن محمد، رقم: ۴۳۰، ج۲

فارسی

۱. اردستانی، علی اکبر، **مجمع الاولیا**، لاهور، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، ذخیرۂ آذر، ۱۲ ه، شماره: H-۱۷۱

۲. اسد الله خان، **نامعلوم الاسم**، رام پور، رضا لائبریری

۳. بدخشانی، مجد الدین علی، **جامع السلاسل**، خطی، اسلام آباد، گنج بخش، شیخ فقیر الله، غره محرم ۱۱۵۴ه، شماره: ۱۰۶۰

۴. بهاری، قاضی سید بن خطاب، **مونس القلوب**، خطی، پٹنه، فصلی کتب خانه بلخیه فردوسیه، مکتوبه، ۱۲۴۱ه

۵. خیر آبادی، مخدوم سعد الدین، **مجمع السلوك و الفواید**، کاکوری، کتب خانه انوریه

Marfat.com

۶. غوثی شطاری، محمد، **گلزار ابرار**، اسلام آباد، کتاب خانه گنج بخش، شماره:۱۲۷۹۹

۷. فضل علی، شاہ، **مناقب الاصفیا فی سلسلة الاولیا**، کاکوری، کتب خانه انوریه، احمد علی ساکن قصبه لاهر پور محله قاضی ٹوله، ٦ ذی الحجه ۱۲۹۱ھ

۸. قلندر، شیخ نظام الدین، **صراط مستقیم**، کاکوری، کتب خانه انوریه

۹. گوالیاری، شیخ محمد غوث، **اوراد غوثیه**، کولکته، ایشیائك سوسائٹی، شفیع الدین بن ملك خیر الله بن ملك پیر محمد ساکن موضع سهاه پرگنه ظهور آباد سرکار غازی پور مضاف صوبه الهٰ آباد، ۲ شوال [۱۱۲۸ھ] شماره:۱۲۵۲

۱۰. مراد علی، شاہ، **مراد المریدین**، کاکوری، کتب خانه انوریه، حامد علی ساکن حضرت پور عرٖ قصبه کهیری محله سحسرائے متصل درگاه چهیدا میاں صاحب جانب شمال برای پاس خاطر مولوی سید محمد رکن الدین ساکن قصبه لاهر پور، ۱۷ محرم الحرام ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء

۱۱. معین الحق، میر شاہ، **منبع الانساب**، خطی، لندن، برٹش میوزیم، محمد حامد بجنوری، ۱۳ ربیع الثانی ۱۱۷۵ھ، شماره:OR226

ENGLISH

1.Muhammad, Abd-r-Rabb. **Abu Yazid al-Bistami: His Life and Doctrines**, Thesis fro Ph.D, Montreal, McGill University, january1970

Marfat.com

مطبوعات:

اردو

۱. احمد میاں، حاجی سید، **مختصر سیرت سراج السالکین**، مشمولہ **مظہر الاسرار**، کراچی، حاجی سردار محمد شیخ منصوری، مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۱۷۶

۲. اصلاحی، مولانا امین احسن، **تدبر قرآن**، لاہور، فاران فاؤنڈیشن، نومبر ۲۰۰۹ء/ ذیقعد ۱۴۳۰ھ، ج ۶

۳. اقبال، **بالِ جبریل**، لاہور، [شاعر خود] جنوری ۱۹۳۵ء، اول

۴. اقبال احمد، سید، **تاریخ شیراز ہند جون پور**، معاون، ایم محتشم کاشانی، جون پور، شیراز ہند پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۶۳ء اول

۵. امیر خرد، سید محمد بن مبارک علوی کرمانی معروف بہ، **سیر الاولیا**، اردو ترجمہ، غلام احمد خاں بریاں، دہلی، مسلم پریس، ۱۳۲۰ھ، اول

۶. اویسی، علامہ محمد فیض احمد، **تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر**، بہاول پور، مکتبہ اویسیہ، اپریل ۱۹۹۹ء، اول

۷. بریلوی، سید عبد الحئ، نزهة الخواطر و بهجة المسامع والنواظر، اردو ترجمہ، ابو یحییٰ امام خان نوشہروی، لاہور، مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۵ء، دوم

۸. بلخی فردوسی، مخدوم مولانا حسین نوشہ توحید، **مکتوبات مخدوم حسین**، اردو ترجمہ، سید شاہ قسیم الدین احمد بلخی فردوسی، شاہ علی ارشد شرفی بلخی، کراچی، بزم فردوسیہ، جولائی ۱۹۹۹ء/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ، اول

۹. بہاری، قاضی شہ بن خطاب، **مونس القلوب**، اردو ترجمہ، مولانا ڈاکٹر محمد علی ارشد، نالندہ/ بہار، مکتبہ شرف بیت الشرف، ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، اول

۱۰. پھلواروی، مولانا حسن میاں قادری چشتی، **تذکرہ حضرت ابو النجیب عبد القاہر سہروردی**، لکھنو، مطبع مولوی فتح محمد تایب، ۱۳۲۸ھ

۱۱. تھانوی، مولانا شاہ محمد اشرف علی، اشرف الطريقة فى الشريعة والحقيقة المعروف بہ **شریعت وطریقت**، مرتبہ، مولوی محمد دین حنفی چشتی، کراچی، مکتبہ تھانوی، س ن

Marfat.com

۱۲. جون پوری، سید اقبال احمد، **تاریخ سلاطین شرقی اور صوفیائے جون پور**، جون پور، شیراز ہند پبلشنگ ہاؤس، جنوری ۱۹۹۸ء، ج ا

۱۳. جہلمی، طارق مجاہد، **شیخ عبد القادر جیلانی بحیثیت سید الاولیا**، جہلم، مجاہد اکیڈمی، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ/۴ اگست ۱۹۹۸ء، اول

۱۴. جھونسوی، مخدوم سید معین الدین، **منبع الانساب**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر ساحل شہسرامی، علی گڑھ، مدرسہ فیضانِ مصطفیٰ، صفر ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء، اول

۱۵. چشتی، شیخ عبد الرحمان، **مراۃ الاسرار**، تحقیق و ترجمہ، مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری، لاہور، بزم اتحاد المسلمین، رجب ۱۴۱۲ھ

۱۶. چشتی، ممتاز احمد، **قدم الشیخ عبد القادر علیٰ رقاب الاولیاءِ الاکابر**، ملتان، بزم سعید جامعہ انوار العلوم، [۱۹۹۹ء]، اول

۱۷. چشتی صابری، مولانا محمد احسن، **وفیات الاخیار**، فیصل آباد، سنی دار الاشاعت، ۱۳۹۹ھ

۱۸. چشتی نظامی، شمس الفقہا صاحب زادہ ابو الحامد محمد احمد، **کلام الاولیاء الاکابر علیٰ قول الشیخ عبد القادر المعروف بہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ**، بصیر پور/ اوکاڑہ، تنظیم غلامان شمس الفقہا، [۱۹۹۸ء]، اول

۱۹. حافظ پوری، حکیم ظہیر الدین عباسی، **النور**، جون پور، جون پور پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۲ء، اول

۲۰. حیدر، مولوی حافظ محمد علی، مصباح التعرف لارباب التصوف، رام پور، مطبع سرکاری، ۱۳۳۹ھ

۲۱. خلیفہ عبد الحکیم، ڈاکٹر، **تشبیہات رومی**، لاہور، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، فروری ۱۹۵۹ء، اول

۲۲. خیر آبادی، مخدوم شیخ سعد الدین، **مجمع السلوک والفواید**، اردو ترجمہ، محمد ضیاء الرحمان علیمی، نظر ثانی، حسن سعید صفوی - ذیشان احمد مصباحی، سید سراواں/ الہٰ آباد، شاہ صفی اکیڈمی، ۲۰۱۶ء/ ۱۴۳۸ھ، ج ا

۲۳. [داؤد خان، صالح مخلص]، جامع، **مونس المریدین**، اردو ترجمہ، سید شاہ قسیم الدین احمد شرفی الفردوسی، بہار (نالندہ)، مکتبۂ شرف بیت الشرف خانقاہِ معظم، ۲ شوال ۱۳۸۳ھ، اول

۲۴. دردائی پروفیسر معین الدین، **مجلس صوفیہ**، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۱۹۸۸ء، اول

۲۵. دردائی، محمد معین الدین، **تاریخ سلسلہ فردوسیہ**، گیا، تاج پریس، فروری ۱۹۶۲ء، اول

Marfat.com

۲۶. راجی محمد، **اشجار الجمال المعروف اخبار الجمال**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر سید روح اللہ نقوی، [کوئٹہ]، باب الھوا تیج آرگنائزیشن انٹرنیشنل پاکستان، دسمبر ۲۰۱۲ء، اول

۲۷. رکن الدین، مولانا شیخ، **لطایف قدوسی**، اردو ترجمہ، احسان احمد صابری، لاہور، سیرت فاؤنڈیشن، ۲۰۱۵ء

۲۸. سعید، ڈاکٹر میاں محمد، **تذکرہ مشائخ شیراز ہند جون پور**، لاہور، اسلامک بک پبلشرز، رمضان ۱۴۰۵ھ/ جون ۱۹۸۵ء، دوم

۲۹. سعیدی، ڈاکٹر الطاف حسین، **افضلیت غوث اعظم، دلائل وشواہد**، لاہور، دار الفیض گنج بخش، ۱۹۹۹ء، اول

۳۰. سہروردی، شیخ الشیوخ شہاب الدین، **عوارف المعارف**، اردو ترجمہ، شمس بریلوی، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، اپریل ۱۹۷۷ء، اول

۳۱. شبلی نعمانی، شمس العلما مولانا، **سوانح مولانا روم**، کان پور، نامی پریس، س ن

۳۲. شرافت نوشاہی، علامہ سید شریف احمد، **خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ**، مرید کے، ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، اول

۳۳. **شریمد بھگوت گیتا**، اردو ترجمہ، سوامی کشور داس، کرشن داس، دلی، دیہاتی پستک بھنڈار، س ن، اول

۳۴. الشطنوفی الشافعی، امام ابوالحسن، **بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار**، اردو ترجمہ، مولانا حافظ پروفیسر سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی، لاہور، پروگریسو بکس، جنوری ۱۹۹۵ء، اول

۳۵. شمس مصباحی، ڈاکٹر غلام جابر، **کاملان پورنیہ**، ممبئی، برکاتِ رضا فاونڈیشن، ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء، اول، ج ۱

۳۶. صدیقی وارثی، مولوی شیخ فضل حسین، **مشکوۃ حقانیت المعروف معارف وارثیہ**، بانکی پور/ پٹنہ، مطبع اخلاقی، ۱۹۱۹ء، اول

۳۷. صوفی منیری، ابو محمد جلیل الدین حسین عرف سید فرزند علی شاہ، **وسیلۂ شرف وذریعۂ دولت**، بہ تصحیح وتحشیہ محمد طیب ابدالی، پٹنہ، مرتب خود، اکتوبر ۱۹۶۵ء، اول

۳۸. طاہر الہاشمی، پروفیسر قاضی محمد، **امام طبری کون؟ - مورخ، مجتہد یا افسانہ ساز**، حویلیاں، قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی، شعبان ۱۴۳۷ھ/ مئی ۲۰۱۶ء، اول

Marfat.com

۳۹. ظفر الیقین، شاہ، **گلشن قلندریہ**، گیان پور (ضلع: بھدوہی)، مولف خود، ۱۹۹۹ء، اول
۴۰. عارف، پروفیسر علامہ فضل احمد، **سیرت بایزید**، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۶ء
۴۱. عطا محمد، **تحقیق الاولیا فی شانِ سلطان الاولیا**، جلوانہ/ لائل پور، جلوی کتب خانہ، محرم ۱۳۸۵ھ
۴۲. علوی، حکیم نثار احمد، **سخنوارانِ کاکوری**، کراچی، میخانۂ ادب، ۱۹۷۸ء
۴۳. علوی، مولوی امیر احمد، **شاہانِ مالوہ**، لکھنؤ، انوار المطابع، س ن
۴۴. غوثی شطاری، محمد، **اذکار الابرار** - اردو ترجمہ - **گلزار ابرار**، مترجم، فضل احمد جیوری، آگرہ، مطبع مفید عام، ۱۳۲۶ھ، اول
۴۵. فاخری، مولانا شاہ خالد میاں، **اصطلاحات تصوف**، کراچی، دار المصنفین، [۱۹۹۰ء]
۴۶. فردوسی، مولوی غلام نبی، **مرآۃ الکونین**، لکھنو، مطبع نامی منشی نول کشور، ۱۳۱۲ھ
۴۷. فریدی، شاہ محمد عبد الصمد، **اصطلاحات صوفیہ**، دہلی، دلی پرنٹنگ ورکس، جنوری ۱۹۲۹ء، اول
۴۸. فضلی، سید محمد نجم الحسن، **اشراف عرب**، کراچی، جاجنیری اکیڈمی، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء
۴۹. قادری، صوفی جمال احمد، **شمع جہانگیری**، کراچی، مؤلف خود، س ن
۵۰. قادری، محمد ریاض، **مناقب رومی**، لاہور، شبیر برادرز، فروری ۱۹۹۷ء
۵۱. قدوسی، اعجاز الحق، **تذکرہ صوفیائے بنگال**، لاہور، اردو سائنس بورڈ، ۱۹۶۵ء، اول
۵۲. قلندر، مولانا مولوی حافظ شاہ محمد علی حیدر، **تذکرۂ حبیبی**، لکھنو، حسنی پرنٹنگ پریس، ۱۳۶۰ھ
۵۳. کاکوروی، مولانا حافظ شاہ محمد علی انور قلندر، **انتصاح عن ذکر اہل الصلاح مع ضمیمہ موسومہ ایضاح**، اردو ترجمہ، مولانا شاہ عین الحمید رعلوی کاکوروی، ضمیمہ، مولانا شاہ محمد حبیب قلندر، کاکوری، کتب خانہ انوریہ، ۲۰۰۰ء، اول
۵۴. الکلاباذی، امام ابوبکر بن ابو اسحاق محمد بن ابراہیم بن یعقوب البخاری، **التعرف لمذہب اہل التصوف**، اردو ترجمہ، ڈاکٹر پیر محمد حسن، لاہور، اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، اول
۵۵. کیلانی، مولانا عبد الرحمان، **شریعت وطریقت**، لاہور، مکتبۃ السلام، اکتوبر ۱۹۹۳ء، دوم
۵۶. گوالیاری، شاہ محمد غوث، **اورادِ غوثیہ**، اردو ترجمہ، غ م فریدی، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، س ن)
۵۷. محدث دہلوی، شیخ عبد الحق، **زبدۃ الآثار - تلخیص - بہجۃ الاسرار**، اردو ترجمہ، پیرزادہ اقبال

Marfat.com

احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، ۲۰۱۱ء، اول

۵۸. محمد، جی اے حق، **اسلامی اصطلاحات**، اسلام آباد، اکیڈمی معارف اسلامیہ، ربیع الاول ۱۴۱۳ھ/ستمبر ۱۹۹۲ء، اول

۵۹. محمد نواب مرزا بیگ، نواب مرزا آفتاب بیگ عرف، **کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ الموسوم بہ نام تاریخی تحفۃ الابرار**، دہلی، مطبع رضوی، ۱۳۲۵ھ، ج ۶

۶۰. مختار، مولوی حسیب اللہ، **انور الاولیا**، ترتیب و تدوین، سید نعمت اللہ، کراچی، بساط ادب (پاکستان)، ۱۴۲۰ھ/جنوری ۲۰۰۰ء

۶۱. مختار احمد خان، **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، نالچھہ/ضلع: دھار، انتظامیہ کمیٹی درگاہ [سید نجم الدین قلندر]، ۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ، اول

۶۲. مصطفوی حنفی، علامہ محمد علی، **تحقیق المعانی فی قدم الغوث الجیلانی معروف بہ قدم غوث کا صحیح مفہوم**، لاہور، مکتبہ برکاتیہ چشتیہ، [۲۰۰۰ء]، اول

۶۳. منیری، سید شاہ محمد مراد اللہ، **آثار منیر**، بانکی پور، برقی مشین پریس، ۱۳۶۷ھ، اول

۶۴. میر، میر تقی، **کلیات میر تقی**، لکھنو، مطبع نامی نول کشور، مارچ ۱۸۷۴ء، دوم

۶۵. نظام یمنی، جامع، **لطائف اشرفی**، اردو ترجمہ، شمس بریلوی، نظر ثانی، ڈاکٹر خضر نوشاہی، کراچی، شیخ محمد ہاشم اشرفی، جون ۱۹۹۹ء، اول

۶۶. نظامی قادری الفردوسی، سید قیام الدین، **شرفا کی نگری**، کراچی، نظامی اکیڈمی، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، اول، ج ۱

۶۷. نیر، حکیم سید شاہ محمد شعیب، **آثارات پھلواری شریف معروف بہ اعیان وطن**، پھلواری، دار الاشاعت خانقاہ مجیبیہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء

۶۸. وحید الدین خاں، مولانا، **تذکیر القرآن**، کراچی، فضلی سنز، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء، اول، ج ۲

۶۹. ولی الدین، ڈاکٹر میر، **مدراج السلوک**، کراچی، مدینہ پبلشنگ کمپنی، [۱۹۷۸ء]

۷۰. ہجویری، سید ابوالحسن علی بن عثمان، **کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، سید ابوالحسنات قادری، لاہور، رضوی کتب خانہ، ۱۳۹۳ھ

۷۱. ـــ **کشف المحجوب**، اردو ترجمہ، علامہ فضل الدین گوہر، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر ۱۹۸۶ء

Marfat.com

۷۲. ہندوشاہ، ملا محمد قاسم، **تاریخ فرشتہ**، لکھنو، مطبع منشی نول کشور، جون ۱۹۰۵ء/ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ، سوم، ج ۲

عربی

۱. ابن الجوزی، الامام جمال الدین ابی الفرج، **آداب الحسن البصری- و زهده و مواعظه**، تحقیق، سلیمان الحرش، دمشق، ١٤٣٤ھ/٢٠١٣ء

۲. البغدادی، مرتضیٰ نظمی زاده، **تذكرة الاوليا فی تراجم الائمة و المتصوفة و الزهاد فی بغداد و ما جاورها من البلدان**، دراسة و تحقيق، الدكتور حميد مجيد هدو، بيروت، البحار ناشرون- الهلال للطباعة والنشر والتوزيع، ٢٠١٢ء، الطبعة الاولىٰ

۳. تادفی، شیخ محمد ابن یحییٰ، **قلايد الجواهر فی مناقب الشيخ عبد القادر**، قاهره، المطبعة العثمانية، ١٣٠٣ھ/ ١٨٨٦ء

۴. الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، **الجامع الكبير = سنن الترمذی**، المحقق، بشار عواد معروف، بيروت، دار الغرب الإسلامی، ١٩٩٨ء

۵. الترمذی، امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَوْرة، **الشمائل المحمدية و الخصائل المصطفوية**، حققه وعلق عليه، سيد بن عباس الجليمی، مكة المكرمة، المكتبة التجارية، ١٤١٣ھ/١٩٩٣ء، الطبعة الاولىٰ

۶. الحاكم، أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبی الطهمانی النيسابوری المعروف بابن البيع، **المستدرك على الصحيحين**، تحقيق، مصطفیٰ عبد القادر عطا، بيروت، دار الكتب العلمية، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء

۷. الحسنی، العلامة الشريف عبد الحئی بن فخر الدين، **الاعلام بمن فی تاريخ**

Marfat.com

الهند من الاعلام یعنی نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع والنواظر، ملتان، طیب اکادمی،١٤١٢ھ/١٩٩١ء، ج ٣

٨. الحسنی، العلامۃ الشریف عبد الحئی بن فخر الدین، **الاعلام بمن فی تاریخ الھند من الاعلام یعنی نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع والنواظر**، بیروت،دار ابن حزم، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء، الطبعۃ الاولیٰ، ج٣

٩. الدھلوی القادری الشاذلی البخاری، مولانا الشیخ عبد الحق المحدث المحقق، **زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار**، بمبئی، مطبع بکسلنک کمپنی، ١٣٠٤ھ

١٠. الدیلمی الھمدانی، ابو شجاع شیرویہ بن شھر دار بن شیرویہ بن فنا خسرو، **الفردوس بمأثور الخطاب**، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء، ج٢

١١. الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز، **تاریخ الاسلام و وفیات المشاھیر و الاعلام**، المحقق، الدکتور بشار عواد معروف، بیروت ، دار الغرب الاسلامی، ٢٠٠٣ء، الطبعۃ الاولیٰ، ج ١٢

١٢. السلمی، ابی عبد الرحمن محمد بن الحسین، **طبقات الصوفیۃ**، حققہ وعلق علیہ، مصطفیٰ عبد القادر عطا، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء، الطبعۃ الاولیٰ

١٣. السھروردی، [الشیخ شھاب الدین عمر]، **عوارف المعارف**، تحقیق و ضبط، ا.د احمد عبد الرحیم السایح، المستشار، توفیق علی وھبۃ، القاھرۃ، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، ١٤٢٧ھ/٢٠٠٦ء، ج١

١٤. السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر، **الحاوی للفتاوی**، بیروت، دار الفکر للطباعۃ و النشر، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٤ء، ج٢

١٥. الشطنوفی، شیخ نور الدین ابو الحسن، **بھجۃ الاسرار و معدن الانوار**، قاھرہ، مطبعۃ المیسونیۃ، ١٣٠٤ھ

Marfat.com

۱۶. الکلاباذی، ابی بکر محمد بن اسحٰق، **التعرف لمذهب اهل التصوف**، ضبطه و علو علیه وخرج آیاته و احادیثه، احمد شمس الدین، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

۱۷. مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی، **موطأ الإمام مالک**، المحقق، بشار عواد معروف، محمود خلیل، بیروت، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ

۱۸. المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری امام الزاهدین**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۲۰۱۰ء، الطبعة الاولیٰ

۱۹. المزیدی، الشیخ احمد فرید، **الحسن البصری آثاره و اقواله و مواعظه**، بیروت، دار الکتب العلمیة، ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء، الطبعة الاولیٰ

۲۰. مسلم بن الحجاج، القشیری النیسابوری،أبو الحسن، **المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم**، المحقق،محمد فؤاد عبد الباقی، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، ۱۹۸۷ء

۲۱. مصطفیٰ سعید الخن، **الحسن بن یسار البصری الحکیم الواعظ الزاهد العالم**، دمشق، دار القلم، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

۲۲. الهروی القاری، ابو الحسن نور الدین ملا علی بن (سلطان) محمد، **الفوائد والأخبار والحکایات عن الشافعی وحاتم الأصم ومعروف الکرخی وغیرهم**، المحقق، الدکتور عامر حسن صبری، بیروت، دار البشائر الإسلامیة، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱م، الطبعة الاولیٰ، ج۱

۲۳. الهروی القاری، ابو الحسن نور الدین ملا علی بن (سلطان) محمد، **مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح**، بیروت، دار الفکر، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲م، الطبعة الاولیٰ، ج۱

Marfat.com

فارسی

۱. اشرف، وجیه الدین، **بحر زخار**، تصحیح و تدوین، آذر میدخت صفوی، علیگر، مرکز تحقیقات فارسی دانشگاه اسلامی، دهلی نو، مرکز تحقیقات فارسی رایزنی فرهنگی سفارت جمهوری اسلامی ایران، اسفند ۱۳۹۲ش/ مارس ۲۰۱۴ء، ج ۲

۲. افلاکی العارفی، شمس الدین احمد، **مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ۱۹۵۹ء،ج۱

۳. -**مناقب العارفین**، مصحح، تحسین یازیجی، انقره، انجمن تاریخ ترک، ۱۹۶۱ء، ج۲

۴. امیر خورد[خرد]، مولانا سید محمد مبارك العلوی الکرمانی المدعو به، **سیر الاولیا**، دهلی، مطبع محب هند- به اهتمام: چرنجی لال، شعبان ۱۳۰۲ھ

۵. بلخی فردوسی، مخدوم مولانا حسین نوشه توحید، **مکتوبات مخدوم حسین**، اردوترجمه، سید شاه قسیم الدین احمد بلخی فردوسی، شاه علی ارشد شرفی بلخی، کراچی، بزم فردوسیه، جولائی ۱۹۹۹ء/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ، اول

۶. تراب علی، مولانا شاه، **اصول المقصود**، لکهنو، مطبع اصح المطابع، ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء

۷. ثبات، شاه امین الدین فردوسی متخلص به، **سلسلة اللآلی**، لکهنو، مطبع انوار محمدی، ۱۳۰۰ھ

۸. جلابی هجویری غزنوی، ابو الحسن علی بن عثمان، **کشف المحجوب** ،به کوشش، دکتر محمد حسین تسبیحی[رها]، اسلام آباد، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، لاهور، سمن پبلی کیشنز، ۲۳ آذر ماه ۱۳۷۴ھ ش/۲۱ رجب ۱۴۱۶ھ ق/۱۴دسامبر ۱۹۹۵میلادی

Marfat.com

۹. جواد نور بخش، دکتر، **بایزید بسطامی**، تهران، انتشارات یلدا قلم، ۱۳۸۵ش، چهارم

۱۰. حسین علی، حکیم، **انوار الصفی فی اظهار اسرار الجلی والخفی**، لکھنو، مطبع گلزار محمدی، ۱۲۹۸ھ

۱۱. الدھلوی القادری الشاذلی البخاری، مولانا الشیخ عبد الحق المحدث المحقق، **زبدۃ الاسرار و زبدۃ الآثار**، بمبئی، مطبع بکسلنگ کمپنی، ۱۳۰٤ھ

۱۲. راجی محمد، **مبارک نامه**، تحقیق و تدوین، حسن نواز شاہ، نژالی، مخدومه امیر جان لائبریری، جون ۲۰۱۵ء، اول

۱۳. سپه سالار، فریدون بن احمد، **رساله فریدون بن احمد سپهسالار در احوال مولانا جلال الدین مولوی**، با تصحیح و مقدمه، سعید نفیسی، تهران، کتابخانه و چاپخانۂ اقبال، ۱۳۲۵ش

۱۴. عبد الرزاق، سید عطا حسین المشتهر به، **کنز الانساب**، بمبئی، مطبع صفدری، ۳۰ رمضان ۱۳۰۰ھ/٦ اگست ۱۸۸۳ء

۱۵. علوی کاکوروی، مولانا شاہ تراب علی قلندر، **مجاهدات الاولیا**، لکھنو، حسن برقی پریس، ۱۸۷٦ء

۱٦. غوثی شطاری، محمد، **گلزار ابرار**، مرتبه، ڈاکٹر محمد ذکی، پٹنه، خدا بخش اوینٹل پبلك لائبریری، ۱۹۹٤ء، اول

۱۷. قلندر، شاہ تقی علی، **روض الازھر فی مآثر القلندر**، لکھنؤ، اصح المطابع، ۱۳۳٦ھ

۱۸. قلندر، شاہ مسعود علی، **فصول مسعودیه**، به تصحیح، شاہ محمد حبیب حیدر قلندر، لکھنو، اصح المطابع آسی پریس، ۱۳۳۱ھ

۱۹. قلندر، مولانا شاہ حافظ علی انور قلندر، **انتصاح عن ذکر اهل الصلاح مع تتمه المسمیٰ به ایضاح فی ترجمة اهل الصلاح**، تتمه، شاہ مولانا محمد

Marfat.com

حبیب قلندر، لکھنو، اصح المطابع، ۱۳۲۷ھ، دوم

۲۰. قلندر، مولانا محمدعلی انور، **انتصاح عن ذکر اهل الصلاح**، لکھنؤ، مطبع مجمع العلوم، ۱۲۹٤ھ، اول

۲۱. کولوی، راجی محمد، **اخبار الجمال**، تصحیح و تدوین، آذر میدخت صفوی، علیکر، مرکز تحقیقات فارسی، مرکز تحقیقات فارسی رایزنی فرهنگی جمهوری اسلامی، دهلی نو، اسفند۱۳۹۳ش، اول

۲۲. لعلی بدخشی، میرزا لعل بیگ، **ثمرات القدس من شجرات الانس**، مقدمه- تصحیح و تعلیقات، دکتر سید کمال حاج سید جوادی، تهران، پژوهشگاه علوم انسانی و مغالطات فرهنگی، بهار۱۳۷٦ شمسی، اول

۲۳. مطیع الامام، دکتر سید، **شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری و سهم او در نثرِ فارسی**، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹۳ء، اول

۲۴. المیبدی، ابو الفضل رشید الدین، **کشف الاسرار و عدة الابرار معروف به تفسیر خواجه عبد الله انصاری**، به سعی وا هتمام، علی اصغر حکمت، تهران، انتشارات کبیر، ۱۳۸۲ش، هفتم، ج٦

۲۵. هندو شاه، ملا محمد قاسم، **گلشن ابراهیمی معروف به تاریخ فرشته**، لکھنو، منشی نول کشور، ربیع الثانی۱۳۲۳ھ/جون ۱۹۰۵ء، سوم، ج۲

ہندی

۱. اصغر، راجہ راجیسور راو، **ہندی اور دو لغت**، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۳ء

۲. مختار احمد خان، **مختصر سوانح حیات حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ**، نالچھہ/ضلع: دھار، انتظامیہ کمیٹی درگاہ [سید نجم الدین قلندر]، ۲۰۱۴ء/ ۱۴۳۵ھ، اول

مجلات/ ویب سائٹس

۱. **اسرار تصوف**، لاہور، ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ/ جولائی ۱۹۲۵ء، ج۲: ش٦

۲. **تصفیہ**، شش ماہی، کاکوری، جنوری- جون ۲۰۱٦ء، ج۳: ش۱

Marfat.com

۳. تصفیہ، شش ماہی، کاکوری، جولائی - دسمبر ۲۰۱۶ء، ج ۳: ش ۲

4. http://www.onefivenine.com

5. https://en.wikipedia.org

ENGLISH

1. Abdul Karim, **Social History of Muslims in Bengal**

, Dacca, The Asiatic socirty of Pakistan, 1959

Marfat.com

اشاریہ

شخصیات:

ابراہیم شاہ، سلطان، ۳۵

ابلیس، ۴۲

ابن السقا بغدادی، ۴۵، ۴۶

ابویزید بسطامی، خواجہ، ۴۲

احمد ﷺ، ۴۲

ارشد، قاضی، ۳۵

اسماعیل، امام، ۳۵

تاج الدین، شیخ: تاج العارفین

تاج العارفین، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۶

جبرئیل، ۳۶

حسن بصری، ۴۲

حسین، مولانا، ۴۴

حسین دھکڑ پوش، ۳۳

حضرت غوث: غوث الدھر

خضر رومی کھپرا داری، ۳۴

رومی، مولانا جلال [الدین]، ۳۸، ۴۰

زید [بن حارثہ]، ۴۰

شیخ زادہ چایلدہ، ۴۲

Marfat.com

شاطبی، ۳۵

شیخ المشائخ: تاج العارفین

صامت علاء الدین، ۳۵

عارف سوداگر، ۳۵

عبدالقادر گیلانی، سید، ۴۴، ۴۵، ۴۶

غوث الدھر، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴

محمد ﷺ، ۳۳

محمد مرتضیٰ، ۴۴

مولانا روم: رومی

نوح، ۴۳

مقامات:

سرور پور، ۳۵

کوہِ کنت، ۳۵

جنت آباد، ۳۵

مانڈو، ۳۵، ۴۲

جون پور، ۳۵

ملتان، ۳۷

کتب:

اصداف الدرر، ۳۳

امواج البحور، ۴۱

Marfat.com

عکسیات

Marfat.com

۱. اصداف الدرر۔نسخہ الف: ص ۱۱۷-۱۲۴

۲. اصداف الدرر۔نسخہ ب: ص ۱۲۵-۱۳۲

۳. صراطِ مستقیم: ص ۱۳۳

۴. مناقب الاصفیا فی سلسلۃ الاولیا: ص ۱۳۴

۵. مرادالمریدین: ۱۳۵

Marfat.com

بالعينين باصرتين فاصحاب الصفة اوقفوا اسرار ۱۴
هم واعلمهم من الصحابة رضي الله عنهم اجمعين
فاصحاب الصفة من خواص الصحابة رضوان الله
اجمعين الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله
واله الطاهرين .

بسم الله الرحمن الرحيم

احمده وبه نستعين واصلي على محمد واله اجمعين اما بعد
رساله اصداف الدرر تاليف كرده شد منه اربع
وتمام ابتدا شد درين كتاب فوايد كلمات حضرت غوث
الدين وهابات وكلمات شيخ المشايخ تاج العارفين
غوث مسطور قدس الله ارواحهم فرمودست الصدقة من الحضرة از
غوث رضي الله عنه شنيده ام كه گفت درين راه ورزش اصل ذكر
ونفي رضي الله عنه كه شيخ المشايخ شيخ حسين دهكر پوش رحمة الله عليه
كه سيزده ماه نشسته بود در عالم تحير دست بر كله نهاده وا زيج در
في الدين از تاج العارفين رحمة الله عليه شنيده ام كه از حضرت غوث
مي فرمود بود تلقين ذكر كه ... دادم روغن از علما طلب كني
عبادت از علم ظاهرست الصدقة من الدين از حضرت غوث
جهل و دروغ نجا اورده وجها اگر دريافته وجه اكبر الست كه در وجمعه عبد
الصدقة من الدين از شيخ المشايخ تاج العارفين رحمة الله عليه
گفت كه حضرت سيد الاولياء حضرت روي معروف نگه ... درج
يكماه مشغول مي بودند خورد موي و ناخن دراز شدي بيرون مي امدند
وقتي سيد الاولياء در حجره كرده بودند درويشي براي كوس ... بال

Marfat.com

باللاخره ... رسید بود چوب ... انداخت آن چوب بر قبر رسید
حضرة سید اولیاء بر وی غضب کردند و گفتند اهل قبر بعزا داند که پس
اهل قبر را تعظیم باید کرد بفاتحه الصدقه من الله ... از حضرت غوث
رضی ... عنه شنیده ام فرمود که ما ... توانیم که مرید را اگر در زکمال رسانیم چنانکه 15
آورا در عالمی اندازیم ... زلت ... کمال ... دالرفت
دا اهل نجات با ... من الله ... دا تاج العارفین رحمة الله علیه
شنیده ام ... و تخم در دل مرید افگند تا آنگه بثمر کی رسد دانی که چه
اسباب ... مدة باید تا درخت شود و ثمر بار رسد حضرت شیخ المشایخ تاج
العارفین رح دران روز کـ ... آن را وقت ... ... مفرح
و متلالی الوجه می بود ... دران روز که وقت ... مکان ... غروب
... الصدقه ... شیخ المشایخ تاج العارفین گفت ...
و باعث حواس را فرود ... مدرک ... میکرد الصدقه من الله
حضرت غوث رضی الله عنه در ... رسیده بودند انسال که سلطان
ابراهیم ... ازاد در کوه ... حصار بنا کرده و حصار ... نام نهاده
چون ... جبل ... و ... جانب شهر معظم ... آمدند در خانه قاضی ...
سیزده روز نزول فرموده ... جانب ... رخت بندند که غوث
بارگاه ... در قدم حضرت غوث ... الصدقه من الله ...
شیخ ... علاؤالدین دیدن حضرت غوث رضی الله عنه ... سخن کرد
چون شیخ ... بازگشت حضرت غوث رضی الله عنه فرمود ...
همچون دیگ سیاه ... الصدقه من الله حضرت غوث رضی الله عنه
گفت چون مرید در خلوت در آید تا ... یابد ... روشن بیند ... خلوت

Marfat.com

دیرا تاریک نماید گور نیز تاریک بیند الصدقه من الله [illegible] امام همام
اسمعیل حافظ قاری [illegible] علامه عالم شاطبیه برای پابوس حضرت غوث رضی الله عنه
با شاگردان آمد [illegible] بازقله قاف قدس سره بر سجاده نشسته بودند امام در پای مبارک
حضرت غوث رضی الله عنه بوسه زده [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه فرموده 16
یکان عشره بخوانید میان شاگردان یکی [illegible] در حضرت غوث رضی الله عنه
حال طاری شد از [illegible] کار سر المرجل درکار شد و [illegible] خوشوقت بی اختیار بر آمد.
و عرق بر جبین مبارک حضرت غوث رضی الله عنه [illegible] چنانکه وقت
نزول جبرئیل علیه السلام جبین مبارک حضرت رسول صلی الله علیه وسلم در زمستان آمدی
نزدیک [illegible] جبرئیل یکی [illegible] هر یک شاگرد یکان یکان عشره میخواند
و حضرت [illegible] بودند بتموج روحانیت یمینا و شمالا متمایل [illegible]
بی اختیار بودندی و [illegible] روان بودی چنانکه خادم بر [illegible] حضرت غوث
رضی الله عنه نزد کردی در سینه خود انداختی [illegible] تعجب و غریب [illegible]
و چون حضرت غوث رضی الله عنه در عالم [illegible] آمدند و سلم [illegible] دند امام [illegible]
گرد که پس من ضعیف شده ام [illegible] میوه میبرد حضرت غوث رضی الله عنه [illegible]
الذی انزل الداء انزل الدواء فرمود [illegible] روغن [illegible]
سپید و نان مائده مرغ درون روغن پخته با نان مذکور [illegible] شفا یابد
الصدقه من الله [illegible] ضرب و شتم مرید را در کارخانه [illegible] آمد [illegible]
شیخ المشائخ رحمة الله علیه گفت چون سید اولیا را از کسی [illegible] از حجره
بیرون می آمدند و ضرب و شتم می کردند حضرت غوث رضی الله عنه شیخ المشائخ
را ضرب و شتم میکردند چون در [illegible] تقصیر رفته روزی ملاقات حضرت غوث
رضی الله عنه [illegible] آمد حضرت غوث [illegible] شیخ المشائخ حضورا
را [illegible] از دهن مبارک [illegible] دند شیخ المشائخ [illegible]
پیش ایستاده بودند شیخ فی الحال دست فراز کردند [illegible]

Marfat.com

در رنگ آرده شد بند و نفس بر کشد موضوع این باید خورد که بجز خوردن دیوانه کند
حضرت غوث رضی الله عنه فرمود دیوانه هم خواهید شد باری بخورید شیخ بزرگ مذکور
خورده چون نقطه باز گشت حضرت غوث رضی الله عنه شیخ را بدین نی ازین حرب
و [illegible] نه شیخ الر [illegible] تمنا [illegible] در قصر بعض ارادت این ضعیف را حضرت [illegible]
17 گردید شیخ الم [illegible] رمن منبر مندا سپر گشتم روزی در مسجد ملتان سرما انجمن بود
حضرت غوث رضی [illegible] پیش شیخ بنشسته بود زنهر مردی درویش آمد جد مسعود بود فرمود
ای درویش [illegible] این را سکینه نشین زمین سر دست آن درویش نشست و من از سر درد
تا رنگ لیس آرده آمدم دیدم گفتم از سر خشم مخدوم بادشاه اند میوه آمد داد حضرت
غوث رضی الله عنه طلب کردم حضرت سینه بوش گشت را دینه صحیح موسی نیستم
مولانا روم فرماید در دو جهان لطیف خوش مجوا میرمای پا بروی اوکس [illegible]
ترجمه [illegible] صد خطا الصدقه من الله را شیخ المشایخ نفث النهایه ابرق
الی البدن اسنه و براست یادش خورست و خود جد است حضرت غوث رضی الله عنه
فرمود که بادشاه در چاه افتاده است وقتی بردن آمد چون او را از یاد حضرت غوث رضی
الله عنه فرمود مقصود از گوت یافتن خورست الصدقه من الله را وقتی این
ضعیف را شیخ المشایخ رحمة الله علیه سبیل مناره سکن فرمود و تنا قرار قواعد اهل
السنت از اصطلاح اهلی آباید که چون درویش دیده شد بازدارد که قال
النبی صلی الله علیه وسلم اخوک من جدک من الذنوب وقتی این
ضعیف جرمی صادر شد سکینه واجب شد پس از سکینه این فقیر را بار درویش
ملاقات شد که در شهر آن روز نام و بانگ کرفته بعد از رسید که شما شیخ تاج الدین
را بعین
بر مسند اسید [illegible] بران ضعیف جواب داد شما صفت خدا
خدای سد اید تا غیر خدای آن درویش گفت خدا را صفت بسیار است ای ضعیف
تدام تدام او گفت یکی لطف دوم قهر این ضعیف گفت [illegible] بجبر ابر باد و حسن

Marfat.com

او گفت ... حیران این ضعیف گفت مسلمان شوید کلمه گویند آن مرد کلمهٔ طیب ...

من الذین را شیخ المشایخ شیخ العارفین روایت کرد که گفت الذنب ینفع العبد

و بزرگ گفت اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب شیخ المشایخ گفت ...

که سالک را استقامت ... آید که هیچ کثافت راه ... ارغانت ...

تا راه ... مانند خام رود ... عود ...

انتهی عندما لا عود له اگر در اینچنین مقام گناه

بنا فت گناه در عالم ناسوت توبه کرد الذنب ینفع العبد 18

جواب ... شیخ المشایخ شنیده ام گفت ... و ما طالبی ...

به ... ان ... اقرار کنند و گناه ... طالب ...

... قدم مسکینی کنند قال الله تعالی واغلظ

... اقرار کنند ... مسکینی کنند ... آیه خوانند والکاظمین

الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین الصدقة من الدین

انبیا و اولیای رضوان الله علیهم اجمعین ... را ... مشهور ... من

الواردات آن عورت شان را حلال کرد و شوهر را حرام نمود انچه ...

... حرام چنانکه قصهٔ زید مشهور است این ... در ظاهر شرع من خصائص النبی

صلی الله علیه وسلم ... اهل طریقت اولیا را هم این مقام ... و انبیا و اولیا را

شهوة ان ... از واردات من الله ... مولانا جلال رومی ...

... ای شهوت در بلندی مجو کرام ... [illegible]

ما رأیوی ... حاجت ... چنانکه ... طعام ... النکاح ... گفت

ما بلغت ... بلاغت میکنند و بلاغت ...

... عزیز رضی الله عنه ... چون ... بیرون ...

... واردات ... برای جماع در ... بیرون ... آمدند

چون ... حاجت ... چون ...

چندان ... الصدقة من الله ... شیخ المشایخ رحمة الله علیه

Marfat.com

شنیده‌ام سالک در مقامی برسد که یاخذ و لا یوخذ یعنی چون جماع
کند زنده صورت بیکر دو زنده چو زنند و سالک را مقامی پدید آید که از مینی
او فرزند زاید نه از تجلیات بر مترق میگردد از شیخ المشایخ شنیده‌ام که گفت
مثنوی
مسأله لایق مقامی یا الله · مانم در اندام کرد خ الکهم در اندام
کرد
اصلی کیمیا سالک را ازال نباشد فرزند از وی نیاید الصد
19 قه من الله بهاد شیخ العارفین رحمة الله علیه گفت که می‌دانی کلامی را گویند که خدای
تعالی در سر با بنده سخن کند و مسامره آنکه حق در سر سخن با بنده کند حضرت غوث
رضی الله عنه گفت چون با کلام با خدای میکنم از غایت صعوبة آن مقام بیمار گردم
دو مرتبه باشد مقداری که از استماع کلام میسر شود که در سیت
اد رکید از ع آید
الصدقه رضی الله عنه از شیخ المشایخ رحمة الله علیه شنیده‌ام که تجلی که بر
نیت همه در یک معنی گفته اند ع یا بو قلمون رو بکار خویشیم شیخ الشیوخ
العارفین رحمة الله علیه کتاب التصنیف کرده است از امواج البحور نام کرده کلمات
مشایخ طبقات کل جمع کرده آن صاحب در نکته حضرت غوث در مانده و سخن را ده
جامی لذه نسخه کرده شنیده الصدقه من الله از حضرت غوث شنیده‌ام
جای لذه
گفت چندان جواهر با عرصه میشود و با گوشه چشم هم نمینگریم و گفت رضی الله عنه آن سالک
را در ریاضت نکت مختلف در نظر آید اعتبار بیند و بدان مغرور نگردند و گفت
رضی الله عنه سر معکوس منید قالب ع بدن تعلق گفت رضی الله عنه
چون آدمی میرد جان شی نمی آید و نمی سخن ثابت نیست و گفت
که ابلیس موجود نیست ابلیس وی هم در دست از شیخ المشایخ رحمة الله علیه
شنیده‌ام که نور ابلیس صورت می‌بندد صورت محمد و نور احمد صورت می‌بندد
بصورت منی قال الحسن البصری ان نور ابلیس من نار العزة
لو اظهر نوره کالخلق للخلق لعبدوه بالالوهیة از حضرت غوث رضی الله عنه
شنیده‌ام گفت روزی نفس خواجه ابو یزید بسطامی قدس الله سره العزیز در ظهور آمد بصورت روباه خواجه رحمة الله علیه

Marfat.com

بلکه وحشت میرزند هر چند که بیشتر زدند فربه تر میشد بحکم فرمان رسید که از بیخ این نفس
ازلی اینست و ذات خلقت او وراز گوهرست هر چند که بزنی در ریاضت کشی فربه تر گردد چون
اسنه کشی قوی گردد و چون سیر کنی ضعیف گردد از شیخ المشایخ شنیده ام گفت بهترین راه
همه لطف است و بجز این ریاضت نیست و گفت رحمة الله علیه هر چند که قوی است
سلوک اولیا اینه و گفت رحمة الله علیه نفس مصطفی صلی الله علیه وسلم از او نفس مو 20
که مسلمان شده است اما خوی سگی ندارد ع سگ اصحاب کهف آدمی شد نفس کافر
خوی سگی ندارد از شیخ المشایخ شنیده ام که نفس انبیا سابق قدمها بر زده شده از کرامت
فتح شده چون نوح علیه السلام ذکر کرد و از ذکر او همه
حاجی گوشت همه کرد او بخلوت شنیده اند الصدقة من الله از شیخ المشایخ
شنیده ام که گفت کو اموی نفس مرشد کامل در باید صبر روا باشد که نفس همیشه کافر
جبر فرماید و در ایمن آن شری با حکم پوشید هر کامل باید که مرید داخل نفس بیرون
آرد حضرت غوث رضی الله عنه فرموده اول در مرید ریاضت در آید بعده کما فته نفس افسانه
بیرون آید الصدقة من الله از شیخ شیخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت
سالک چون سیر در قالب و نفس و دل و روح بکند به ریاضت میرسد
اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات چون در تصرف غیر افتاده
و بسط در مقام اذکر کم رسیده اذکرونی کذلت او را یافت
بحسب مقام طعام باید خورد الصدقة من الله العشق براق عرشی یحصل
به السیر فی الذات والصفات سیر الی الله سیر در صفات است
و سیر فی الله سیر در ذات است حضرت غوث رضی الله عنه فرموده ایمان آنست که مولانا
حسین در تصنیف خویش آورده است الایمان اسیر انوار المعرفة فی القلب
الصدقة من الله وقتی سخن در این بود که حضرت شیخ المشایخ سید السادات
سید عبد القادر گیلانی قدس الله روحه فرموده که حالی قدمی علی راس
کل اولیاء الله مراد ازین اولیاء عصر شان است یا مراد اولیا حضرت
شیخ المشایخ خواهد بود که حضرت شیخ المحققین تاج العارفین ابو سعید

بوشنیده اند از بهشت و حضرت سید الثقلین ذات سید عبد القادر گیلانی بالا

سرشان هستند با اجازت کشتان در هوا و سید السادات سید محمد مرتضی رحمة الله

علیه خواب دیدند که حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی و سید نجم

الحق قدس سره ... زانو نشسته

... سر در حرم خانه سید السادات سید عبد القادر گیلانی

21 قدس سره ... رساله ... نقل در کتابی نشسته دیده که غوث رضی الله عنه

فرمود که هر کس ... بانگ کنند و فرود ... هر کس سید عبد القادر گیلانی قدس الله سره

العزیز ... همچنان بانگ کنند ... غوث آن غوث اند که آورده اند بزرگ

بودند ... غوث میگفتند از نصلی ... بعده ... آهسته ... آن ...

بیش سید السادات سید عبد القادر گیلانی و ابن ... بغدادی ... دیگر ... گفت

ایشان ... گرده بیش آن غوث ... سید عبد القادر ...

من هیچ مقصود ندارم جز آنکه منظور غوث گردم ابن سقا ...

اگر آن جواب ... معتقد شوم ... گفت ... من معتقد شوم

چون بیش غوث رفتند در حق سید عبد القادر گیلانی فرمود که این مرد هیچ منظور ندارد

جز آنکه منظور گردد روزی باشد که بر منبر آید و گوید هذا قدمی علی کل اولیاء الله

اگر دران وقت من باشم سر فرود کنم سوی ابن السقا بغدادی دید گفت این مرد را می بینم

بعلت ... دل را ... سوی مرد سوم نظر کرد و گفت این متاع الدنیا ...

و مطلوب دارد ... در دنیا ... غرق می بینم سید السادات سید عبد القادر گیلانی

عظمت شان ... وان السقا بغدادی ...

... کتاب در رسالت ... وان مرد دیگر ... گشت

الصدیقه ... حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین رحمة الله علیه مصطفی صلی الله علیه

وسلم را در خواب دید ... شیخ را ... بالای بام ... مصطفی

صلی الله علیه وسلم ... تعالی ...

... من شهر شوال المعظم سنه احد عشر ... والف ... محمد ...

... باختتام رسید ...

...

عاشق ...

(۲)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و به نستعین و الصلوٰة علی محمد و آله اجمعین اما بعد رسالهٔ اصداف الدرر [illegible]

سنة اربع و ثمانمائة بدانکه درین کتاب فواید کلمات حضرت [illegible]

و کلمات شیخ المشائخ تاج العارفین خلیفهٔ غوث [illegible] قدس الله [illegible] الصدفة من

الدرر از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام گفت [illegible] گفت

رضی الله عنه که شیخ المشائخ شیخ حسین [illegible] رحمة الله علیه [illegible]

بود در عالم تحیر دست برکله نهاده [illegible] الصدفة من الدرر [illegible]

شنیده ام که از حضرت غوث می فرمود [illegible] ذکر [illegible]

که عبارت از علم ظاهر است الصدفة من الدرر حضرت غوث [illegible]

و هم اکبر [illegible] الصدفة من الدرر [illegible]

که گفت [illegible] حضرت سید الاولیاء [illegible]

[illegible] بیرون می آمدند صفائی [illegible] وقتی سید [illegible]

برای [illegible] سوار شده بود [illegible] آن [illegible]

[illegible] کردند و گفتند اهل قبر [illegible] الصدفة [illegible]

از حضرت غوث رضی الله عنه شنیده ام [illegible]

[illegible] گر [illegible] باشد [illegible]

باشد الصدفة من الدرر از تاج العارفین رحمة الله علیه شنیده ام [illegible]

تا آنکه [illegible] اسباب [illegible]

من الدرر حضرت شیخ المشائخ تاج العارفین [illegible]

و دست داد [illegible]

(۳۶)

نگردد محروم نمی بود منعے الصدفة من الدرر شیخ المشائخ عارفین گفت خرافات
و طاعت حوالها را فرو می نهد سالک مدرک می گردد. الصدفة من الدرر حضرت غوث
رضی الله عنه در محرم سنه [illegible] پرسیده بودند آن سال که سلطان ابراهیم شاه و خانزاده
در کوه گشته‌اند حصار بنا کرده و حضرت آمده نام نهاده چون عزم جبال نمودند عزم کرد
جانب شهر منعم چون بشهر آمدند در خانه قاضی ایشان نشستند [illegible] فرموده عارف
سود اگر جانب ماند و معرفت حضرت [illegible] در قدم حضرت غوث
سوی مانده سفر کرد الصدفة من الدرر روزی شیخ معین الدین دید حضرت غوث رضی الله
عنه آمده از دل نزد او سخن کرد چون شیخ معین الدین بازگشت حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند
کرده شان همچون دیگ سیاه است الصدفة من الدرر حضرت غوث رضی الله عنه فرمود
چون مرید خلوت آید و تاریکی آن روشن باید دید و گر نیز روشنی بیند و اگر خلوت دیر تاریک
نماید کور نیز تا باید بیند الصدفة من الدرر روزی امام عمام اسمعیل حافظ قاری نبیره عالم
شاهی برای پابوس حضرت غوث رضی الله عنه با شاگردان آمد شبها از قلعه قافله بسی
بر سجاده نشسته بودند امام در پای مبارک حضرت غوث رضی الله عنه بوسه زده و نشسته
حضرت غوث رضی الله عنه فرمود لیکن عشره بخوانید میان شاگردان یکی عشره آغاز کرد
حضرت غوث رضی الله عنه را حال طاری شد از نزع کاظم الرجل در کار شد و نعره
بی اختیار بر آمد و عرق بر جبین مبارک حضرت غوث رضی الله عنه روی نمود چنانکه وقت
نزول جبرئیل علیه السلام جبین مبارک حضرت رسول صلی الله علیه وسلم عرق آمدی نزدیک
عارفان جذبه و جبرئیل یکی است هر یک شاگرد بیان لیکن عشره بخواندند حضرت غوث در وقت
بودند متوجه روحانیت پیغمبر [illegible] بی اختیار بودند [illegible]
خادم بر روی مال [illegible] حضرت غوث رضی الله عنه [illegible] دست در سینه خود انداخت حالتهای عجیب

(۴۲)

پدید آمده بود. چون حضرت غوث رضی الله عنه در عالم صحو آمدند و چشم کشادند نام عرض کرد که
پسر من ضعیف شده است اگر میوه میرود حضرت غوث رضی الله عنه بر حکم الذی انزل الداء انزل
الدواء فرموده یک سیر روغن ستور و یک مرغ سپید بنان مانده مرغ در روغن پخته با نان
مذکور چند روز بخورد شفا یابد الحمد لله [illegible] ضرب و شتم مریدان در کارخانه پیران [illegible] حضرت
شیخ المشائخ رحمة الله علیه گفت چون سید او بیمار از کسی تشویش می شد از مریدان
می آمدند و ضرب و شتم می کردند حضرت غوث رضی الله عنه شیخ المشائخ [illegible]
چون در آداب تقصیر رفتی. روزی به خدمت حضرت غوث رضی الله عنه آمده حضرت
غوث برگ می خوردند حضور او شیخ المشائخ را برگ از دهن خویش دادند شیخ المشائخ [illegible]
حضرت پیش ایستاده بودند شیخ فی الحال دست دراز نکردند [illegible]
برگ ممنوع آن باید خورد که بخوردن دیوانه شود. حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible]
بایست بخورید شیخ برگ مذکور خوردند چون [illegible] باز گشت حضرت غوث رضی الله عنه [illegible]
بی ادبی ضرب شتم کردند شیخ المشائخ رحمة الله در تقصیر [illegible]
کردن [illegible] شیخ المشائخ گفت [illegible] روزی [illegible]
بود حضرت غوث رضی الله عنه سینه [illegible] شیخ [illegible] پیش آمد [illegible]
فرمودند ای درویش بالای این [illegible] آن در پیش نشست [illegible]
بیرون تازه کاری کرده آمده ام [illegible] گفتم از خشم [illegible] پادشاه [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه طلب کردم حضرت سینه پوش کشیده [illegible]
مولانا روم فرماید [illegible] لطیف خوش [illegible]
الصدفة من الدرر شیخ المشائخ گفت النهایة الرجوع الی البدایة و بدایت [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible] پادشاه در جهاد افتاده است وقتی [illegible]
حضرت غوث رضی الله عنه فرمودند [illegible] الصدفة من الدرر [illegible]

(۵)

شیخ المشائخ رحمة الله علیه بر سبیل مناقره مسکینی فرموده و تنا قرار از قواعد اهل السنت است اذا فعلتم
اعلنوا باید که چون در درویشی ذمیمه بیند باز دارد کما قال النبی صلی الله علیه وسلم اخرجت
من حذر مالک من الذنوب وقتی از این ضعیف چیزی صادر شد مسکینی را خبر شد
لباس مسکینی این فقیر را باز درویشی مداومت شد که به شستن روز نام و ناگه گرفته بود
پرسید برهما شیخ نجم الدین را غیر میبینی یا عین میبینی این ضعیف جواب داد که شما گفت
خدارا عین خداست می دانید یا غیر خداست آن درویش گفت خدا بر ... السیاست
این ضعیف گفت کدام کدام او گفت یکی لطف دوم قهر این ضعیف گفت این دو صفت یک
چیز اند یا دو چیز او گفت دو چیز این ضعیف گفت مسلمان شوید کلمه بگوئید آن مرد کلمه طیبه
گفت الصدفة من الدرر از شیخ المشائخ تاج العارفین مردی که آمد گفت الذنب یمنع العبد
دفتر گفت اذا احب الله عبدا لا یضره ذنب شیخ المشائخ گفت روا باشد
هر سالک را مقام شفاف پدید آید که هیچ نماند را تا ... شد از غایت تجلیات خوف
بازگشت شده از راه ما فوق باز ماند خام رود احتمال بود با تنزل ... رسید ما المنتهی
گفت المنتهی من لما لا یعود له اگر درا چنین مقام گناه کند تا گفت بشنید
و فا گفت گفت گناه در مقام ناسوت فوت گیرد الذنب یمنع العبد این وقت چه
ها شد از شیخ المشائخ شنیده ام گفت گر مرید دنیا طالب با پیر و یا پیش که قدم
نهاده گرشاکر ... زند ... گرد ... مرید شود ... پیش پیر پا
پیش پیش قدم نهاد ... پیر ... قدم مسکینی کنانند قال الله تعالی والکاظمین
علیهم چون مرید خواهد که مسکینی کند پیش پیر رود و این آیه خواند الکاظمین الغیظ
والعافین عن الناس والله یحب المحسنین الصدفة من الدرر انبیا و اولیا رضوان
الله علیهم اجمعین عورت را ببینند بنظر شهوت این الوادات آن عورت شان را
حلال گردد و شوهر را حرام شود ... انچه بیند شناسند ... حرام ... قصه

(۵) . (۶)

مشهور است این سخن در ظاهر شرع من خصائص النبی ست صلی الله علیه وسلم اما نزدیک اہل
طریقت اولیاء را هم این مقام باشد و انبیاء و اولیاء را شهوت انسانی نیست شهوت شان را
از واردات من الله است ـ مولانا جلال رومی فرماید بیت

وای شهوت در پلیدی همچو کرم   عاشقان را صحبتان پیدا

بزرگی میگوید بار البوی جماع صحبتان حاجت است خبا آنکه لبو طعام ـ بزرگی را پرسیدند
چرا نکاح نکنی گفت ما لنجوت اما خلق نکاح بی بار عنت می کنند و بلاغت
کمال رسیدن را گویند ـ از حضرت غوث رضی الله عنه مروی است چون غسل کرده
بیرون می آمدند ساعتی چون چشم می بستند واردات شده ـ برای جماع
درون حرم می رفتند و غسل کرده بیرون می آمدند چون باز چشم می بستند باز واردات
شده ـ همی گفتند چون سالک را روحانیت می یابد چندان منی افزاید که
جز ریختن قرار نشود ـ الصدفة من الدرر از شیخ المشائخ رحمة الله علیه شنیده ام سالک
در مقامی می رسد که یا خذ و لا یوخذ یعنی چون جماع کند زن عورت بر گردد و زن مرد خود ندید
و سالک را مقامی پدید آید که از منی او فرزند نشود که منی از تجلیات محترق فانی گردد از
شیخ المشائخ شنیده ام که گفت سالک را مقامی پدید می آید که تر هم
در اندام گردد و خشک هم در اندام گردد . باز ماند آن سالک نزال
نباشد فرزند از وی نیاید الصدفة من الدرر تاج العارفین رحمة الله علیه گفت که مجاهده کاری را
گویند که خداوند تعالی در روز با بنده سخن کند و مسامره آنکه حق در شب سخن با بنده کند
و حضرت غوث رضی الله عنه گفت چون با مادرم با خدا سخن می گفتم از غایت محبوبت آن مقام
استادگی در من نی باشد و قرار ... آنجا ... بشریت آنجا در گذر می آید
الصدفة من الدرر از شیخ المشائخ رحمة الله علیه شنیده ام که ... تجلی ... نیست ... این معنی
گفته ... شیخ المشائخ ... العارفین رحمة الله علیه

Marfat.com

(۷)

کتابی تصنیف کرده است آنرا اخوانج امیجو نام کرده کلمات مشایخ طبقات کل جمع کرده
آن کتاب در تکیه حضرت غوث است در بانگره شیخزاده جای لکه نسخه کرده شده
الصدفة من الدرر از حضرت غوث شنیده ام که گفت چندان جواهر عرضه می شود با لگرشته
چشم هم نمی نگریم و گفت رضی الله عنه اگر کسی را در ریاضت تنگی تمام در نظر آید اعتبار را
نشاید بدان مغرور نگردند و گفت رضی الله عنه تنها سلوک کنند تا باب است آمدن لایق
گفت رضی الله عنه چون آدمی فرود جاے نمی آید رحمی سخن نهایت
دقیق است و گفت که ابلیس موحد نیست ابلیس و کاهم در دوی است از شیخ المشائخ
رحمة الله علیه شنیده ام گفت نور ابلیس بصورت می بیند و بصورت قمر و نور محمد بصورت
می بیند و بصورت شمس قال الحسن البصری ان نور ابلیس من نار العزة
لو اظهر نوره للخلق لعبد بالالوهیة از حضرت غوث رضی الله عنه
شنیده ام گفت روزی نفس خواجه ابویزید بسطامی قدس سره بخزید بصورت آمد بصورت
روباه خواجه رحمة الله علیه ملکد و مشت می زدند هر چند که می زدند فربه تر می شد فرمان
رسید که آفرینش این نفس از عجائب قدرت ما است خلقت او و از گونه است هر چند که نرمی
در ریاضت کنی فربه تر گردد و چون گرسنه کنی قوی گردد و چون سیر کنی ضعیف گردد
و از شیخ المشائخ شنیده ام گفت درین راه همه لطف است و نخواهد اش نهایت
نیست و گفت رحمة الله علیه سالک هر چند که قوی الهیکل است سلوک او بسیار بود و گفت
رحمة الله علیه نفس مصطفی صلی الله علیه وسلم ایمان آورد و نفس هیچ کسے مسلمان نشده است
اما خوی سگی ندارد ع سگ اصحاب کهف و نفس با ان خوی سگی ندارد - از شیخ
المشائخ شنیده ام که گفت انبیاء سابق قدما بزرگ داشتند از ذکر ایشان را
فهم نشد چون نوح علیه السلام ذکر کردے آواز ذکر او همه هیچ کسے نبود که
آواز او می شنیدند الصدفة من الدرر از شیخ المشائخ شنیده ام که گفت که الف

(۸)

نفس مرشد کامل ورا باید ضرور باشد که نفس چیزے است بے خبر فرماید و دشمن آن شخصے
باشد که نوشنیده . پیر کامل باید برسد تا از دام نفس بیرون آرد حضرت غوث رضی الله عنه
فرموده اول مرید را باید آید بعده کثافت نفس رفته رفته بیرون آید الصدف من الدرر
از شیخ مشائخ رحمة الله علیه شنیده ام گفت سالک چون سیر در قالب و نفس و دل
و روح می کند بر باطنت و ماهیت اقتلوا النفوس بسیوف المجاهدات چون
از طرف شیخ افتاد بی واسطه در مقام ذکر کند رسید از اذکر و نی گذشت او را نیست
حاجت نیست بجز بمقام طعام باید فرمود و الصدف من الدرر العشق براق عشق تحصیل
به السیر فی الذات والصفات سیر الی الله سیر در صفات است و سیر فی الله سیر
در ذات است حضرت غوث رضی الله عنه فرموده ایمان آنست که مولانا حسین و رنیف
غولیشن آورده است الایمان استنیر ازیار الصوفیه فی القلب الصدف من الدرر
وقتی شخص دیدن بود حضرت شیخ المشائخ سید السادات سید عبد القادر گیلانی قدس
الله سره فرمود که قدمی علی راس کل اولیاء الله مراد ازین اولیاء عصر ایشان است
با مراد اولیا حضرت شیخ المشائخ خواب دید که حضرت شیخ تاج العارفین
ابو سعید انوار بهشت و حضرت سید السادات سید عبد القادر گیلانی با اولاد ایشان نشسته
با دی مبارک ایشان و همراه سید السادات سید محمد راقمی رحمة الله علیه بخواب دید که حضرت
سید السادات سید عبد القادر گیلانی و سید محی الحق والدین یکجا از تو نوشته اند در
حرم حاضر سید السادات سید عبد القادر گیلانی قدس الله سره عبد العزیز این صحیفه کتابا
نوشته دید که غوث رضی الله عنه فرموده هر کس که با نام زنده و فرود سید
عبد القادر گیلانی قدس سره العزیز با قیامت همچنان با نام کنند . مراد ازین غوث آن
غوث اکبر آورده اند بزرگ بود که او را غوث می گفتند از جملے باید پیر شد سبب نسبته
نسبته ... بے این کاتب جس سید السادات سید عبد القادر گیلانی ...

Marfat.com

(۹)

ابن السقاء بغدادی و یک مرد دیگر بود گفت الشان هرسه نیت کرده پیش آن غوث
رفتند سید عبد القادر گیلانی نیت کردند که من هیچ مقصود ندارم جز آنکه منظور غوث گردم
ابن سقا نیت کرد من در توحید سوال کنم اگر آن جواب گوید معتقد شوم مرد سوم گفت
اگر مارا غوث خبر دهد من معتقد شوم چون پیش غوث رفتند در حق سید عبد القادر گیلانی
فرمود که این مرد هیچ مطلوب ندارد جز آنکه منظور گردد روزی باشد که بر منبر آید و گوید
هاتی قدمی علی کل اولیاء الله اگر در ان وقت من باشم سر فرود کنم سوی ابن السقاء
بغدادی دید گفت این مرد را می بینم که ظلمت کفر دل برگزیده است سوی مرد سوم نظر کرد
و گفت این متاع الدنیا نیت کرده است و مطلوب دارد این را در دنیا تا سر گوش غرق می بینم
السیادات سید عبد القادر گیلانی عظمت شان مشهور است و ابن السقاء بغدادی صد بیت
کتاب در توحید نبشته بود عاشق ترسا بچه شد صد بیت کتاب در ثالث ثلاثه
نبشت کافر گشت و آن مرد دیگر وزیر گشت الصدف من الدرر حضرت شیخ المشائخ
تاج العارفین رحمة الله علیه مصطفی صلی الله علیه وسلم را در خواب دید بالای بام حضرت
شیخ طرف نردبان آهسته آهسته بالای بام سوار می شدند مصطفی صلی الله
علیه وسلم فرمود لشفقت تعال یا مسکین

غاتمه منقول عنه

تم اصداف الدرر وقت الفجر فی یوم الاثنین من شهر شوال المعظم سنة
احد عشر اثنا و تسعون والالف من ید عبد الضعیف محمد جمیل بن شیخ محمد خلیل
از فرزند حضرت مخدوم شاه نور در مقام لورلو بحرمة النبی و آله الامجاد باختتام رسید

هر که خواند دعا طمع دارم زانکه من بنده گنهگارم

و ما حالکاتب هذه النسخة العبد العاصی الاثم محمد ... الله بالعاصم تجاوز الله عن ذنوبه وغفر له المعاصی والاثم
فی تاریخ الثمانیة و عشرون من شهر جمادی الاخری یوم الجمعة سنة ۱۳۵۰ الف و ثلاث مائة و سبع
و خمسون ببرکة العادل المنزل

Marfat.com

(۱۶)

۱

وبلسان نهایت نور بر دعا و خواه مرد و طلب مکرمش که جز لا اله الا الله و ذکر تسبیح
که قرار و آرام بی این نیست و نخواهد بود زبان می سازد و از جز کرامت محمود و مکرما اگر
الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم در بیان آنکه پیران طریقه نقشبندیه طلب
و تسلیم تلقین ذکر بر ذریه حضرت من مریدان کنند این طریقت خاص بزرگان
ایشان در تو نسبت با مریدان هست و ربا آه این طریقت [illegible] کوشند اگر در یک
بیت این قصیده بر اشاره بر گلی نگرده و برای ترتیب عمل [illegible] نسبت
بر وجه مختصر آورده است بیت بازت از سبیل است در [illegible] کار
از من این [illegible] باش و عالم ای دوست از سبیل و قصد این
داری که این کار بر طریق موافقت روندگان بهر برتری که پیران
با مریدان این معامله کنند و چون رود و نشان خاص کو مهر تو بگویم که در
این قصیده بر آن ترتیب شده است و چنانکه بعد طلب و تسلیم
این فقیر را از حضرت غوث الدرین شاه قطب الدین سر انداز غوثی
و بیرات و از حضرت سید الازکیا والاصفیا سید نجم الدین
قلندر و حضرت سید نجم الدین از حضرت سید خضر الرومی و حضرت
سید خضر رومی از حضرت شیخ عبد العزیز مکی علمدار مصطفی صلی الله
علیه وسلم و حضرت شیخ عبد العزیز مکی از حضرت محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم تسلیم و تلقین رسیده و بیان نسبت سند این مشایخ رضوان الله
علیهم

جمع کرده متعدد لشکر ساخت و شوکت تمام مستوجب شده و بر ...

در دار الحرب دار الاسلام شد الحمد لله علی ذالک پس سیدنا فخر ...

گرفت و لد سیدنا و شیخنا حضرت غوث رضی الله عنه تاریخ وفات ...

سیزدهم ربیع الاولی ... در ایام سلطان مجاهد غیاث الدین بلبن ...

بظهور آمده از ترجمه رسالهٔ غوثیه انقدر احوال نوشته شد و حضرت سید

مبارک غزنی سلسلهٔ قادریه و سلسلهٔ سهروردیه از حضرت شیخ شهاب الدین

قدس سره یافته و ایشان سلسلهٔ سهروردیه از عم خود شیخ ابو النجیب سهروردی

یافته و ایشان قادریه از حضرت غوث الاعظم یافته و در روایت دیگر مذکور است

که حضرت شیخ الشیوخ قادریه از حضرت غوث الاعظم بلا واسطه عم خود یافته اند

سلسلهٔ سهروردی از پدر بزرگوار ... حضرت امیر سید نظام الدین ابن

سید مبارک غزنوی قدس سرهما آنحضرت خلیفه رشید پدر بزرگوار خود اند

و پدر حضرت امیر سید نجم الدین قلندر غوث الدهر ...

حضرت امیر سید نجم الدین قلندر غوث الدهر قدس سره اجازت خلافت سلسله

Marfat.com

[illegible] معلوم [illegible] مسعود کر شیخ [illegible] بعد تحقیق [illegible] معلوم کرد که [illegible] حضرت

(۲۴۳) [illegible] نوشته چنانچه در احوال جلال الدین تبریزی مرقوم شده

[illegible] شریف [illegible] در بنگاله [illegible] جای که [illegible] در دولت آباد

[illegible] است [illegible] اربعین [illegible] شوری که قصه معروف

[illegible] مذکور است گذاشته مقصد سوم در احوال قطب الاقطاب

غوث الله حضرت سید نجم الدین قلندر قدس سره بدانکه چون احوال حضرت غوث الدهر

[illegible] تاریخ [illegible] شهر [illegible] از زبان فیض ترجمان پیر و مرشد شنیده و از [illegible] اندر [illegible]

[illegible] در تاریخ مذکور اولی [illegible] فانتظروا و لا تعجل و اخبار خارج معلوم شده

درین [illegible] از عارف بالله [illegible] الی الله [illegible] از ما سوی الله شاه [illegible]

[illegible] الله صاحب [illegible] تعالی سجاده نشین درگاه مخدوم شاه مینا لکهنوی

قدس سره مسموع است که [illegible] غوث الدهر رضی الله عنه بهنگام مسافرت

و سیاحت بر جهازی سوار بودند ناگاه کوهی نمودار گردید و از مشاهده آن

تمام مردم خائف و هراسان شدند و گفتند که هرگاه جهاز در انجا برسد

از [illegible] کوه پاره پاره میشود و تباه میگردد غوث الدهر رضی الله عنه فرمودند

[illegible] معلوم [illegible] باشد بیان نمایند تا حتی الامکان سعی آن

[illegible] از کمال حکمت و ذهانت ستونی ساخته و [illegible]

نصب نموده [illegible] هرگاه جهاز محاذی کوه [illegible] ستون [illegible]

ستون [illegible] آن ستون جهاز [illegible] الطرف دیگر [illegible]

و از کوه جدا [illegible] از بلای [illegible] جهاز از شکستگی محفوظ بماند لیکن

آن شخص که ستون را [illegible] از انجا که جهاز بسرعت تمام از ان مقام

[illegible] جهاز [illegible] افتند [illegible] غوث الدهر رضی الله عنه خود [illegible]

Marfat.com

قطعه تاریخ طباعت

مرحبا صد مرحبا ای فاضلِ علم و هنرا
خوب زینت یافته تدوین اصداف الدّرر
با شرف تکمیل گردد داشت این دل آرزو
حال و ارشاداتِ شاهِ نجمِ دین نورِ قمر
روز و شب در جستجوی درِّ معنی صرف کرد
نام آور شد حسن از تابشِ فخرِ گهر
جوهرِ نایاب چون تزیین و زیبایی گرفت
شد نمایان گنجِ مخفی گفت هر صاحب نظر
تحشیه، تقدیم و ترتیبِ خط و خالش عجب
کرد پر بارِ گلستان بوی عرفانِ شجر
زین حیدر چون تلاشِ نسخه ها همت گرفت
گوهرِ گم گشته را آورد با زحمت سفر
چون چشیده سالکِ راهِ قلندر جام وی
کیف طاری، هوش عاری ترکِ صهبای سحر
در پی تاریخِ سالِ طبع شد فکرِ غریب
سعدیِ کم مایه بر آوردنش بسته کمر
جمله تاریخ آمده ای روحِ فیض بخش من
شد تکامل دیده زیب طبعِ اصداف الدّرر

ای روح فیض بخش: ۲۰۱۷ء

(ذوالنورین حیدر علوی عرف سعدی کاکوروی)

Marfat.com

سید نجم الدین غوث الدھر قلندر کے فواید وکلمات
اوران کے خلیفہ تاج العارفین شیخ تاج الدین
کے احوال وارشادات کا مجموعہ

مولف:
ناشناس

اصداف الدرر

(سال تالیف: ۸۰۴ھ/ ۲-۱۴۰۱ء)

ترتیب وتدوین جدید / مقدمہ وتعلیقات
حسن نواز شاہ - زین الحیدر علوی

مخدومہ امیر جان لائبریری، نڑالی

Marfat.com